

یادِ غمِ رفتہ میری خاک کی اکیر ہے میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے
سامنے رکھتا ہوں اس دورِ نشاطِ انرا کوئی دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کوئی

علامہ محمد اقبال

ذکرِ مخموم

مع ختمات و تعویذات
تالیف

پرسید محمد قاسم شاہ مخدومی راجپوری

زیب آستانہ عالیہ مخدومیہ نوریہ متصل دہلی بری امام قادری رحمۃ اللہ علیہ
نورپور شاہاں اسلام آباد پاکستان

مناشد

صاحبزادہ سید وحید احمد شاہ

آستانہ عالیہ مخدومیہ نوریہ، نورپور شاہاں اسلام آباد پاکستان



غوث سید کاغانی
حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ نورانی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِرُكْنِ خُد مَشْتِ کَر دَاو مَحْدُوم مَشْتِ
 بِرُکْ خُود رَا دَنِيْد او مَحْدُوم مَشْتِ
 مَرَوْضَةُ صُبَارِکِ
 مَحْدُوم الْعَارِفِيْنَ سَرَاخِ الشَّاهِيْنَ اَبِيْ حَسْرَتِ
 قَبْلِيْ سِرِيْدِ مَحْدُومِ شَاهِ مَسْتَبِيْ وَابْنِ
 تَارِيْخِ وَفَاتِ ۱۳۵۹ هـ بِمَطْلَقِ مَاهِ اسْوَجِ ۱۳۹۲ م
 تَارِيْخِ وَفَاتِ قَالِ اَبِيْ مَدْتِ بِهْ دِلِ حَسْبِ بُولِيْشَا
 عَالِمِ مَحْبُوْبِ شَاهِ مَسَاوِيْرِيْ اَبُوْ مَحْمُوْدِ مَحْمُوْدِ
 ۲۰ رَوْضَانِ الْبَارِکِ ۱۳۵۹ هـ وَرَوَاوَدِ

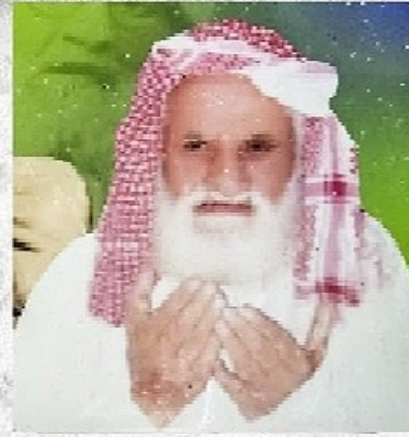
مزار: حضرت پیر سید مخدوم شاہ کاظمیؒ
 لاه شریف، راجوری۔



مرقد انور: حضرت سید سلیمان شاہ شہید
عظمت آباد، راجوری
تاریخ شہادت: 16 جون 1948ء



حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ آزادؒ



حضرت مولانا سید حبیب اللہ شاہ ضیاءؒ



حضرت حکیم سید امیر حیدر شاہؒ



حضرت پیر سید محمد یاسین شاہؒ



حضرت سید شاہ جنید لیم شہیدؒ



حضرت پیر سید محمد شاہ نورانیؒ

حضرت حاجی باباؒ کے
فرزند ان گرامی



حضرت پیر سید ندیر احمد شاہؒ



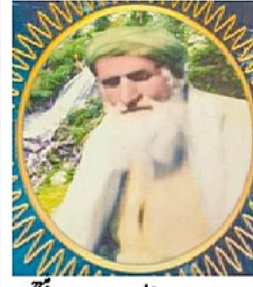
حضرت الحاج میر سید محمد شاہؒ



حضرت میاں محمد حسینؒ



مولانا محمد الدین قمر راجوریؒ



میر سید مر علی شاہ پمروٹیؒ



مزار میر سید ہدایت اللہ شاہ بخاریؒ



الحاج میر سید محمد انور شاہؒ



میر سید محمد شاہ مخدومیؒ



میر سید مقبول شاہ متوہیدیؒ



حاجی میر سید رشید احمد شاہؒ



مزار میر سید حاکم علی شاہ پمروٹیؒ



میر سید جماعت علی شاہ پمروٹیؒ



میر سید شاہ عبد العزیز کاکھیؒ



مولانا غلیل احمد نقشبندیؒ



میاں فقیر محمد نقشبندیؒ



حاجی میر سید بہادر شاہ مخدومیؒ



حافظ امام دین نقشبندیؒ



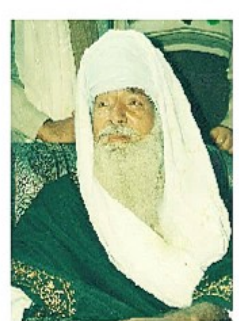
حاجی سید حسین شاہ پمروٹیؒ



میر سید محمد قاسم شاہ پمروٹیؒ



سوفی صدر الدین نقشبندیؒ

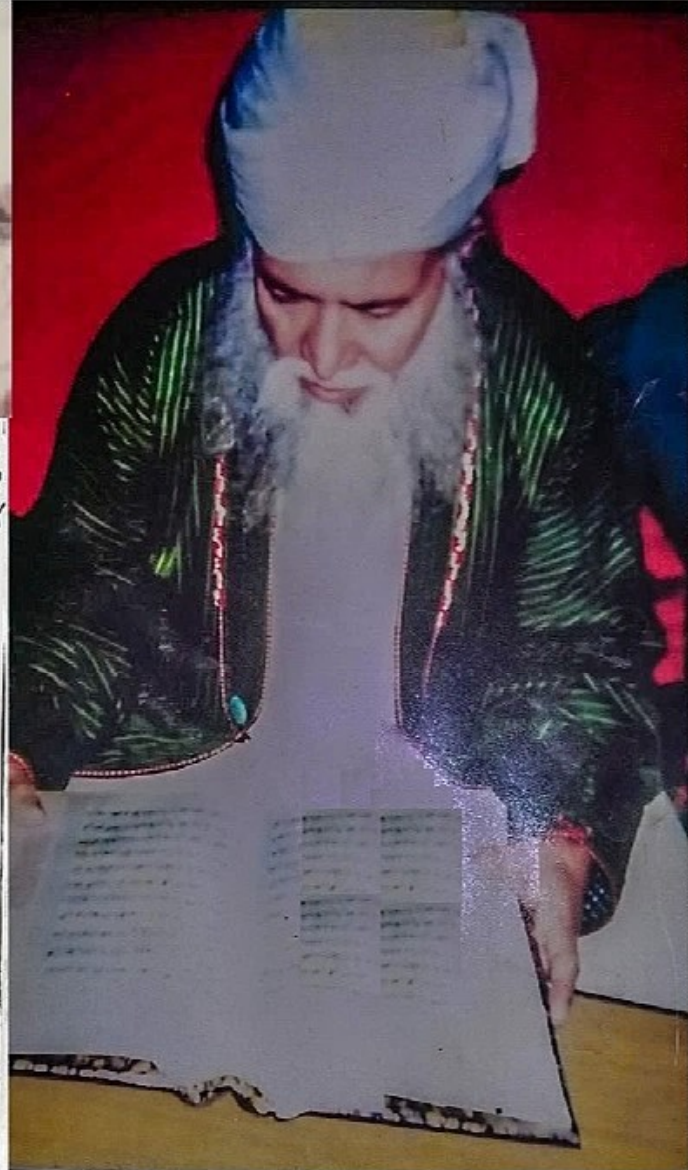


میر محمد الم قادریؒ

حضرت حاجی بابا صاحبؒ کے چند خلفاء



پیر طریقت جامع علوم شریعت
مفتی محمد مصطفیٰ عثمانی پیر صبر و رضا نائب
محذرت اعظم پاکستان حضرت علامہ
سید محمد قاسم شاہ صاحب
ناریچ وصال الخاں
یکم شوال ۱۴۳۰ھ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۹ء بروز پیر ۱۰ ذی القعدہ
یارے آپ کی دل درد آٹھ ماہ سے
جس طرح کعبہ کی فضا نور سے برکت ہے
ارشاد ہو آپ کی حسیہ اللہ جل جلالہ کے نور کی
م ہو تا قیامت رحمت حضور محمدی علیہ السلام کی



مصنف: علامہ پیر سید محمد قاسم شاہ مخدومیؒ

الفہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مدح اہل بیت رسول ﷺ	۳
۲	معنی ذبح عظیم	۴
۳	مکتوب قمر راجوری بسوئے مصنف	۶
۴	مدح نبی ﷺ و آل نبی ﷺ	۸
۵	تذکرہ پیر سید مخدوم شاہ علیہ الرحمۃ	۹
۶	خاندان --- شجرہ نسب پدری	۹
۷	قصیدہ از حاجی نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۰
۸	مولود مسعود	۱۱
۹	راجوری میں آمد	۱۴
۱۰	درد و سوز	۱۵
۱۱	فیوض و برکات	۲۰
۱۲	نانی صاحبہ سیدہ شہر بانو، برادر محمد شاہ کا بیان	۲۰
۱۳	برادر سید مردان علی شاہ صاحب کا بیان	۲۳
۱۴	برادر سید محمد شاہ کا بیان	۲۴
۱۵	سید عباس علی شاہ ابن سید سلیمان شاہ شہید کا بیان	۲۸

۱۶	سید محمد عالم شاہ کا بیان	۳۲
۱۷	-----	-
۱۸	سید حاجی بہادر شاہ کا بیان	۳۳
۱۹	مولانا سید حبیب اللہ شاہ ضیاء شورش جبالی کا بیان	۳۴
۲۰	جناب حکیم سید امیر حیدر شاہ کا بیان	۳۵
۲۱	حاجی سید محمد عبد اللہ شاہ آزاد صاحب کا بیان	۳۷
۲۲	حاجی سید محمد شاہ نورانی فرزند حاجی بابا کا بیان	۳۸
۲۳	زوجہ محترمہ حضرت حاجی بابا کا بیان	۳۹
۲۴	سید امیر شاہ صاحب استاد جی کا بیان	۴۰
۲۵	مناظرے	۴۱
۲۶	برادر م سید محمد شاہ صاحب کا بیان	۴۱
۲۷	برادر م سید مردان علی شاہ کا بیان	۴۲
۲۸	ماموں سید محمد انور شاہ صادق کا بیان	۴۳
۲۹	ملفوظات	۴۸
۳۰	کرامات	۳۶
۳۱	معمولات	۵۷
۳۲	نوافل، طریقہ بیعت، حلیہ، ختم خواجگان، حیلہ اسقاط	۵۷-۶۸
۳۳	شجرہ طریقت (نثر)	۶۸

۷۱	وصال مبارک	۳۴
۷۳	اولاد	۳۵
۷۳	۱۔ علامہ سید محبوب شاہ محدث راجپوریؒ	۳۶
۷۶	۲۔ پیر سید مردان علی شاہؒ	۳۷
۷۸	۳۔ پیر سید محمد شاہؒ	۳۸
۷۸	۴۔ حاجی سید محمد انور شاہؒ	۳۹
۷۹	۵۔ حاجی سید بہادر شاہؒ	۴۰
۸۰	۶۔ سید محمد قاسم شاہ راجپوری (مصنف)	۴۱
۸۱	۷۔ سید محمود شاہ۔۔۔۔۔ دختران	۴۲
۸۱	صوفی شاہ محمد راجپوری کا بیان	۴۳
۸۴	در بیان سہ خلفائے حضرت بابا جی صاحب لارویؒ	۴۴
۸۵	منقبت حضرت حاجی بابا از پیر سید حسن شاہ	۴۵
۸۵	منقبت حضرت حاجی بابا از مطیع اللہ رعنا راجپوری	۴۶
۸۷	سید معظم شاہ کا بیان	۴۷
۸۷	تذکرہ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۴۸
۸۸	حضرت حاجی بابا صاحبؒ کا انٹرویو	۴۹
۹۰	۱۔ مولانا سید حبیب اللہ شاہ ضیاء کا بیان	۵۰
۹۲	۲۔ پیر سید محمد یاسین شاہؒ کا بیان	۵۱
۱۰۱	۳۔ جناب حکیم سید امیر حیدر شاہؒ کا بیان	۵۲

۱۰۱	۴۔ حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ آزاد کا بیان	۵۳
۱۰۶	حضرت آزاد صاحب کے ارشادات	۵۴
۱۰۸	حضرت حاجی بابا کے مکتوبات	۵۵
۱۰۸	۱۔ مکتوب بسوئے حکیم سید امیر حیدر شاہ صاحب	۵۶
۱۰۹	۲۔ مکتوب بسوئے مولوی حفیظ اللہ (ریاسی)	۵۷
۱۱۱	۳۔ مکتوب بسوئے مولوی حفیظ اللہ	۵۸
۱۱۲	عکس دستخط حضرت حاجی بابا	۵۹
۱۱۲	اشعار در شان حضرت حاجی بابا	۶۰
۱۱۳	نور محمد شاہ ابن سید مردان علی شاہ کا بیان	۶۱
۱۱۳	جعفر خان نمبردار (سمبلی، کھاریاں) کا بیان	۶۱
۱۱۵	مدح حضرت بابا جی صاحب لاروی از قمر راجوری	۶۲
۱۱۷	حاجی بابا سے پہلی ملاقات، قمر راجوری کی آپ بیتی	۶۳
۱۲۳	شجرہ طریقت حضرت حاجی بابا	۶۴
	از سید ہدایت اللہ شاہ بخاری پٹوئی	
۱۲۸	تاریخ وصال حضرت حاجی بابا	۶۵
۱۲۹	مدح حضرت حاجی بابا از قمر راجوری	۶۶
۱۳۲	فرزندان گرامی حضرت حاجی بابا	۶۷
۱۳۲	۱۔ مولانا سید حبیب اللہ شاہ ضیاء شورش جبائی	۶۸
۱۳۲	۲۔ پیر سید محمد یاسین شاہ	۶۹
۱۳۳	۳۔ حکیم سید امیر حیدر شاہ	۷۰
۱۳۴	۴۔ الحاج پیر سید محمد عبد اللہ شاہ آزاد	۷۱

۱۳۷	۵۔ الحاج پیر سید محمد شاہ نورانیؒ	۷۲
۱۳۷	۶۔ سید شاہ جنید نسیم شہید	۷۳
۱۳۸	۷۔ پیر سید نذیر احمد شاہ	۷۴
۱۳۹	حضرت حاجی باباؒ کے خلفاء	۷۵
۱۳۹	۱۔ حضرت میاں محمد حسینؒ	۷۶
۱۴۰	۲۔ الحاج پیر سید محمد شاہ کالوچک شریف	۷۷
۱۴۲	۳۔ پیر سید جماعت علی پروٹیؒ، ۴۔ پیر سید مقبول شاہؒ	۷۸
۱۴۳	۵۔ پیر سید حسن شاہؒ	۷۹
۱۴۴	۶۔ حاجی سید امیر شاہ استاد جیؒ	۸۰
۱۴۴	۷۔ مولوی خلیل صاحب نقشبندیؒ	۸۱
۱۴۶	۸۔ درویش غلام محمدؒ	۸۲
۱۴۷	۹۔ میاں دین محمدؒ	۸۳
۱۴۷	۱۰۔ میاں محمد قاسمؒ	۸۴
۱۴۷	۱۱۔ حافظ امام دینؒ	۸۵
۱۴۸	۱۲۔ پیر سید مہر علی شاہ پروٹیؒ	۸۶
۱۴۸	۱۳۔ پیر سید حاکم علی پروٹیؒ	۸۷
۱۴۹	۱۴۔ حاجی پیر سید حسین شاہ پروٹیؒ	۸۸
۱۵۰	۱۵۔ حاجی سید محمد انور شاہؒ خطیب سوہاؤہ	۸۹
۱۵۰	۱۶۔ مولوی سید رسول شاہ بخاریؒ	۹۰
۱۵۱	۱۷۔ سید محمد یاسین شاہؒ	۹۱
۱۵۲	۱۸۔ حاجی سید محمد انور شاہ مخدومیؒ	۹۲

۱۵۲	۱۹۔ حاجی سید بہادر شاہ مخدومیؒ	۹۳
۱۵۲	دیگر خلفاء کی فہرست	۹۴
۱۵۵	تذکرہ حضرت سید سلیمان شاہ شہید علیہ الرحمۃ	۹۵
۱۵۸	شہادت	۹۶
۱۶۰	حضرت حاجی باباؒ کی وفات کا چشم دید واقعہ	۹۷
۱۶۱	عملیات	۹۸
۱۶۶	متفرقات	۹۹
۱۶۷	حاجن سید الف نور صاحبہ کا بیان	۱۰۰
۱۶۸	ہمشیرہ سید جنت نور صاحبہ کا بیان	۱۰۱
۱۶۹	برادر م سید محمد شاہ صاحب کا بیان	۱۰۲
۱۷۱	حاجی سید وہاب الدین شاہ کا بیان	۱۰۳
۱۷۳	برادر م سید مردان علی شاہ کا بیان	۱۰۴
۱۷۵	چوہدری دیوان علی دھنوروی کا بیان	۱۰۵
۱۷۶	ماموں سید محمد انور شاہ صادق کا بیان	۱۰۶
۱۷۶	مولانا مہر الدین قمر راجوروی کا بیان	۱۰۷
۱۷۷	مولانا اسحاق مانسہروی کا بیان	۱۰۸
۱۷۹	ذکر خیر حضرت کرمانوالہؒ	۱۰۹
۱۸۰	اشعار مصنف در فراق طیبہ	۱۱۰
۱۸۱	منقبت حضرت کرمانوالہؒ از قلم مصنف	۱۱۱
۱۸۴	شجرہ شریف حضرت حاجی باباؒ از قمر راجوروی	۱۱۲

۱۸۹	تمتہ کتاب ہذا	۱۱۳
۱۸۹	حاجی سید نور محمد شاہ خطیب نور پور سیداں کا بیان	۱۱۴
۱۸۹	مولانا سید حبیب اللہ شاہ ضیاء صاحب کا بیان	۱۱۵
۱۹۰	قمر راجوری کا ایک مرید	۱۱۶
۱۹۱	جناب حکیم سید امیر حیدر شاہ صاحب کا بیان	۱۱۷
۱۹۳	عملیات مخدومیہ	۱۱۸
۲۱۵	ختمات حضرت بابا جی صاحب لاروی	۱۱۹
۲۲۲	درود تاج	۱۲۰
۲۲۴	مصنف کی دیگر تصنیفات	۱۲۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مَدْحِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ حُبُّكُمْ قَرَضٌ مِنَ اللَّهِ فِي الْقُرْآنِ أَنْزَلَهُ
 كَفَاكُمْ مَنْ عَظِيمُ الْقَدْرِ إِنَّكُمْ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَوةَ لَهُ
 إِذَا نَحْنُ فَضَّلْنَا عَلَيْكُمْ فَإِنَّا رَوَّافِضُ بِالْمُفَضِّلِ عِنْدَ ذِي الْجَهْلِ
 وَفَضْلُ أَبِي بَكْرٍ إِذَا ذُكِرَتْهُ رُمِيَتْ بِنُصْبٍ عِنْدَ ذِكْرِي لِأَفْضَلِ
 فَالْوَأْتَرُ فَضَّتْ؟ قُلْتُ كَلَّا! مَا الرِّفْضُ دِينِي وَلَا أَعْتَقَادِي
 لَكِنْ تَوَلَّيْتُ غَيْرَ شَيْءٍ خَيْرَ إِمَامٍ وَخَيْرَ هَادِي

إِنْ كَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ

فَلْيَشْهَدْ الثَّقَلَانِ إِلَيَّ رَافِضُ

إمام شافعي رضي الله عنه

(سيرت الشافعي ص ٢٢)

معنی ذبیح عظیم

دانا بھگوان داس بھگوان

وہ حسین ابن علیؑ دوش نبیؑ کا شہسوار
ذیب آغوش رسالتؑ، فاطمہؑ کا گلزار
زور یازدے حسنؑ فرزند حیدرؑ باوقار
سیکر صبر و رضا محبوب ربؑ کردگار
ظہر حق و صداقت جلوۂ ایمان حسینؑ
وہ امام حق پسندال وہ نبیؑ کا نور عین
عظمت حق کا پیامی دین حق کا پاسباں
خدا کا سردارِ اعظم میرِ بزمِ مومنال
شام کا ابر سیہ جب ہر طرف چھانے لگا
تب جلالِ حیدریؑ بھی جوش میں آنے لگا
ذوالفقارِ حیدریؑ لے کر بڑھا حیدرؑ کا لال
کانپ اٹھا دشت و غاجب آگیا اُس کو جلال

کربلا کی سرزمین پر کفر و دین کی کارزار
 سر بکف تھا جنگ میں دین خدا کا تاجدار
 جس نے سینچا اپنے خوں سے نخل میں کودہ حسینؑ
 کر گیا مضبوط جو شرع متبیں کو وہ حسینؑ
 مانے ساقی کوثر، تیری جاگیر ہے غلہ نعیم
 تیری ذات پاک مولا معنی ذبیح عظیم
 دین حق کو جان دے کر تو نے زندہ کر دیا
 دامن دین خدا کو موتیوں سے بھر دیا
 لا اِلهَ اِلاَّہ کی سطوت و شوکت کے حامل زندہ باد
 رمزا لا اللہ کی تفسیر کاملے زندہ باد
 السلام اے قدیمہ راہ حقیقت السلام
 قائدِ اربابِ حق، جانِ قیادت السلام
 السلام اے شمعِ ایوانِ امامت السلام
 اے حسینؑ ابنِ علیؑ اے نورِ وحدت السلام

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

مکتوب

منجانب قمر راجوری مہاجر کشمیر

بسوئے حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب جامع مسجد نور پور شاہاں

نواں شہر ہزارہ ایسٹ آباد ۷۸۶

مورخہ ۸ جون ۱۹۷۱ء

اے رب رحیم کریم قادر بین جس دیاں عام غفاریاں جے
 عیب بین تے پوزش پذیر منعم دھکے عیب تے کرے ستاریاں جے
 پھر نعت رسول مقبول اکرم جس دے نام ہمیش سرداریاں جے
 ساقی حوض کوثر شافع امتاں دا جس لوں رب لوں مختاریاں جے
 مولانا صاحب قاسم شاہ حضرت تیرے بلغ و پیر سدا بہاریاں جے
 آیا خط تساد اے عنوان اس داسٹ اٹھ چھ نقش نگاریاں جے
 ہوئی اس دے جواب پیر دیر کافی کر دے ہود سو گلہ گذاریاں جے
 دساں حال کے اپنا حال کوئی نہ کہتا حال بے حال بیماریاں جے
 میر گھر و پیر نیکیاں نقل جیوں کیتیاں عرض گذاریاں جے
 نہیں آثار کوئی صحت سلامتی دا گھیر پائے نے درد آزاریاں جے

وقت گذر دافکر افکار اندر غلبے پائے نے ذلتاں خواریاں ہے
 کیتے پاپ بے حد نہ حد کوئی دفتر سیاہ کیتے گنہگاریاں ہے
 دامن پکڑ یا آل رسول دامن کہ کے صدق تے ہمتاں بھاریاں ہے
 میرا پر کامل حاجی پیر بابا اوہدی ذات صفا توں واریاں ہے
 پیر شاہ مخدوم جس خلق خادم جس داعمل سی حق گفتاریاں ہے
 خوش الحان بیان زبان جس دی جس نے کیتیاں شب ساریاں ہے
 سلیمان شاہ پر شہید غازی لایاں رب نے مال جس یاریاں ہے
 کرے رہے شہادت دی موت کارن پیش رہے عرض گذاریاں ہے
 آخر رب نے باغ فردوس دے جنت تھمتاں لائیاں ہے
 تغمہ مل گیا شان شہاداں داخل گیاں مڑواں ساریاں ہے
 بل اُحیاء داپاک تغمہ ملیا اُس جس قسمتیاں بھاریاں ہے
 عاشق ہو کے عشق دی پینگ اُتے لیاں انگ منصور ہولاریاں ہے
 لکھیا لکھ جو ازل دے پاک فاضی مل گیاں سعادتیاں ساریاں ہے
 قمر راس ہو گئے سار کم کوہجے رب بگڑیاں آپ سنواریاں ہے

✽

تاریخ وفات قمر راجوری، ۱۰ شعبان ۱۳۹۶ھ، ۷ اگست ۱۹۷۶ء

بروز ہفتہ بمقام لواں شہر ایسٹ آباد (ہزارہ)

۲۳۔ سادون ۲۰۳۲ء

اشعار مدحیہ درمخ نبی و آل نبی

از قلم مولانا مفتی فیض احمد صاحب مدظلہ العالی مفتی اعظم آستانہ عالیہ گولڑہ شریف (راولپنڈی)

رضائے حق ہے رضائے نبی و آل نبیؐ
وہ رزمیت کو پرہ کر رہا زفاش ہوا
نہیں نماز وہ منظور بارگاہِ خدا
انہیں کے گھر میں ہی نازل ہوا کلام اللہ
نجات انہیں سے ہے وابستہ بحرِ ظلمت میں
صداقت اور عدالت انہیں پہ ہے نازاں
گواہ ان کی طہارت پہ آیہ تطہیر
سیادت ان کی مسلم ہے دونوں عالم میں
شجاعت انکی ہے ضرب المثل زمانے میں
سخاوت ان کی خدا کی قسم کہ کیا کہنا
ہیں ظلم ظاہر و باطن کے بحرِ بے بابا

ولائے حق ہے ولائے نبی و آل نبیؐ
لقائے حق ہے لقائے نبی و آل نبیؐ
کہ جس میں ہو نہ شک لے نبی و آل نبیؐ
انہیں کے گھر سے ہدایت ملی جسے بھی ملی
بغیر ان کے نہ کشتی کوئی بھی پار ہوئی
امامت اور ولایت کے ہیں مدارِ یکت
نشان ان کی شہادت سے کربلا کی گلی
غلام ان کے ہیں شاہ و کدا فقیر و غنی
لقب انہی کا ہے شیرِ خدا لے لم یزلی
نہیں تو ان کی زبان نہیں کسی نے سنی
خدا نے ان کو سمجھائے راز ہائے خفی

زیں جوان سے تعلق تو فیض کچھ بھی نہیں
کہ دین ان کے سوائے تمام بولسہی

باب اول

خاندان

تبری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
 تو رہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
 (اعلیٰ حضرت بریلوی)

شجرہ نسب پدی

حضرت قبلہ پیر سید مخدوم شاہ ابن سید مرید علی شاہ ابن سید محمد علی شاہ^۳
 ابن سید حبیب شاہ ابن سید جلال ابن سید عبدالباقر شاہ ابن سید شاہ جفید^۲
 ابن سید شاہ ابراہیم ابن سید محمد اولیا ابن شاہ عبدالعزیز ابن سید عبدالغالب^۱
 ابن سید عبدالغنی ابن سید حسین ابن سید آدم ابن سید علی شیر^{۱۵} ابن سید^{۱۶}
 عبدالکریم ابن سید وحید الدین ابن سید ولی الدین ابن سید محمد ثانی الغازی^{۱۹}
 ابن سید رضا الدین ابن سید صد الدین ابن سید محمد احمد سابق ابن سید^{۲۰}
 ابوالقاسم حسین^{۲۱} المشہدی ابن سید علی امیر^{۲۲} برکے پیر ابن سید عبدالرحمن^{۲۵}
 رئیس الزمان ابن سید اسحاق ثانی ابن سید اقل حسن زاہد ابن سید محمد عام^{۲۴}

ابن سید عبداللہ قاسم^{۲۹} ابن سید محمد آدل^{۳۰} ابن سید اسحاق قطب^{۳۱} ابن سید امام^{۳۲}
 موسیٰ کاظم^{۳۳} ابن سید امام جعفر صادق^{۳۴} ابن سید امام محمد باقر^{۳۵} ابن سید امام
 زین العابدین^{۳۶} ابن سید امام حسین^{۳۷} ابن شاہ ولایت حضرت علی کریم^{۳۸} اللہ
 وجہہ الکریم۔

شجرہ نسب مادری

سید مخدوم شاہ ابن سیدہ بالابی بنت سید مقبول شاہ ابن سید ناصر
 علی شاہ ابن سید مہربان شاہ ابن سید عبدالباقر شاہ..... الخ شجرہ پدی
 کے ساتھ مل جاتا ہے۔
 ابن سیدہ صفاہ جنید

قصیدہ

مؤلفہ حضرت حاجی نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
 بتصرف سید محمد قاسم شاہ مخدومی مشرقی کاظمی

ہے کیوں وہ نہ مستانہ میرے مخدوم سید کا
 کھلبے آج مہمانہ میرے مخدوم سید کا
 ہوا بیشک وہ دیوانہ میرے مخدوم سید کا
 تصور تم نہ بھل جانا میرے مخدوم سید کا

جو پلے ایک پیمانہ میرے مخدوم سید کا
 پیوئے دستو! بھر بھر کے تم کا سے ٹھوڑے
 پیاجس نے ایک گھٹ پانی چلوئے فیض حشر کا
 اَلَا اِنَّ مَرِيَدَ تَمِّہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ کُچھ

جنوے طیباً جس طالبِ صادق کی خواہش ہو یہ دردم اُس کو بتلانا میرے مخدوم سید کا
 بعد شوق لقاے طالبو تم دوڑتے جاؤ کرو دشمن فقیرانہ میرے مخدوم سید کا
 نظر اک بھر کے حسن نے کی کُنج پر نور آقا پر ہوا مانند پردانہ میرے مخدوم سید کا
 تمنا ہے مریدوں کی یہی تہجہ سے خداوند حشر کو ساتھ دلوانا میرے مخدوم سید کا
 ضرورت ہو نظامِ الدین کی جلدی گرا خجل تہجہ کو
 تو دشمن پہلے دکھلانا میرے مخدوم سید کا

مولود مسعود

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالہ حیات

تا نہ بزمِ عشق یک زمانے رانائید بریں

حضرت سید مرید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نورِ نظر سید الصادات حضرت
 قبلہ پیر سید مخدوم شاہ المعروف بڑے پیر صاحب نے بمقام جوپچ سیداں علاقہ
 بالا کوٹ ضلع ہزارہ میں پردہ عدم سے ظہور فرمایا۔ حضرت قبلہ کا سن ولادت
 معلوم نہیں ہو سکا۔

آپ کے والد ماجد حضرت سید مرید علی شاہ ولی کامل تھے۔ سلسلہ قادریہ
 میں حضرت صاحبِ پتلنگ والوں سے ارادت رکھتے تھے۔ آپ کا بال بال
 بھی ذکر میں مشغول رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے قیص اتاری ہوئی تھی۔
 ایک شخص نے پشت کی طرف سے نزدیک ہو کر سنا تو پشت سے بھی

ذکر کی آواز آرہی تھی۔

آنجناب کا حلقہ ارادت بڑا وسیع تھا۔ صاحب کشف و کرامت و اللہ تھے۔ پیر پنجال میں نزد مرثیٰ علی آباد گھوٹے سے دریا میں گر کر شہید ہوئے۔ آپ کے جسم مبارک کو تقریباً ایک سو سال بعد قبر سے نکالا گیا، تو جسم کا ڈھانچہ صحیح و سالم تھا۔ دریا کے کنارے سے نکال کر دوسری جگہ روضہ بنایا گیا ہے۔ از سر نو جنازہ پڑھایا گیا۔ پہلا روضہ حضرت حاجی بابا سید نورن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی بنا تھا۔ اور دوسری جگہ روضہ کی نگرانی آنجناب کے حقیقی پوتے سید حاجی بہادر شاہ اور پڑپوتے سید حاجی رشید احمد شاہ نے کی۔

حضرت موصوف ایک بار اپنے مریدین کے ہاں دوسے پر گئے ہوئے تھے۔ ایک گھوڑی کے ساتھ اس کا ایک شیر خوار بچہ تھا۔ مریدوں نے کہا کہ حضرت اگر یہ بچہ ہاں کو چھوڑ کر آپ کے بلانے پر آپ کی طرف آجائے، تو یہ نذرانے کے طور پر آپ کو فے دیں گے۔ تو آپ نے ایک توجہ فرمائی تو وہ بچہ ہاں کو چھوڑ کر آپ کی طرف آ گیا۔ اور جدھر آپ نشرفے جلتے وہ گھوڑی کا بچہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا۔ حالانکہ شیر خوار بچہ اپنی ماں سے ایک منٹ بھی جدا نہیں ہوتے۔ یہ واقعہ دیکھ کر لوگوں میں آپ کی بہت مشہوری ہوئی۔ اور جو لوگ مرید نہیں تھے وہ بھی بکثرت مرید ہو گئے۔

نوم گردن از حکیم داور میبچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکیم نویبچ (سعدی)

حضرت بڑے پیر صاحب کا شجرہ طریقت منظوم

اے خدا کو رحم اپنی کبرائی کئے
بخش دے میری خطائیں انبیاء کو واسطے
گو نہیں میں لائق دربارِ آرت غفور !
حضرت صدیق اکبر یا رفار مصطفیٰ
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام
بوعلی فارمدی اور یوسف ہمدانی
خواجہ محمود و فقہ شاہ عزیزاں باکمال
آفتاب نقشبند ال شاہ بہاؤ الدین سخی
شاہ یعقوب عبید اللہ اسرار زانے
خواجہ امکنگی و حضرت باقی باللہ باخبر
خواجہ معصوم و حضرت حجتہ اللہ باصفا
شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیا
حضرت ہادی محمد اور صدیق ماکھی

اور رسول پاک کی خیر الوری کئے
خواجگان نقشبندان با خدا کے واسطے
ان بزرگوں کو وسیلہ لایا ہوں تیرے حضور
حضرت سلمان فارسی عاشق شاہ ہدای
بایزید و برگزیدہ ابو الحسن شاہ امام
عبد خالق غجدانی عارف ربو اگر دھی
حضرت بابا سماسی حضرت میر کلالے
حضرت خواجہ علاء الدین عطار دلی
شاہ زاہد اور درویش محمد والاشان
قطب سرہندی مجدد الف ثانی نامور
شاہ زبیر و خواجہ اشرف محمد پارسا
خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باصفا
شاہ نظام الدین اور عبد اللہ دلی لاری

حضرت مخدوم شاہ شیرینی شیر خدا وہ دلی ابن دلی اولاد شاہ دوسرا
 جا میری ہو تصدق کیسے پا کر ہیں یہ نام ہر طرف دنیا میں جاری جس سے یہ فیض عام
 دور ہم سب خداوند احیاءِ غیر ہو
 تیری الفت اور رضا پر خاتمہ بالآخر ہو

راجوری میں آمد

حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب آبائی ملک بالا کوٹ ہزارہ سے اپنے والد ^{رحمۃ اللہ علیہ}
 کے ہمراہ نقل مکانی کر کے موضع دودا سن پائیں تحصیل راجوری ریاست جموں
 میں قیام پذیر ہوئے۔ قریب ہی موضع لاه شریف میں بھی زمین حاصل کی۔ لاه
 شریف دلی زمین چھوٹے دو برادران کو دی اور خود دودا سن پائیں کی زمین
 رکھی۔ لیکن یہ خانگی تقسیم تھی۔ کاغذانی طور پر لاه شریف اور دودا سن کی زمین
 تینوں بھائیوں کے نام انتقال شدہ تھی۔

حضرت بڑے پیر صاحب کو رب کریم نے حسن ظاہر اور باطن سے نوازا
 ہوا تھا۔ بقول حضرت حاجی بابا، آپ ابدال زمانہ تھے جو شخص سامنے آتا
 مرعوب ہو جاتا۔ جلال حیدری اور جمال یوسفی کے منظر تھے۔ نہایت حق گو
 عابد و زاہد، عالم فاضل قاری خوش الحان قادر الکلام مناظر اور ماہر انساب
 تھے۔ بڑے بڑے علماء کو آپ کے سامنے مجال دم زدن نہ تھی۔ آپ کی پیش
 گوئیاں حرف بحرف صادق آئی ہیں۔

درد و سوز

۱۔ تمنا دردِ دل کی ہے تو کہ خدمتِ فقیروں کی
 نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزانوں میں
 ۲۔ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
 ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کردیاں
 ۳۔ تو بچا بچا کے نہ رکھا اسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
 جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں
 دردِ دل اللہ کریم کی بڑی نعمت ہے۔ یہ حضرت قبلہ بڑے پر صاحب
 میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ چنانچہ بوقتِ سحر درجِ ذیل اشعار پڑھ کر آپ
 خوفِ الہی سے زار و قطار رو دیا کرتے تھے۔

لے غافل نہ سویں انہاں مراں دچھنی چور لٹیرے
 لٹ متاع لے جاسن تیرا، اٹھیں جاگ سویرے
 جو آیا اس مال لٹیا ثابت رہیا نہ کوٹھے
 جاگن والے رہے سلامت جہناں نیند و نہ جائے
 توں مہمان اک پلک دا گھڑی دساہ نہ تیرا
 اچن چیت کسے دن بسل کو چ کرے گا ڈیرا
 انہاں چو تریاں دے اندر سدا نہیں تدھر مٹنا
 ادڑک انہاں چو تریاں وچہ ہو رکسے آہناں

اس دیلے دافدر کریں گا جس دیلے مر جاسیں
پھر ابہرہ وقت نہ ملے تینوں رورو کے کچھتا سیں

کر سامان لگے دے کارن تو شدہ راہ سفر دا
فیر نہ آنون ہوسے تینوں سدا رہیں غم کرا
اور کبھی، کونج و چھوڑا ایک کتاب بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور کبھی درج
ذیل اشعار پڑھ کر رو دیا کرتے تھے۔

صبح دے وقت رب دی یاد اندر کھڑ دیون بانگاں در و در سرگی
بولن مور لٹورتے ہو در خمرے دے بولے نی کوئلاں کاگ سرگی
آدے مست آواز ہر سر طوفوں ہو ہو دی آفسے آواز سرگی
اُکھ جاگ زمان نماز پڑھ خاں کہوں ستا ہیں جنہاں سار سرگی
اور کبھی درج ذیل اشعار پڑھ کر رو دیا کرتے تھے۔

آبائیں لال دیا جھنیں نوں ونج کو لباندی کا ہنوں لا بیٹھوں
تینوں حکم کستوری خرنیے داسی ڈھیر تنگ جوئیں دے لا بیٹھوں
بھلا دس خاں آئے کے کھٹیا کی مفت ایساں عمر گنوا بیٹھوں
تینوں اجاں بھی ہوش آئی ہے قطب دینا توڑے گور کمار دے آ بیٹھوں
اور درج ذیل اشعار پڑھ کر بھی روتے تھے۔

آل نبی تے خاص اولاد حیدر صفیہ داریاں سدا سوہنیاں
سید شہدی غوث کانا والے صفیاں بھاریاں سدا سوہنیاں دے

واہ واہ دیا فیض کمال تیرا نہراں سید سوہنیا دے
 تیرے دیکھیاں دور غفور کردا مرضاں ساریاں سید سوہنیا دے
 دچہ تیرے دربار منظور ہوون او گنہاریاں سید سوہنیا دے
 بخشے رب تو اب طفیل تیرے خطا کاریاں سید سوہنیا دے
 زلفاں کھول کھلاریاں ہجر اندر غماں ماریاں سید سوہنیا دے
 اندر ہجر آرام حرام سناں کوں نہاریاں سید سوہنیا دے
 رکھیں یاد میثاق دا بوم جسد م لایاں یاریاں سید سوہنیا دے
 سٹیں دور نہ دیکھ قصور میرے کو بنیاریاں سید سوہنیا دے
 میری جان نوں آن طوفان لگیاں بہاریاں سید سوہنیا دے
 لئی جان فراق ہلاک کیتا کردو کاریاں سید سوہنیا دے
 نکال راہ ہر سونگاہ کو کر سجداریاں سید سوہنیا دے
 شاید چڑھے کاغان دا چن کہہ کر دیکھن ہاریاں سید سوہنیا دے
 چڑھی فوج فراندی موج اندر لا چاریاں سید سوہنیا دے
 ذکر نام تیرا جاگاں ات ساری کو بیداریاں سید سوہنیا دے
 دیکھن با، مجھ بے صبر تیرے قبر نثرے ہن تیار یا سید سوہنیا دے
 بیاٹکے مسافر کی کل چڑھنا او پر لاریاں سید سوہنیا دے
 نہ کچھ سفر سامان تیار کیتا خالی جاریاں سید سوہنیا دے
 دیکھے بادِ خزاں دیوان کرسی گلزاریاں سید سوہنیا دے

جامہ میں کے ففروا کتیاں میں مکاریاں سید اسوہنیا دے
 دس دس کے نفس شیطاں ظالم گنہ گاریاں سید اسوہنیا دے
 شرم لاج میری رکھیں گساری بھکیاں سید اسوہنیا دے
 نت باطنی بخش جمال جیوں کے فیضوں تاریاں سید اسوہنیا دے
 مہر الدین افسوس ہو یا سالتھیں خدمتگاریاں سید اسوہنیا دے
 کیتی نفس برادے یاد پل پل منزل بھاریاں سید اسوہنیا دے

درج ذیل اشعار بھی گاہ بگاہ پڑھا کرتے تھے۔

ای طالب کر حمد الہی ہو گیا فضل ربانی	تینوں ربیے نال ملاو غوث سید کا غانی
خادم ہوتاں حاصل ہوئے خوش دستار نورانی	نال محبت کے گل لادو غوث سید کا غانی
اس دربار جو حاضر ہوئے فضل کھلے رحمانی	عرشاں توڑی سیر کو اسے غوث سید کا غانی
طالب نون جان لگی پہنچے از شامت نفسانی	حاجی بن کے آن چھوٹے غوث سید کا غانی
سید قیل قلب سیاہ دا واقف ستر حقانی	دل نون رنگ لکھو سید کا غوث سید کا غانی
مرشد میرا مدد بھلا اچ کل کتے نہ ثانی	بھہر بھر مروتے جام ملاوے غوث سید کا غانی
لاہ دھڑ دھڑا عرشیں بھیرا شیر ببر زدانی	نور دل دی شمع جگا دے غوث سید کا غانی
سخی شرم تھیں بھیرا ہو یا صوت ماہ کنعانی	دل دھڑ عرش فرش کھلاوے غوث سید کا غانی
نور نور منور نور چن بدر آسمانی	دل دھڑ ہو دی بوٹی لادو غوث سید کا غانی
میں دربار تیرے دچا آیاں آنو شونورانی	کر منظور دل غم جادو غوث سید کا غانی

دیگر

دردالم ہو غم دیاں لیکان تیرے عشق نگاہ
سر سڑاند ہجر جیایاں ہو گیا دانگ سودا یاں
سدر ملیت فال کدھاواں منساں کمی منساں
وچ ڈھنڈ کوٹ نہ محرم کوئی غیر انوچہ پھنساں
ایہ ڈھنڈ کوٹ عشق پھنساں غلی غلی لڑناں لایاں
اتل قدم رنجہ فرماؤ بخشو صحت پیاں
میرا مال گناہاں منہ کالا اڈ گیاں وٹیاں
باد صبا ہنٹھ کچھ چھٹیاں قلم اس گھساں
پاک جمال کمال ساڈا دیکھین نوں سدھڑیاں

آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں

میرا الدین محبت اندر جانان گھول گھایاں
آمل پیرا بد منیرا بے کساں دیاں ساں

باب دوم

فیوض و برکات اور تصرفات

راقم الحروف کی نانی صاحبہ سید شربانو نے بیان کیا ہے کہ حضرت بڑے
 پیر صاحب ایک بار دورانِ سفر ہمارے گھر تشریف لائے۔ بمقامِ ٹنگ مرگہ کثیر
 فرمایا کہ مجھے دورانِ سفر بھوک لگ گئی ہے۔ میں نے عرض کیا کھانا تو تیار نہیں،
 البتہ دودھ ہے۔ وہ آپ نوش فرمائیں۔ فرمایا کہ عورتوں کو گھی کا بہت خیال
 ہوتا ہے۔ اگر دودھ پی لیا تو گھی کم نکلے گا۔ میں نے عرض کیا آپ دودھ نوش
 فرمائیں۔ اگر دودھ کم ہو گیا، تو بھی کوئی بات نہیں۔ چنانچہ آپ نے دودھ سیر ہو کر
 نوش فرمایا۔ صبح جب ہم نے دودھ سے گھی نکالا تو پہلے سے بھی زیادہ نکلا حالانکہ
 دودھ پہلے کی نسبت بہت تھوڑا تھا۔ یہ آپ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

۵ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو

ید بضا لے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

برادرِ محمد شاہ صاحب نے بیان کیا کہ میرا چشم دید واقعہ ہے، علاقہ

جنڈرہ نزد جموں بکری کا بچہ مر رہا تھا۔ آپ نے پانی دم فرما کر دیا۔ وہ پایا

گیا تو وہ بکروٹا فوراً تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا۔

بیان کیا کہ انٹروں ایک موزی قسم کے کیڑے ہیں، لیکن حضرت پیر صاحب کو وہ بالکل نہ کاٹتے تھے۔ ایک جگہ رات کو قیام فرمایا، جہاں ان کیڑوں کے کثرت تھی۔ حضرت مولانا سید محبوب شاہ صاحب آپ کے فرزند اکبر آپ کے ہمراہ تھے۔ ان کو تو تمام رات ان موزی کیڑوں نے آرام نہ کرنے دیا۔ لیکن حضرت پیر صاحب آرام سے سوئے رہے۔ ان کو بالکل نہ کاٹا۔ نیز بیان کیا کہ آپ ان موزی کیڑوں کو دم کر کے ایک جگہ بند کر دیتے تھے، جہاں سے ادھر ادھر بالکل نہ جاتے۔ آنجناب کے مال مویشی کے مکان میں بھی ان کو ایک گوشے میں بند کیا ہوا تھا۔ راقم بھی اس بات کا چشم دید گواہ ہے۔

بیان کیا کہ بمقام چھراں متصل درہ ہلال حضرت بے پیر صاحب اور حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ اور مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب بخاری پور پنچولے سے مع عیال مقیم تھے۔ وہاں مسجد اور مکانات کی دیواریں اور چھت بھی پتھر کا تھا۔ تینوں بزرگ اکٹھے نماز پڑھا کر سنے تھے جب کبھی گبار موں شریف وغیرہ کا دودھ لے کر لوگ حاضر ہوتے تو مولوی صاحب فرماتے پیر صاحب کے گھر سے جاؤ، وہاں سے ہمارے گھر بھی بھیج دیں گے۔ یہاں پر ہی ایک دفعہ بارش میں کتے مسجد میں داخل ہو گئے۔ مولوی صاحب نے فرمایا، ان پر آفت پڑے تو سب کتے

باڑے ہو کر مر گئے۔ میں نے عرض کیا، آپ نے بددعا کر کے کتے مار دیئے۔
اب جنگل میں رات کو ریچھ ہماری بکریوں کو مار دے گا، تو فرمایا، تمہارا کتا
نہیں مرے گا۔ اور کتے کے لئے کچھ دم کر کے بھی دیا۔ تو ہمارا کتا جس کا
نام رچھو تھا، محفوظ رہا۔

گفتہ او گفتمہ اللہ بود گر چہ از علقوم عبد اللہ بود
بیان کیا کہ جب کوئی شخص دم اور دعا کرنے کے لئے حاضر ہوتا، تو
پیر صاحب فرماتے، حاجی صاحب کے پاس جاؤ، اور حاجی صاحب فرماتے،
پیر صاحب کے پاس جاؤ۔ پیر صاحب تشریف لاتے تو حاجی صاحب
تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور حاجی صاحب تشریف لاتے تو پیر صاحب
کھڑے ہو جاتے۔ ذیلدار محمد حسین رئیس اعظم بھروٹ نزدلہ شریف نے
دیکھ کر کہا کہ انہوں نے خود ہی اپنی عزت بنالی ہے۔ چھوٹا بڑے کی
اور بڑا چھوٹے کی عزت کرتا ہے۔

انہیں کا بیان ہے کہ بکروال کو آپ نے بیعت فرمایا۔ اس نے
کہا مجھے وجد نہیں ہوا۔ دوبارہ آپ نے اس پر توجہ کی تو وہ نیم مجدب
ہو گیا۔ اور بکریوں کی نگہبانی کرتے ہوئے بھی ذکر کرتا رہتا۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفسِ انکی
خدا یا کیا رکھا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

درج ذیل واقعات برادر بزرگوارم سید مردان علی شاہ صاحب مرحوم
نے بیان فرمائے۔

۱۔ بیان فرمایا کہ میری اہلیہ کا شوق تھا کہ حضرت بڑے پیر صاحب سے بیعت
ارادت حاصل کروں۔ لیکن میں نے دوسری جگہ بیعت کرا دیا، تو آپ غضبناک
ہو کر فرمانے لگے،

”تجھے کیا معلوم کہ خدا کے نزدیک کون.....“

کہتے ہیں کہ لفظ ”کون“ تک فرما کر خاموش ہو گئے۔

۲۔ ایک صغیر سن رشتہ کے متعلق فرمایا کہ چھوٹا رشتہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ٹوٹ
نہیں چڑھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ رشتہ ہمارے لئے بہت بڑی مصیبت
بن گیا۔ اور کامیابی بھی نہ ہوئی۔ یعنی رشتہ ٹوٹ گیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

۳۔ بیان کیا کہ آپ کے انتقال کے وقت میں قریب موجود تھا۔ آپ وصال
مغرب کے وقت ہوا تھا۔

۴۔ بیان کیا کہ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۶۵ء کے دو داسن پائیس میں آپ کے رانٹی
مکان اور مسجد کو ہندوؤں نے آگ لگائی۔ لیکن دونوں موقوفوں پر آپ کے
رانٹی مکانات اور مسجد بھی محفوظ ہی رہے۔ آگ خود بخود بجھ گئی۔

۵۔ بیان کیا کہ ایک موقع پر فرمایا اس شخص کو تجارت میں نقصان ہوگا حاجی

صاحب کو فرمایا کہ تم نے جو رقم بطور قرضہ دی ہے وہ بھی ضائع جلے گی چنانچہ
ایسا ہی ہوا۔ ۷

جو ہو پردوں میں پنہاں چشم بنیادیکھ یعنی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لبتی ہے

۶۔ برادرم سید محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ مسمیٰ عبداللہ عرف دلا تیرٹو ساکن
سنگرونی تحصیل پلوالہ کشمیر حضرت پیر صاحب سے بیعت تھا۔ اس نے
بیان کیا کہ ہماری مکئی کو ریچھ کھا جاتا تھا۔ ساری رات پہرہ دینا پڑتا تھا۔ آپ
نے ایک گیلٹی (چھوٹا سا گول تھرا دم کر کے دیا۔ اور فرمایا کہ کھیت کے درمیان
رکھ دیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تو اس کے بعد ریچھ ہماری مکئی سے گزر
کر دوسروں کی مکئی ضائع کرتا، لیکن ہماری مکئی محفوظ ہو گئی۔ وہ پتھر دم شدہ
میں نے آج تک رکھا ہوا ہے۔

یہ بھی بیان کیا کہ ایک رات ریچھ نے ہماری مکئی کو منہ لگایا تو اس کے
منہ سے خون جاری ہو گیا۔ تو وہ ہماری مکئی چھوڑ کر آگے چلا گیا۔ صبح ہم نے
مکئی کے درخت کے ساتھ خون لگا ہوا دیکھا۔

۵۔ بیان کیا کہ حضرت پیر صاحب نے فتح پور نزد راجوری شہر ایک شخص سے
مسجد کی چھت کے لئے درخت لے کر کاٹ کر چھوڑا ہوا تھا، تو مذکور شخص
نے بغیر اجازت ایک حصہ درخت کا کاٹ کر اپنی ضرورت کے لئے رکھ

لیا تو آپ نے فرمایا، اس جہادی نے ایسا کیوں کیا، تو وہ شخص مرض جنون میں مبتلا ہو گیا۔

۶۔ آپ نے اپنے ایک پڑوسی کو فرمایا کہ تم حضرت بابا جی صاحب لاری رحمۃ اللہ علیہ کی روٹی کا انتظام اکیلے نہ کر سکو گے۔ کیونکہ آپ کے ساتھ بکثرت لوگ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم سب مل کر انتظام کرتے ہیں، لیکن اس پڑوسی نے نہ مانا۔ تو آخر کار روٹی ناکافی ہوئی۔ لوگ آپس میں جھگڑ پڑے۔ اور ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ بابا جی صاحب بھی ناراض ہو کر اٹھ کر چلے گئے اور فرما گئے کہ حاجی صاحب ان کا جھگڑا ختم کرائیں۔

۷۔ دو داسن شریف کی مسجد کا ٹھیکہ ایک آدمی کو دیا کہ وہ تعمیر کرے۔ اس شخص کے مسجد کی باریاں اندانے سے بڑی بنا دیں۔ تو آپ ناراض ہوئے۔ وہ شخص کو اس کی دان لڑے گئی۔

۸۔ سید عبد اللہ شاہ آزاد مرحوم کو بچپن میں فرمایا یہ میرا شاہزادہ بچہ ہے۔ چنانچہ دنیا شاہ ہے کہ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں سے اگر شاہزادگی کا رنگ نمایاں ہوا تو سید عبد اللہ شاہ صاحب کی ذات والا صفات میں ہوا۔

۹۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب کے ساتھ خصوصی شفقت اور پیار تھا۔ ایک دفعہ ان کے سر سے سیاہ لنگی اتار دی کہ تمہیں نظر بد لگ جائے گی۔ اس سے تم زیادہ خوبصورت معلوم ہونے ہو۔ اپنی ہی برادری کا ایک فریبی

شخص بچپن میں سید عبداللہ شاہ آزاد صاحب کے سونے کی حالت میں ادھر سے گذر گیا، تو غضبناک ہو کر اس شخص کے تھپڑ رسید کیا اور فرمایا، کہ تو حاجی صاحب کے فرزند کے ادھر سے کیوں گذرا ہے۔

۱۰۔ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب نے مع سید النور شاہ ولد نور شاہ صاحب درج ذیل قصیدہ معراجیہ بمقام لار شریف پڑھا۔ تو حضرت بابا جی صاحب نے حضرت حاجی بابا کو سونہرے پٹو کا جبہ پہنا کر فرمایا، میں بھی حاجی صاحب کو جبہ پہناتا ہوں

کیا رب جبریلے نول یا میرے خلیلے نول

پیارے تے رشیدے نول عرش پر یا تعالیٰ اللہ

اُتھوں جبرائیل آئے جی تے تلیاں کل جگائے جی

کیا اللہ بلائے ہو چلو جھب یا رسول اللہ

اند اگھوڑا گے پھر کے چڑھے حضرت اکم پڑھکے

مبارک یا رسول اللہ

اے حضرت براتے تے چڑھے نیلے رواقے

چلے جھب یا رسول اللہ

خو شہوایاں ملیاں جی حسن نورل چھلیا جی

ادہ زیورہین کھڑیاں جی تیری خاطر رسول اللہ

جببایاں سدا یا ہیں من مینوں توں آیا ہیں

تے ہدیہ کی لے آیا میں دسوقم یا رسول اللہ
 کیا حضرت خداوند اتوانائی نہیں حاجت بینوں کی

بساواں کی تعالیٰ اللہ

کیا رب رسم وچہ جگے پیارے جاں ملن گئے
 اوہ اکثر کچھ رکھن اگے رسم ہے یا رسول اللہ

کیا حضرت دوتی واری امت آنڈی گنہ گاری
 توں بخش اللہ زیاں کاری رحم کر یا رحیم اللہ
 کیا اللہ نے رحمت ڈھیر ہے میری میں بخشاں گامت تیری

نہ کر غم یا رسول اللہ
 دل و کتنا خدا پاکے، ایسہ جتہ نور دا پاکے

حکم میرے دسوجا کے امت نول یا رسول اللہ
 نوٹ: یہ قصیدہ حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یاد تھا۔ او
 موضع کھوار میں بروز جمعہ وعظ میں بندہ کے سامنے پڑھا تھا۔

۱۱۔ بیان کیا کہ حضرت بڑے پیر صاحب نے جناب بابا حاجی صاحب کے لئے
 کھانا تیار کیا۔ بکرے ذبح کر کے بڑا وسیع انتظام کیا کیونکہ حضرت بابا جی صاحب
 کی آمد پر بہت مخلوق جمع ہو جانی تھی۔ سب کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ بمقام
 شاہدرہ شریف روضہ حضرت غلام شاہ بادشاہ پر حضرت بابا حاجی صاحب کی
 خدمت میں عرض کی کہ کھانا تیار ہے۔ تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ

مجھے کچھ مصروفیت ہے۔ اس لئے آپ مجھے مجبور نہ کریں۔ میں آپ کیلئے دعا کر دوں گا۔ حضرت پیر صاحب نے عرض کی، جناب کوئی بات انہیں میری ایک لڑکی جو ان ہے۔ میں اس کی رسم نکاح میں یہ سارا لنگر شریف کا خرچہ لگا دوں گا۔ ضائع نہیں ہوگا۔ تو حضرت بابا جی صاحب بہت خوش ہوئے اور اسی خوشی میں اپنی لڑکی مبارک اور پیرا من مبارک بطور خلافت حضرت پیر سید مخدوم شاہ صاحب المعروف بڑے پیر صاحب کو عطا فرمایا۔

رحمت حق بہانہ می جوید بہانمی جوید

برادر محمد شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ موضع کٹرہہ نزد جہوں شہر ایک شخص کو جنات کا دخل تھا۔ اور اس کی دُبر سے پنجن کی طرح کی آواز آتی تھی حضرت پیر صاحب قبلہ نے ختم سلیمان علیہ السلام پڑھ کر دعا کی تو آرام ہو گیا۔ لیکن رات کو سونے کی حالت میں جنات نے قبلہ پر حساب کواد پر سے دیا یا تو آنجناب نے چہل کاف پڑھے تو وہ بھاگ گئے اور بھاگتے ہوئے دھواں کی طرح ان کا نقشہ معلوم ہوا۔

✦

۱۔ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء بروز بدھ برادر محمد حاجی سید عباس علی شاہ ابن عم محترم سید سلیمان شاہ شہید نے بیان کیا کہ موضع ندیان نزد لاہ شریف راجوری میں ایک شخص مقدم میر حضرت حاجی بابا کا مرید تھا۔

اس کے چچانے ختم پڑھانا تھا۔ تو لاہ شریف حضرت حاجی بابا کو لینے آیا، تو حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب بھی موجود تھے۔ اس نے کہا خدا کا شکر ہے کہ بڑے پیر صاحب بھی مجھے یہاں مل گئے۔ مجھے عرصہ سے شوق تھا کہ آنجناب کو ختم شریف میں شریک کروں۔ چنانچہ قبلہ پیر صاحب نے دعوت قبول فرمائی۔ حضرت حاجی بابا نے فرمایا، دو گھوڑے لاؤ۔ آپ نے فرمایا میں سواری نہیں کرتا۔ تو آپ پا پیادہ مقررہ جگہ پر پہنچ گئے۔

وہاں جا کر دیکھا کہ ختم شریف میں چار آدمی ایسے شامل ہیں، جو حقہ نوش اور بظاہر بڑے با عزت اور معتبر ہیں۔ تو آپ نے ختم میں شمولیت نہ کی۔ بلکہ باہر درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ صاحب خانہ نے کہا کہ ختم شریف میں تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا، وہاں حقہ نوش ہیں۔ اس لئے میں نہیں بیٹھتا۔ تو صاحب خانہ نے ان چار افراد کو ختم شریف کے دائرے سے اٹھا دیا تب حضرت صاحب شامل ہوئے۔

ان چار اشخاص نے آپس میں مشورہ کر کے طے کیا کہ ہمیں حقے سے توبہ کرنی چاہیئے۔ جس کی وجہ سے پیر صاحب نے ہمیں محفل ختم سے نکالا ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ پیر صاحب سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا تازہ وضو کر کے آؤ۔ جب وضو کر کے آئے تو آپ نے حقہ سے توبہ کرائی اور ان کے حقے توڑ دیئے۔ تب آپ نے ختم میں بیٹھنے کی اجازت دی۔

۲۔ موصوف نے ہی بندہ کے سامنے بیان فرمایا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب

نے مقدم حیات میر کے دادا مقدم ناصر کا جنازہ پڑھایا۔ بمقام دنیا کی تلافی و
فتح پور راجپوری، بعد ازاں دہاں سے چھپ کر بھاگ گئے، تاکہ ماتم کی روٹی
نہ کھانی پڑے۔ حالانکہ گھی شکر اور گوشت کا دافر اور اعلیٰ انتظام تھا۔ مجھے
حکم فرمایا کہ تم میرا سواری کا گھوڑا لے کر آؤ۔ میں چھپ کر جا رہا ہوں تاکہ
مقدم حیات میر کھانے پر مجبور نہ کرے۔

چنانچہ میں گھوڑا لے کر دو دھان پائیں آپ کے دولت کردہ پہنچا۔
تو حضرت قبلہ نے راقم الحروف کی والدہ ماجدہ سے گھی مانگ کر خود اپنے
دست مبارک سے گھی کھانے میں ڈال کر مجھے کھلایا۔ اور فرمایا کہ اگر گوشت
کا شوق ہے تو گوشت بھی کھلائیں گے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ گوشت اور گھی
شکر کا افسوس نہ رہے۔

مذکورہ جنازہ میں بہت بڑا اجتماع تھا۔ حاجی عبداللہ عرف حاجی ملا
ملگنی جو دہلی نجال کا تھا اور مرحوم کا رشتہ دار بھی تھا۔ وہ جنازہ پڑھانے
کے لئے آگے بڑھا۔ تو مقدم حیات میر نے یہ کہہ کر پیچھے کر دیا کہ حضرت
قبلہ پر صاحب کے لئے مرحوم کی وصیت ہے کہ وہ جنازہ پڑھائیں۔ اس
جنازہ میں آپ کے فرزند اکبر علامہ سید محبوب شاہ صاحب بھی شامل تھے۔
آپ نے ان کو بھی فرمایا تھا کہ ماتم کی روٹی نہ کھانا۔ یہ کمال تقویٰ کی بات
ہے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

۳۔ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ آپ موضع کھلاں نزد لاه شریف راجپوری

میں ایک مشہور آدمی المعروف مرزا بنو کے گھرات کو قیام پذیر رہے۔ صبح کو آپ اس سے رخصت ہو کر لاہ شریف تشریف لائے، جہاں زمین کے حفاظت کے لئے میں اکیلا ہی مقیم تھا۔ باقی سب اہل و عیال اور برادری سے کشمیر میں تھی۔ آپ نے آتے ہی مجھے فرمایا کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، کچھ کھانے کے لئے لاؤ۔ میں نے عرض کیا، آپ جس جگہ رات کو رہے ہیں، کیا وہ گھر والے کنگال تھے کہ آپ کو کھانا نہیں دیا۔

فرمایا کہ گھر والے تو مرغاذب کیا تھا۔ لیکن میں نے نہیں کھایا کیونکہ صاحب خانہ کے متعلق سو و خوار کی شکایت ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت حاجی بابا ہر سال اس کے گھر ختم پڑھتے ہیں اور کھانا بھی کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت حاجی صاحب کی مثال تو ایک دریا کی سی ہے، جہاں ناپاک شے بھی پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن ہماری مثال تھوڑے پانی کی ہے۔ جو کہ تھوڑی سی نجاست ملنے سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس طرح حضرت قبلہ پر صاحب نے کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ کسر نفسی فرمائی اور اپنے برادر خور و حضرت حاجی سیہ نوران شاہ کی تعریف فرمائی حالانکہ حضرت صاحب حاجی صاحب کے استاد بھی ہیں اور بڑے بھی۔ اگر حاجی صاحب قبلہ پر اعتراض کرنے تو انہیں جی پہنچا لیکن ایسا نہیں کیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ.

رجو اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کو تا ہے، اللہ کریم اُسے بلند کرتا ہے۔
 کم تر از کم شود وصال این ست دبس
 تو مشو، صلاً کمال این ست دبس
 فردنی ست نشان رسیدگان کمال
 سوار چوں بمنزل رسد پیادہ شود
 تواضع کند ہوشش مند گزین
 نہد شاخ پر میوہ سمر بر زمین

+

سید محمد عالم شاہ مرحوم ولد معصوم شاہ نے خود راقم الحروف سے بیان کیا۔ جب تک معرفہ مرحومہ دختر چچا شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نزاع کا عالم قریب تھا تو حضرت حاجی بابا ان کی خواہش پر ان کے پاس تشریف لائے، تو بی بی معرفہ مرحومہ نے عرض کی تو بی معرفہ مرحومہ نے عرض کی میرے ایمان کے لئے دعا فرمائیں تو بابا صاحب نے فرمایا کہ تم میرے بھائی کی اولاد ہو۔ مجھے اپنے بھائیوں سے بہت پیار تھا۔ اس کے بعد فرمانے لگے میں تو کتنا ہوں۔ (جی ادے ہو راں دی قبر توں بھی قربان ہوں ناں) یعنی حضرت قبلہ مخدوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

سید محمد عالم مرحوم نے بیان کیا کہ یہی الفاظ آپ کئی دیگر موقعوں پر بھی ادا فرماتے رہتے تھے۔ یہی بات برادر محترم حاجی عباس علی شاہ صاحب

ابن علم محترم سید سلیمان شاہ صاحب شہید رحمۃ اللہ بندہ کے سامنے بیان کی۔ اور مندرجہ بالا بات کی تصدیق کی۔

برادر م سید حاجی بہادر شاہ صاحب نے بیان کیا:

۱۔ مقدم حلیم کے گھر آپ تشریف لے گئے، تو اس کو آپ نے فرمایا کہ تم وظائف پڑھتے ہو۔ لہذا حقہ نوشی چھوڑ دو کہ اس کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی ہے، تو وظائف بے اثر ہونے ہیں۔ تو اس نے کہا کہ تم پیر ہو۔ اگر تم میں طاقت ہے تو حقہ چھوڑا دو۔ تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس شخص نے رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ نے اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر کوئی غلیظ شئی سیاہ رنگ کی نکالی ہے۔ اس کی وجہ سے اُسے قے بھی ہوئی۔ اور منہ سے بدبو آنے لگی۔ جب وہ بیدار ہوا، تو حقہ سے طبیعت متسفیر ہو چکی تھی۔ حقہ حسب دستور خادم نے پیش کیا، تو کہنے لگے، اس کو دور کرو۔ پیر صاحب نے حقہ چھوڑا دیا ہے۔

چنانچہ اس واقعہ کے بعد اس شخص نے حقہ بالکل چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ حقہ کا سخت عادی تھا۔ صبح جب بیدار ہوتا، تو پہلے حقہ پی کر پھر اور کام کرتا تھا۔

نگاہ دلی میں یہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی نفسِ پردی

۲۔ ایک بکروال کے گھر بوجہ مرض کنگ اٹھارہ سال تک

اولاد نہ ہوئی۔ آپ سے عرض کیا گیا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ جس کی وجہ سے خداوند کریم نے اس شخص کو بچہ عطا کیا، جو اب تک زندہ ہے۔ جس کا نام پھشا بجوالہ ہے۔

۳۔ مقدم جلال الدین بوکرا ایک سال تک نابینا رہا۔ آپ اس کے گھر تشریف لے گئے، تو ختم پڑھ کر دعا مانگی۔ خداوند کریم نے اس کو بینا کر دیا۔

عیسیٰ کے معجزوں نے مرنے جلادے ہیں

محمد کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دیے ہیں

مولانا حاجی محمد حبیب اللہ شاہ ضیاء فرزند اکبر حضرت حاجی بابائے بیان فرمایا:

۱۔ بیان کیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب کا آواز مولانا عبد الغفور ہزاروی سے مشابہ تھا۔ ایک اور شخص نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی طرح تھا۔ سید داب الدین شاہ نے کہا کہ آپ کا حلیہ مولانا محمد اسحق مانسروی سے ملتا جلتا تھا۔

۲۔ انجن زریہ کے قیام کے اعلان پر حکومت ہری سنگھ نے مجھے ملزم ٹھہرایا گیا۔ تو حضرت موصوف خور بخود ازراہ ہمدی مقدمہ میں پیش ہو جاتے۔ اور میری حوصلہ افزائی فرماتے۔

۳۔ مجھے بابا صاحب نے حکم دیا کہ تم ہری نگر سے شورش کے متعلق نہ لگاؤ۔ تو آپ نے اُسی وقت فرمایا کہ حاجی صاحب! آپ آگ میں درو پھینکتے

ہیں۔ یہ رڑکا وہاں جا کر وہاں سے متاثر ہو کر خود فساد کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں سری نگر گیا۔ وہاں لوگوں کی مجلس کی اور تقریریں سنی تو خود اس فساد کا حرک بن گیا۔ درہال، ٹھٹھہ، راجوری میں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا، وہ میری سرکردگی میں ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے میں کافی عرصہ مفرد رہا اور طویل مقدمہ بازی کے بعد رہائی حاصل ہوئی۔

۴۔ میں نے دیوبند سے موضع کسپاں راجوری کے سینڈول کے خلاف فتویٰ منگوایا تو حضرت قبلہ نے دیکھ کر بھاڑ دیا۔ اور غصے میں فرمانے لگے۔ تم سینڈول کے خلاف لوگوں کو موقع فراہم کرتے ہو۔

برادر م سید محمد حسین شاہ صاحب فرزند بابا صاحب نے بیان فرمایا، کہ حضرت قبلہ بڑے پر صاحب جناب پیران پیر غوث اعظم دستگیر کے عاشق صادق تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ آپ نے مجھے تعویذات کی اجازت دی تھی۔ اور نقش سلیمانی (تعویذات کی کتاب) بھی عطا کی تھی۔ اور مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اس نے مجھے کاکھر سنبھال لیا ہے۔

جناب حکیم سید امیر حمید شاہ صاحب نے بیان فرمایا:

۱۔ بیان کیا، حضرت صاحب قبلہ نے مجھے ایک قلمی شجرہ سادات عطا کیا تھا۔ جو کہ بزبان فارسی تھا۔ اس شجرہ میں ہمارے سلسلہ نسب کی تمام تفصیل تھی۔ لیکن انقلاب ۱۹۴۷ء میں وہ شجرہ نذر آتش ہو گیا۔ اس شجرہ میں درج تھا کہ مشہدی سادات کرام کو مشہدی اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت سید ابولقاسم

حسین المشہدی جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا، تم کو ولایت مشہدی جاتی ہے۔ تم وہاں چلے جاؤ۔ حسب الحکم آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اسی بنا پر حضرت موصوف اور ان کی اولاد کو مشہدی کہا جاتا ہے۔ ورنہ حضرت موصوف عرصہ دراز تک بخارا میں رہے۔ اور وہیں شادی بھی کی تھی۔

یوں ہی حضرت سید جلال الدین سرخ کو حضور کی طرف سے فرمان ہوا کہ تم کو بخارا دیا جاتا ہے۔ حضور کے فرمان کی وجہ سے آپ کی اولاد کو اور خود ان کو بھی بخاری کہا جاتا ہے۔ ورنہ آپ عرصہ دراز مشہد میں رہے۔ اور شادی خانہ آبادی بھی مشہد میں کی تھی۔

۲۔ بیان کیا کہ ایک دفعہ کشمیر میں آپ میرے اگے آگے جا رہے تھے، تو شلوار وغیرہ کپڑوں کو دونوں ہاتھ سے اڈپڑاٹھا یا میرے پوچھنے پر فرمایا کہ بہاں بھنگ وغیرہ ہے۔ نیز بیگانہ حق کہیں تلف نہ ہو جائے۔ اس لئے ایسا کیا ہے۔

۳۔ بیان کیا کہ حضرت بابا صاحب فرمایا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ بر صاحب کی عمر ۷۰، ۷۵ کے لگ بھگ تھی۔

۴۔ بیان کیا کہ آپ دارُحی کو مہندی لگاتے تھے۔ نہایت قوی تھے حاجی بابا کے عاشق معلوم ہوتے تھے۔ حاجی بابا اور آپ کے علیہ اور قد و قامت میں مشابہت تھی۔ البتہ آپ کا رنگ زیادہ گورا اور سرخی مائل تھا۔

۵۔ بوقت انتقال، فرمایا کہ میرے پر غوث اعظم تشریف لانے ہیں۔ آپ مولوی سے فرمایا مستعدین للموت۔ نیز فرمایا کہ اب نہیں بچوں گا۔ لہذا حکموں پر روپے ضائع نہ کرنا۔ مولوی حبیب اللہ شاہ کو فرمایا، تم ضرور شادی کر دو گے لیکن عدل کرنا۔

۶۔ آپ اورادِ فتیحہ خوش آوازی سے باوا بلند پڑھا کرتے تھے۔ بعض اوقات سید لطیف شاہ صاحب اور ان کے برادر خورد سید امیر شاہ صاحب عرف استاد صاحب بھی آپ کے ہمراہ اورادِ فتیحہ میں شامل ہو جاتے تھے۔

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۵ء بمقام نور پور سیدالہاں برادر مہاجری سید محمد عبداللہ شاہ آزاد مرچوم سے سن کر درج ذیل واقعات تحریر کئے ہیں۔

۱۔ بیان کیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے حضرت حاجی بابا سے فرمایا کہ تمہارے پیر روٹی کھا دیتے ہیں۔ حضرت حاجی بابا نے فرمایا کہ مکھی کی روٹی اور لسی لنگر میں تقسیم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا لسی مجھے موافق نہیں آتی۔ جب دربار شریف پہنچے تو بابا حاجی صاحب نے فرمایا پیر صاحب لسی کے ساتھ روٹی نہیں کھاتے۔ ان کو سبزی دینا چنانچہ لانگری نے حسب الحکم عمل کیا۔

۲۔ بیان کیا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے بابا حاجی صاحب کے لئے اپنے اودھ دہی ملا کر اس کی روٹی بناٹی جاتی ہے، دربار شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں خیال کیا کہ دور پہ نقد نذرانہ بھی دینا چاہیے۔ جب دانگٹ شریف دربار عالیہ میں پہنچے تو مسجد کے طاقوں میں دیکھا کہ اپنے متعدد

پڑی بیٹھی۔ مکھیاں ان پر بیٹھی ہیں۔ میں نے سوچا یہاں اینچھ کی کوئی قدر نہیں۔
لہذا میں نے اپنی اینچھ کو پیش نہ کیا۔ تو بابا جی صاحب نے بوقت حاضری
فرمایا، ہم اسے لے کیا لائے تھے۔ وہ دینے کیوں نہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہاں
میں نے طاقوں میں پڑی اینچھ دیکھی تو خیال آیا کہ اس کی تو یہاں کوئی قدر
نہیں۔ اس لئے پیش نہیں کی۔ آپ نے فرمایا، یہ جو آپ نے پڑی دیکھی
ہے، یہ بے نمازوں کی تیار کی ہوئی ہیں۔ اس لئے میں نہیں کھاتا۔ آپ نے تو
پاک صاف ہو کر با وضو تیار کی ہے۔ وہ میں خود کھاؤں گا۔ تو میں نے وہ اینچھ
پیش کی اور ساتھ دو روپے نقد بھی دیئے۔ آپ نے دو روپے واپس کرتے
ہوئے فرمایا، ہم اسے لے توڑ سے صرف اینچھ آئی ہے۔ یہ دو روپے آپ
نے راستہ میں نیت کی ہے۔ لہذا واپس لے لو۔

۵۔ دل نگہداریدائے بے حاصلان

در حضور حضرت صاحب دلاں

۱۔ سید حاجی محمد شاہ فرزند بابا صاحب نے بیان کیا کہ حضرت بابا صاحب
نے فرمایا تھا، قبلہ بڑے پیر صاحب نے ہٹھان موڑہ سے نیا جوتا تیار کروا
مجھے بھی ہمراہ لے کر بساٹاں شریف جناب حضرت حبیب شاہ صاحب
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر جوتا پیش کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں
بھائی جموں شہر میں بابا جیون شاہ صاحب مجذوب سے ملے تو وہ بہت سی
کوڑیاں اکٹھی کر کے ان کو اُچھال کر فراتسے تھے۔

اک دھیلے واقصور نیلا ربا کرتہ بگاریا

میرے ہادی دے دربار میلا لگاریا

یہ سن کر جناب پر صاحب کو وجد ہو گیا۔ اور بگڑی سر سے گر گئی، تو بابا جیون شاہ نے دالی ریاست راجہ پرزبان سنگھ کو کہا کہ ٹھیکہ بگڑی اٹھا۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ جوتا کہاں کھڑا ہے۔ یعنی کہاں دیا ہے۔ یہ اس جوتے کی طرف اشارہ تھا، جو بسا ہاں شریف پیش کیا تھا۔

۲۔ بیان کیا کہ مجھ سے حبیب مغل ساکن جند رہ تحصیل و ضلع جموں نے خود بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ رات کو شیر حضرت پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے پاؤں کو بوسے دے رہا تھا۔ اور یہ بھی کہا کہ حضرت موصوف نے خود فرمایا کہ میں قطب مدار ہوں۔

۳۔ بیان کیا کہ حضرت موصوف کو میاں دگل نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا دور ہو جاوے ایمان، تو نے سید کو قتل کیا ہے۔ میاں صاحب خاموش رہے۔ پھر کہا کہ اس سید نے اپنی لڑکی امی کو دی تھی۔ اس لئے اس کو قتل کیا تھا۔ جس کو دی اس کو بھی قتل کرنا تھا، لیکن وہ مجھ سے بھاگ گیا۔

حضرت مائی صاحبہ (چچی صاحبہ) زوجہ محترمہ حضرت حاجی بابا نے بر موقع چلم حضرت حاجی بابا بندہ کے سامنے بیان فرمایا کہ،

۱۔ بڑے پیر صاحب (جی ادا) جب فوت ہوئے۔ حاجی صاحب دو دو ہر تھے، جب واپس آئے تو بہت رٹے اور ایک بڑا بکرا ذبح کر کے

ختم پڑھایا۔ بندہ نے اسی موقع پر حضرت مائی صاحبہ کو کچھ رقم حضرت حاجی بابا کے مزار کے لئے پیش کی۔

۲۔ فرمایا، باوجودیکہ میں عمر میں بہت چھوٹی تھی، لیکن پھر بھی حاجی صاحب کی نسبت سے میری عزت کرنے تھے۔ اور بیماری کی حالت میں بھی مجھے چارپائی سے نیچے بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔

۳۔ فرمایا کہ ریڈیو پر ایک قاری صاحب قرآن مجید تلاوت کو رہے تھے۔ کچھ لوگ بولتے کہا کہ بہت اچھی تلاوت ہو رہی ہے۔ میں نے ان سے کہ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب اس سے بھی خوبصورت آواز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جناب سید سید امیر شاہ صاحب المعروف استاد جی نے بخانہ سید حاجی عاصم شاہ بمقام نوال ضلع گجرات بیان فرمایا،

۱۔ ایک بار جناب پیر صاحب میرے ہمراہ دہچن کشمیر محصول جنگی پر تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے چلے پیش کی لیکن آپ نے پیٹنے سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں مجھے فرمانے لگے کہ یہ لوگ رشوت لیتے ہیں۔ میں نے اسی لئے چلے نہیں پی۔ یہ آپ کا کمال تقویٰ تھا۔

۲۔ نیز بیان کیا کہ دوران سفر ریاسی شہر کے قریب رات کو ایک گھر میں ٹھہرے تو گھر والی عورت بدکاری کے ارادہ سے آئی۔ تو آپ دٹاں سے بھاگ کر نکل آئے۔ اور ریاسی میں ایک مجذوب فقیر جس کو نادر صاحب کہتے تھے، اس کے سامنے ہوئے تو وہ حالانکہ ہر ایک سے بات نہ کرنا تھا، لیکن

آپ کو دیکھ کر کہنے لگا، اگیا پاک سید۔ پھر آپ نے اس مجذوب کو
 کہا کہ دعا فرمائیں کہ میری اولاد میں کوئی عالم دین ہو۔ تو اس نے کہا (اپنے
 مجذوبانہ انداز میں) اک نول کر دیو بکری شاہ اور اک نول کر دیو عالم شاہ۔
 چنانچہ آپ کی اولاد میں محدث اعظم حضرت علامہ محبوب شاہ کورب کریم
 نے علم دین میں عظیم منصب عطا فرمایا۔ ازاں بعد خاکسار کو بھی اللہ کریم نے
 اس دولت سے نوازا۔ یہ ان بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ من آنم
 کہ من دانم۔

مندرجہ بالا رعایت حضرت قبلہ حاجی بابا سے بھی راقم نے خود سنی ہے۔
 ۳۔ بیان فرمایا کہ حضرت قبلہ پیر صاحب نے عملیات اپنے ماموں سید
 رسول شاہ صاحب خلیفہ مجاز حضرت خواجہ نظام الدین کیانی سے سیکھے تھے۔
 ۴۔ فرمایا کہ ہم نماز میں صف کے اندر حضرت قبلہ پیر صاحب اور حاجی
 بابا کے ساتھ کھڑے ہونے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ حالانکہ استاد جی ایک مقتدر
 ہستی اور استاد گل تھے۔ قوم کے اکثر لوگ آپ کے شاگرد تھے۔ اور آپ
 پیش امام بھی تھے۔

مناظرے

۱۔ برادر محترم سید محمد شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ قبلہ پیر صاحب
 اور حضرت حاجی بابا کے ہمراہ میں بھی تھا۔ اور پانچ کشتیہ نزد اسلام آباد آئے
 پر بیٹھے تھے۔ ایک شخص نے شکل و صورت دیکھ کر کہا کہ یہاں ایک لبر آدمی

کی وفات ہوئی ہے، جو نیک آدمی تھا۔ اُس کا آج ختم ہے۔ آپ بھی تشریف لائیں۔ چنانچہ وہ آدمی ہمیں ساتھ لے گیا۔ اور ختم میں شمولیت کی۔ دورانِ ختم مفتی کشمیر سری نگر نسوار استعمال کرنے لگے، تو حضرت پیر صاحب نے منع فرمایا۔ کہ نشہ والی چیز منع ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا، چائے بھی تو نشہ ہے۔ آپ نے جواب دیا، چائے جتنی پی جائے، آدمی بے ہوش نہیں ہوتا۔ لیکن نسوار آپ مجھے دیں۔ میں آپ کو پیالی میں ڈال کر پانی ملا کر دیتا ہوں۔ آپ پیئیں۔ تو آپ ضرور بے ہوش ہوں گے۔ پتہ چلا کہ نسوار نشہ والی چیز ہے۔ لیکن چائے نہیں۔

القسطہ بحث مباحثہ کے بعد مفتی صاحب نے نسوار کی دُبیہ بند کر کے جب میں ڈال دی اور نسوار استعمال نہ کی حضرت حاجی بابا نے فرمایا، پہلے تو میں ڈر گیا تھا۔ کہ بڑے عالم کے ساتھ بحث شروع کر دی ہے۔ کہیں شکست نہ ہو جائے۔ لیکن کامیابی کے بعد طبیعت بڑی مسرور ہوئی۔

۲۔ برادرِ سید مردان علی شاہ مرحوم نے بیان کیا کہ موضع لاه شریف میں سکال سینہ نمبر دار کی والدہ کے جنازہ پر بہت بڑا اجتماع تھا۔ مرزا محمد حسین ذیل دار رئیس اعظم بھڑوٹ بھی موجود تھا۔ ایک آدمی نے سادات کے کچھ نادار اور غریب افراد کے نام سے کہا کہ آؤ اسقاط میں سے حصہ لے لو، تو ذیل دار محمد حسین نے کہا، ان کے لئے حرام ہے۔

حضرت قبلہ پیر صاحب نے غضب میں آکر فرمایا تم نے ایسا

کیوں کہا ہے۔ کیا تم حرام صدقہ کر رہے ہو۔
پھر فرمایا کہ تم میت کی روٹی کیوں کھاتے ہو۔ حالانکہ وہ بھی اسی طرح
کا ایک صدقہ ہے۔

اس نے کہا، یہ ہماری بھابی ہے۔ ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہے۔
آپ نے فرمایا، پھر یہ تمہاری بھابھیاں ہوئیں۔ صدقہ تو نہ ہوا۔ پھر
آپ نے فرمایا تم لوگ جنازہ میں تو شامل ہوئے ہو، جو کہ فرض کفایہ ہے۔
اور فرض نماز میں شامل نہیں ہوتے، حالانکہ یہ فرض عین ہے۔ تو وہ لوگ
لاجواب اور شرمندہ ہو گئے۔

۳۔ میرے حقیقی ماموں جناب سیّد محمد انور شاہ صاحب نے بیان فرمایا،
کہ بمقام تہ یانی نزد وھرم سال تحصیل راجوری ریاست جہول مقدم عبداللہ
عرف حاجی مینگنی سے کیا رھویں شریف کے متعلق مناظرہ ہوا۔ اس بحث
میں حاجی مینگنی کا بھائی مقدم نور الدین ثالث مقرر ہوا تھا۔ حضرت قبلہ پر حسب
نے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ کیا رھویں شریف جائز ہے۔

اس مناظرہ میں حاجی مینگنی نے کہا کہ کیا رھویں شریف غیر اللہ کے نام
پر ہوتی ہے۔ لہذا ناجائز ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ جو بکریاں ہیں،
ان کو خدا کی بکریاں کہتے ہو یا کہ حاجی مینگنی کی۔ سب نے کہا کہ حاجی مینگنی
لکھو بکریاں کہتے ہیں فرمایا، پھر بقول ان کے یہ تمام بکریاں حرام ہیں آپ
ان کی کوئی چیز استعمال نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تم بھی ان کو حرام نہیں کہتے۔

تو جب تمہاری بکریاں تمہارا نام لینے سے حرام نہیں ہوتیں تو گیا رھویں شریف
 میں خدا کے پیارے بندے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نام نامی لینے سے حرمت
 کیسے آگئی۔ گیا رھویں شریف کا جانور حرام تب ہوتا ہے کہ بوقت ذبح خدا
 کا نام چھوڑ کر غوث الاعظم کا نام لیا جاتا۔ لیکن جب بوقت ذبح گیا رھویں
 شریف کے جانور پر خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ تو ایسا جانور بھی حلال و طیب
 ہوتا ہے۔ اگر ساری عمر کھا جائے کہ یہ جانور خدا کا نام ہے۔ لیکن بوقت ذبح
 خدا کا نام نہ لیا جائے تو وہ حرام ہے۔ اس کے برعکس اگر ساری عمر کھا جائے کہ
 یہ جانور فلاں آدمی کا ہے۔ اور فلاں بزرگ کا۔ اور بوقت ذبح خدا کا نام لیا
 جائے۔ تو یہ جانور حلال و طیب ہوگا۔

مَا لَكُمْ لَا تَأْكُلُوا حِمًّا ذِكْرًا سَمِ اللّٰهُ عَلَيْهِ
 الغرض آپ کے مخالف کو شکست فاش ہوئی اور مبہوت ہو
 گیا اور لا جواب ہو کر محض سے بھاگ گیا۔ حتیٰ کہ اپنا جوتا نہ دیکھ سکا۔
 کتا تھا کہ میرا جوتا کہاں گیا۔

۴۔ ماموں صاحب مرحوم نے ہی بیان کیا کہ علاقہ جندہ نزدیک جہوں شہر حضرت
 پیر صاحب اپنے مریدین کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک عالم سید پہلے
 سے آیا ہوا تھا۔ جس نے پیر صاحب قبلہ کے متعلق غائبانہ کہا تھا کہ ان
 کو علم نہیں ہے۔ اور یہ سید بھی نہیں ہیں۔

آنجناب کو لوگوں نے پورا واقعہ سنایا۔ پھر عید کے موقع پر اس شخص

سے آپ کی ملاقات ہو گئی۔ نماز عید پڑھانے کے بعد حضرت پیر صاحب نے
 وعظ فرمایا۔ دورانِ وعظ اس مخالف سید سے آپ نے پوچھا۔ بتلاؤ بس
 اللہ میں جو لام ہے، یہ پڑ ہے یا باریک۔ وہ نہ بتا سکا۔ پھر آپ نے پوچھا
 کہ ارکانِ اسلام کتنے ہیں۔ اس نے کہا، پانچ۔ آپ نے فرمایا، پہلا کون سا ہے۔
 اس نے کہا کلمہ۔ آپ نے فرمایا، کلمہ میں کتنے فرض ہیں۔ اس نے کہا تین۔ آپ
 نے فرمایا، غلط کہا ہے۔ بلکہ دس فرض ہیں۔ اور دس ذیل اشعار پڑھ کر
 ثابت کیا کہ کلمہ طیبہ میں دس فرض ہیں۔

وچہ کلے دہ تھوک فریضہ سن تو یار عزیز

بکے اری پڑنا فرض ہے فر فر سنت چیز

معنی جانن دل تھیں منن چوتھا کس صبح

جو تارک کہ ہے ہدائی ہے کافر سمجھ صبح (۱/۱)

(باقی اشعار محفوظ نہیں ہو سکے۔)

آپ نے کتاب کے حوالہ سے ثابت کیا کہ کلمہ میں دس فرض ہیں۔

۱۔ پکی روٹی کلاں کے صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھا ہے کہ فرض کلمہ گیارہ ہیں۔ ۱۔ ظاہری کلمہ

پڑھنا۔ ۲۔ تمام عمر میں ایک بار پڑھنا۔ ۳۔ صبح پڑھنا اور با معنی پڑھنا۔ ۴۔ معنوں

پر یقین کرنا۔ (باطنی) ۱۔ جھوٹ نہ بولنا۔ ۲۔ بخل نہ کرنا۔ ۳۔ حلال کھانا۔ ۴۔ حرام نہ کھانا۔

(قلبی) ۱۔ نام رب کو جانا۔ ۲۔ جہاد بالنفس۔ ۳۔ انصاف باہل جہاں۔

تو وہ شخص لا جواب ہو گیا۔ تو فرمایا، جمالت تمہاری ثابت ہوئی یا ہماری۔ تم کہیں کہتے تھے کہ انہیں علم نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا، بتلاؤ، تم میرے والد کو جانتے ہو۔ اس نے کہا، نہیں۔ فرمایا، میرے دادا صاحب کا نام اور حالات جانتے ہو۔ اس نے کہا، نہیں۔ پھر آپ نے غضب ناک ہو کر فرمایا تم نے ہمارے پس پشت لوگوں کو کیوں کہا تھا کہ یہ سید نہیں۔ وہ شخص ڈر گیا، اور کہنے لگا، بابا آدم بھول گئے تھے۔ میں بھی بھول گیا ہوں۔ میں تو بہ کرتا ہوں۔

یہ مناظرہ بمقام کچا پنڈ ایک پیل کے درخت کے نیچے عید گاہ میں ہوا تھا۔ بندہ نے اس جگہ کو ۱۹۸۷ء میں دورہ کے دوران دیکھا تھا۔

- ۵۔ سید اکبر شاہ ساکن دراوہ سے نسوار کے متعلق مناظرہ ہوا۔ وہ جواز کے قائل تھے۔ اور پیر صاحب عدم جواز کے۔ تو بحث کے دوران سید اکبر شاہ کو بھی شکست فاش ہوئی اور وہ نسوار سے تائب ہو گیا۔
- ۶۔ ماموں صاحب نے ہی بیان فرمایا کہ مرزا حیات اللہ ساکن سیم تحصیل راجوری نزد راجوری شہر کا انتقال ہو گیا۔ اس علاقہ کے مفتی

نے رسالہ حرمة القطن مؤلف حاجی محمد دین صاحب گجراتی،

حضرت پیر صاحب کے پاس ہوتا تھا۔

سید ولایت شاہ نے کہا کہ مرحوم کی اسقاط نہ کی جائے۔ یہ ناجائز ہے
 بعد ازاں حضرت قبلہ پیر صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ نومرزا
 عطا محمد نے آپ کے سامنے شکایت کی کہ مولوی ولایت شاہ نے اسقاط
 بند کر دی ہے۔ حالانکہ ہم جیلہ اسقاط ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔ آپ
 نے فرمایا، مولوی صاحب کہاں ہیں۔ ان کو بلاؤ۔ مولوی صاحب وہاں
 قریب ہی قبر کے پاس کھڑے تھے۔ ان کو کہا گیا کہ پیر صاحب آپ
 کو یاد کرتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور مرعوب ہو کر جوتوں
 کے پاس بیٹھ گئے۔ پیر صاحب نے پوچھا، آپ نے کہا ہے کہ اسقاط
 ناجائز ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا، اس شخص کے یتیم بچے رہ گئے
 ہیں۔ لہذا میں نے کہا ہے کہ جیلہ اسقاط اس کے مال سے نہ کیا جائے۔
 آپ نے صورت حال سن کر فرمایا، ٹھیک ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظٰلِمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ
 فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ط (کہ جو لوگ یتیموں
 کا مال کھاتے ہیں، وہ گویا آگ کھاتے ہیں۔ اور عنقریب دوزخ کی بھڑکنی
 آگ میں داخل ہوں گے۔)

لہذا یتیموں کے مال سے اسقاط فی الواقع ناجائز ہے۔
 پھر مولوی صاحب خوش ہو گئے اور ایک مسئلہ بیان کیا کہ حضور
 پر نور کے زمانہ میں ایک صحابی سے گناہ سرزد ہوا۔ حضور نے اس پر

کنوارہ لگایا۔ وہ طاقت نہ رکھتا تھا۔ تو حضور انور نے اپنی طرف کھجوروں کا ٹوکرا عطا کیا۔ کہ مسکینوں میں تقسیم کر دو۔ اس صحابی نے عرض کی کہ یہاں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں۔ حضور انور نے مسکرا کر فرمایا، اچھا! تم خود ہی کھا لو اور اپنے عیال میں تقسیم کر دو۔

۱۔ ملک کو زمین میں گویا پس کچھ رکھتے نہیں
درد جہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

ملفوظات

۱۔ رنج کرے کوئی دل مسکیناں رب نول نہج کریندا

گویا عالم سارا ظلموں کر کے قتل مریندا

۲۔ ڈھلے پاسوں ہو ددی ہر کم اندر ڈھل

مرد جوان دیر بھیں خوش ہوندا ہے دل

۳۔ فرمایا کرتے تھے کہ مرد وہ ہے، جو دین میں بھی سبقت لے جائے۔

اور دنیاوی کاموں میں بھی

۴۔ فرمایا کہ پیر کو پسناری کی طرح ہونا چاہئے۔ کہ پسناری سے ہر قسم کی دوا

مل جاتی ہے۔ یونہی پیر کامل سے ہر مشکل حل ہونی چاہئے۔

ہر مشکل دی کنجی بار بار مرداں دے ہتھ آئی

مرد نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کاٹی

۵۔ فرمایا اپنا گھر بھی بڑی نعمت ہوتی ہے۔ گھر سے باہر کھانے کا پیغام

اُس کے بعد فرمایا تھا۔

۶۔ فرمایا، لوگ دین منٹ کی نفسانی خواہش کے لئے اور نفسانی لذت کے لئے اپنا بیش قیمت ایمان ضائع کر دیتے ہیں۔ یعنی زنا کر کے ایمان ضائع کر دیتے ہیں۔

۷۔ کاتب الحروف کی والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں تو فرمایا اب گھر جانے کو دل نہیں کرتا، خیال آتا ہے کہ جنگل میں چلا جاؤں۔ لیکن چھوٹے بچوں کے لئے مجبوراً جانا پڑتا ہے۔

۸۔ بمقام کھوڑی والی ڈیرا سے دور غائب ہو کر پانی کے کنارے وظائف میں مشغول تھے۔ ماموں محمد انور شاہ فرماتے ہیں کہ جب کافی دیر ہو گئی تو میں تلاش کے لئے نکلا، تو آپ کو عبادت میں مصروف پایا۔ آپ کی داڑھی مبارک سے نور برس رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر فرماتے گئے، توں نے مجھے تلاش کر لیا ہے۔

۹۔ فرمایا لڑکے کو پڑھانا چاہیے۔ اگر پڑھ نہ سکے تو اقل عمر میں اس کی شادی کرنی چاہیے تاکہ آخر عمر میں اولاد کام آئے۔

۱۰۔ فرمایا، سیدوں والی عادات و آدمیوں میں ہیں۔ سید فتح شاہ صاحب جلد داسے۔ اور سید محمد حبیب اللہ شاہ بخاری پونچھ والے۔

۱۱۔ فرمایا بہت پیر دیکھے ہیں۔ لیکن طبیعت سیر نہیں ہوتی حضرت بابا جی لاروی کو دیکھ کر سیری ہو گئی۔

۱۱۔ فرمایا، مولوی جہر الدین اور مولوی سکندر کو دیکھ کر حاجی صاحب کی کرامت کا قائل ہو گیا ہوں۔

کرامات

آپ کی کرامات کثیر ہیں۔ تبرکاً بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ میاں سید انامی ایک شخص کا بیان ہے، کہ میں بطور ملاقات ایک دفعہ پیر صاحب کے گھر حاضر ہوا۔ رات ہو چکی تھی۔ میں چونکہ بھوکا تھا، اس لئے بار بار کھانے کا خیال کرتا تھا۔ اور جس مکان میں ٹھہرا ہوا تھا، اس میں کوئی چراغ نہیں تھا، بلکہ اندیرا تھا۔ اسی اثناء میں پیر صاحب مسجد میں نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے تو ان کے آتے ہی مکان میں ایسی روشنی ہوئی کہ اندر کی چیزیں نظر آنے لگیں۔ ساتھ ہی آپ نے میرے باطنی خیال سے مطلع ہو کر فرمایا کہ تجھے بھوک لگ گئی ہے۔

۲۔ میاں فضل دیں سکندر اڑیاں تحصیل راجوری کا بیان ہے کہ آپ کے انتقال کے بعد ایک رات کو میں مزار شریف کے قریب ہی مسجد میں ٹھہرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبر شریف سے نور کا شعلہ نکل کر آسمان کی طرف جاتا ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر ساتھ والوں کو جو سوئے ہوئے تھے، بیدار کیا کہ ان کو دکھاؤں۔ لیکن جب وہ بیدار ہوئے، تو یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

۳۔ برادرِ سید مردان شاہ صاحب کا بیان ہے کہ جب آپ قریب المرگ تھے، تو ایک دفعہ آپ کو سخت وجہ ہوئی جس سے چار پائی بھی حرکت کرنے لگی۔ اور آپ نے سر اٹھا کر فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ میرے پیر کی سواری آئی ہے۔

۴۔ برادرِ مردان شاہ صاحب کا بیان ہے کہ مرض الموت سے کچھ دن پہلے ایک دفعہ آپ مجھ سے فرمانے لگے، میں نے ایک خواب کے ذریعہ معلوم کر لیا ہے کہ اب میری زندگی کے ایام تھوڑے ہیں۔ اس لئے تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد دو باتوں کا خیال کرنا۔ ایک تو مجھے دو داسن کے مقام پر دفن نہیں کرنا۔ بلکہ حاجی صاحب کی جگہ لاہ شریف میں دفن کرنا کہ میری قبر بھی ان کے ساتھ ہی ہو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھے لکڑی کے تابوت میں دفن کرنا۔

۵۔ بھایا عبد الکریم بجران ایک مشہور شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے مجھ سے خود حضرت بابا جی صاحب لاروی کے مزار کے سامنے بیٹھ کر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت سید سلیمان شاہ صاحب کے ہمراہ کشتی کو رہا تھا۔ اسی اثنا میں آپ تشریف لے آئے۔ اور فرمایا کہ تم دونوں کو میرے ساتھ کشتی کو دو۔ میں نے خیال کیا کہ کشتی تو یہ کیا

۱۔ پیر سے مراد حضرت رفعت پاک مراد تھے۔

کر رہ گئے، لیکن جائے ادب ہے۔ اس لئے ہم نے کچھ مال مٹول کی، تو آپ نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دونوں ضرور میرے ساتھ کشتی کرو۔

آخر ان کے فرمانے کے مطابق ہم دونوں مجبوراً آپ کے ساتھ قوت آزمائی کرنے لگے، لیکن آپ نے پہلے حملہ میں ہی ایک ہاتھ سے مجھے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے برادر اصغر سید سلیمان شاہ صاحب کو پکڑ کر ایسا دور پھینکا کہ جیسے کوئی بچوں کو پھینک دیتا ہے۔ حالانکہ ہم دونوں اپنے زمانے میں تین تینہ آٹھ آٹھ آدمیوں سے بھی مقابلہ کر لیتے تھے۔ یہ کہ امت اسی ہو سکتی ہے۔ ورنہ بعد از امکان ہے۔

۶۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ فلاں جگہ شادی نہ کرنا۔ ورنہ تمہاری اولاد وفادار نہ ہوگی۔ ہم نے آپ کی بات نہ مانی، لیکن اب اولاد جوان ہونے پر ہمیں پتہ چلا کہ آپ نے بالکل درست فرمایا تھا۔

۷۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ پانی کے کنارے ورد و طیفہ میں مشغول تھا۔ پانی میں سرخ رنگ نمودار ہوا۔ میں نے سمجھا، شاید بادل کا رنگ نمودار ہوا ہے۔ لیکن آسمان کی طرف دیکھا۔ وہ صاف تھا۔ پھر میں نے غور سے پانی میں دیکھا تو سرخ لباس پہنے ایک جن ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ مجھے دیکھ کر سلام کر کے چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن بھی آپ کے ماتحت تھے۔

۸۔ آپ کا ایک بیل کشمیر میں غائب ہوا۔ تو دو تین ماہ کے بعد راجپوری میں (جو کہ وہاں سے تین یوم کا راستہ ہے) آپہنچا۔ یونہی ایک گھوڑا چور لے گئے۔ تو وہ کافی عرصہ کے بعد مل گیا۔ اور ایک چادر اور آپ کی دستار چرائی گئی۔ لیکن تین سال کے بعد چور نے واپس کر دی اور مزید ایک کشمیری قیمتی کبل عطا کیا۔

۹۔ آپ کے فرزند اصغر کے ساتھ ایک شخص نے بچپن میں استہزاء کیا تو اس کا منہ ٹیرھا ہو گیا۔ پھر اس نے معافی مانگی اور علاج معالجہ کروایا تو درست ہوا۔

۱۰۔ آپ کے ساتھ راجپوری کے کچھ مخالف سیدوں نے مناظرہ کیا۔ اور ایک کتاب کا حوالہ پیش کیا۔ اور وہ کتاب باوجودیکہ مخالفین کے پاس تھی۔ لیکن آپ نے ان کی کتاب سے ہی ان کے خلاف حوالہ نکال دیا، جس سے وہ سخت نادام اور ذلیل ہوئے۔

۱۱۔ حضرت قبلہ بابا صاحب کے فرزند ارجمند بسین شاہ صاحب کی شادی میاں دگل صاحب کی دختر سے ہونے والی تھی۔ برات تیار ہو کر پہنچی تو کسی مخالف نے شکایت کی کہ یہ سید نہیں۔ اس وقت آپ گھر پر تشریف فرما تھے۔ حضرت حاجی صاحب نے آپ کی طرف پیغام بھیجا، تو آپ دو یوم کا سفر بیدل طے کر کے وہاں پہنچ گئے۔ اور ایسی مدلل تقریر فرمائی کہ تمام شبہات دور ہو گئے۔ میاں دگل

صاحب جو کہ بڑے معزز اور امیر کبریا انسان تھے۔ آپ کی تقریر سننے کے لئے دھوپ میں بیٹھے رہے۔ اور آپ کی تقریر سننے کے بعد اتنے متاثر ہوئے کہ فرمانے لگے، اب ایک لڑکی کا رشتہ نہیں، بلکہ اپنی پوتی کا رشتہ بھی حاجی صاحب کے فرزند کو دوں گا۔

چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے اپنی پوتی کا رشتہ بھی حاجی صاحب کے چھوٹے فرزند محمد شاہ صاحب کے لئے دے دیا۔ برادر محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ میاں دگل فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پیر سید محمد دوم شاہ جیسا سید نہیں دیکھا۔

۱۲۔ جناب سید محمد انور شاہ صاحب ابن امیر علی شاہ صاحب کا بیان ہے کہ کشمیر جاتے ہوئے راستہ میں آپ کا ایک گھوڑا غائب ہو گیا۔ کافی تلاش کیا، لیکن نہ ملا، تو آپ نے دو زمین دفعہ اذان کہہ کر دعا مانگی، تو دیکھا کہ قریب ہی گھوڑا موجود ہے۔ حالانکہ اس جگہ پہلے تلاش کر چکے تھے۔

۱۳۔ سید حلیم شاہ ابن فتح علی شاہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم نے آپ کے کپڑے گرم پانی سے دھوئے۔ بعد میں دیکھا تو جو ٹیسے آگ میں جل کر سرخ ہو چکی تھیں۔ لیکن زندہ چل رہی تھیں۔ ہم نے آپ سے عرض کی، تو آپ نے فرمایا کہ ان کو آگ نہیں جلائی۔ ہاتھ سے صفا کر دیں۔

۱۲۔ برادر مراد شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسمیٰ محمد علی چوری کا عادی تھا۔ وہ آپ کے گھر کے قریب مقیم ہو گیا، تو آپ نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اور دوسری جگہ سکونت اختیار کر لی۔ اور فرمانے لگے کہ یہ شخص چوری کرے گا، تو ہماری یدنامی ہوگی۔

چنانچہ اس شخص نے تھوڑے عرصہ کے بعد ایک شخص کی چوری کی اور پکڑا گیا۔ تو اس کے ساتھی اور پڑوسی بھی پکڑے گئے۔ لیکن آپ کو رب کریم نے محفوظ رکھا۔

گفت او گفتہ اللہ بود

گرچہ از خلق عبد اللہ بود

۱۵۔ آپ بالکل فریب المرگ تھے، تو ایک شخص نے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ آپ نے یمنہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، هَسْتَعِدَّ يَنْ لِلْمَوْتِ (یعنی، تم موت کے لئے تیار رہیں۔)

نشان مردِ یمن یا تو گوئم

جوں مرگ آید بستم بہر است

۱۶۔ ایک سید نے ایک غیر معروف سید کو رشتہ دے دیا۔ تو آپ نے ناراض ہو کر فرمایا کہ اللہ کریم تجھے جدام میں مبتلا کر دے۔ تو نے رشتہ کیوں دیا ہے۔

بعد ازاں وہ شخص فی الواقع جدام میں مبتلا ہو کر فوت ہوا۔

۱۷۔ محترم خاوسید لال شاہ صاحب مرحوم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ نادر بکر ڈال کے گھر بمقام سروپیں سر آپ قیام پذیر تھے۔ رات کو آپ نے ہمیں بیدار کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری دیکھ لو۔ ہم نے دیکھا تو نور کے شعلے نظر آ رہے تھے۔

۱۸۔ حضرت حاجی صاحب کے گھر تین آدمی ملازم تھے۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ جہاں ایسے شخص ہوں، وہاں خیر نہیں ہوتی۔
 ٹھوٹے دن گزرے تو ایک آدمی نے دوسرے کو ایسا مارا کہ قریب امرگ کر دیا۔ تو حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحب نے درست فرمایا تھا۔ وہ سیف زبان ہیں۔

*

گفتہ او گفتہ اللہ بود
 گریہ از خلقوم عبد اللہ بود

باب سوم

معمولات

بوقت سحر خفیہ طور پر بیداری فرمانے، جیسے چور چوری کرتے
وقت خفیہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ بیداری کے بعد طہارت کاملہ کر
کے بعد بارہ رکعات تہجد ادا فرمانے۔ اول رکعت میں سورہ فاتحہ
کے بعد بارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے۔ اور دوسری میں گیارہ بار اور
یونہی ہر رکعت میں کم کرتے جتنی کہ آخری رکعت میں صرف ایک بار سورہ
اخلاص پڑھا کرے۔

دوسرا طریقہ

کبھی کبھی سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے
تھے۔ تہجد ادا کرنے کے بعد پھر وظائف اور مراقبہ میں مشغول ہو جاتے پھر
صبح قریب ہوتی، تو گاہے گاہے مندرجہ ذیل اشعار منظم اور پیرسوز طریقہ

سے پڑھتے۔

ص،

صبح کے وقت ربی یاد اندر ککڑیوں بانگیاں دار و داسرگی

بولن مور لٹورتے ہو رخمے تلے بولدے فی کوئلاں گاگ سرگی

آوے مست آواز ہر ہر طرفوں ہو ہو دی آوے آواز سرگی

اٹھ جاگ زمان نماز پڑھنا کیوں سنا ہیں جنگاں دسار سرگی

صبح کے وقت ساتھیوں اور گھر والوں کو بھی بیدار کرنے۔ فجر کی اذان

کے بعد اول وقت میں فجر کی دو رکعت سنت ادا فرما کر فرضوں سے پہلے

۴۱ بار سورہ فاتحہ شریف تلاوت فرمانے۔ اگر وقت ہوتا، تو ایک بار سورہ

یسین بھی پڑھ لینے۔ سورہ یسین ہر روز تین بار پڑھا کرتے تھے۔ معلوم

ہوا ہے کہ سورہ یسین ایک لاکھ سے زائد پڑھ لی تھی۔

پھر فرض باجماعت پڑھ کر منہ پر پردہ ڈال کر مراقبہ فرمانے تھے۔ پھر

طلوع آفتاب تک کچھ اور وظائف پڑھتے رہتے۔ پھر دو رکعت نماز اشراق

پڑھ کر کاروبار میں مصروف ہو جانے۔ اور اگر فراغت ہوتی تو اشراق کی

نماز پڑھ کر بیٹھے رہتے۔ ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ چاشت کی نماز

پڑھ کر جگہ سے اٹھتے۔

بعد نماز فجر اوراد فقیمہ بھی خوش آداسی سے بلند آواز سے پڑھتے اور

تلاوت قرآن مجید فرماتے۔

نماز اشراق کی ۲ رکعت میں فاتحہ کے بعد پہلے آیت الکرسی

ایک بار اور پھر سورہ اخلاص تین بار پڑھا کرتے۔

طریقہ نماز چاشت

نماز چاشت ہم رکعات، دو دو رکعت کر کے پڑھا کرتے۔ اول رکعت میں سورہ الشمس، دوسری میں سورہ الیل، تیسری میں سورہ الضحیٰ، اور چوتھی میں سورہ الم نشرح سورہ فاتحہ کے بعد پڑھا کرتے۔ پھر کاروبار خانگی میں مشغول ہو جاتے۔ پھر دوپہر کا کھانا کھا کر اگر وقت ہوتا، تو قیلولہ فرماتے تاکہ سنت ادا ہو جائے۔ پھر نماز ظہر ادا فرماتے، پھر نماز عصر۔

بعد نماز عصر سفید چادر بچھا کر ختم خواجگان پڑھتے۔ اور نماز مغرب پڑھ کر گھر تشریف لے جاتے۔ ہر نماز کے بعد سورہ منزل ۸ بار پڑھتے۔ البتہ عشاء کی نماز کے بعد ۹ بار پڑھتے۔ کل اکتالیس بار روزانہ پڑھتے۔ بعد از ہر نماز قلیل مراقبہ فرماتے۔ لیکن فجر کی نماز کے بعد زیادہ دیر مراقبہ فرماتے۔ مراقبہ کرتے وقت بعض اوقات چادر منہ پر ڈال لیتے۔ راستہ چلتے بھی ذکرِ خفی میں مشغول رہتے۔ اور باتوں سے منع فرمایا کرتے تھے۔

فجر کی نماز میں کبھی سورہ رحمن، کبھی سورہ دہر اور سورہ فرقان کا آخری رکوع، اور کبھی سورہ نبا اور بعد والی سورہ پڑھا کرتے۔ آپ کو خداوند کریم نے لحنِ داؤدی عطا کیا تھا۔ جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن فرماتے، تو وجد و جذب کی حالت پیدا ہو جاتی۔

وعظ شریف میں عموماً اٹھارہویں پارے کی ابتدائی آیات تلاوت کرتے۔

اور کبھی کبھی فَاِذَا انْفَخَ فِي الصُّورِ پڑھ کر وعظ فرماتے۔ بعض اوقات
 محافل شریف ہاتھ میں لے کر تلاوت فرماتے اور وعظ فرمایا کرتے۔ وعظ
 شریف بڑا پُر اثر اور درد سوز سے بھر پور ہوتا۔ جب موقع کے مطابق
 ترنم سے اشعار پڑھتے تو لطف دہلا ہوا جاتا۔

طریقہ بیعت

خود دوزانو بیٹھ کر پھر طالب کو دوزانو بٹھا کر ہاتھ پکڑ کر بیعت فرماتے۔
 عموماً سحری کے وقت یا رات کے کسی حصہ میں بیعت فرماتے اور پیشانی
 طاکر توجہ فرماتے۔ مستورات کو پردہ میں اپنا کپڑا پکڑا کر پھر بیعت
 فرماتے۔

آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد فضول گفتگو سے منع فرمایا کرتے
 تھے۔ اور جلدی سونے کی تلقین فرمایا کرتے۔ تاکہ فجر کی نماز میں تاخیر
 نہ ہو۔

سوموار اور جمعرات کو بعد نماز عصر ۳۰ بار ختم نخل جگان پڑھتے باقی
 ایام میں صرف ایک بار پڑھتے۔ سورہ یسین یا وازلن صبح کے وقت پڑھتے
 تھے۔ ہر صبح سے پیچھے ہٹ کر ابتدا فرماتے۔ اس طرح ایک لاکھ
 مرتبہ تک سورہ یسین پڑھ لی تھی۔

حلیہ مبارک

قد میاں، رنگ گورا سرخی مائل، بینی مبارک بلند خوبصورت، آنکھیں

مبارک خوبصورت شعلہ زن۔

زورہ مولوی جمال دین موضع دھنور راہ جوری حال محلہ سلمان پارس جہلم
نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت پیر صاحب ہمارے گھر تشریف لائے۔
میں نے دیکھا تو آنکھیں شیر کی طرح جل رہی تھیں۔

واڑھی مبارک مشیت بھر پیدائشی اور گنجان تھی۔ واڑھی کو
ہندی لگاتے تھے۔ جسم مبارک دوہرا مضبوط پہلوان زور آور تھے۔

لباس

کمرہ تریزوں والا بمطابق سنت، چادر سفید رنگ، شلوار سفید۔ جوتا
دبسی استعمال فرماتے۔ دستار مبارک ۹ گز لمبی سوا گز عرض باریک ململ
کی ہوتی تھی۔ دستار کے نیچے ٹوپی بھی استعمال فرماتے۔ لباس نہایت
مصفا ہوتا تھا۔ آنجناب دور سے آنے ہوئے امتیازی شان کے ساتھ
پہچانے جاتے تھے۔

فضیلت ختم خواجگان

زخم ختم خواجگان گوٹم حکایت	کہ دارم از مشائخ ہا روایت
چوں آید بندہ را مشکلمے پیش	کہ فحش را نیابد مرد دلریش
کند ختم و مراد خویش جوید	کہ در ختم او سخن باکس نہ گوید
بہر نیت کہ خواند مستجاب است	سوالش را ز سوائے حق جواب است
شب جمعہ بخواند یاد و شنبہ	بود شہمائی دیگر نام و جہ

زاوّل چوں شود توفیق یادر بخواند این ختم اوّل تا آخر
 دے ہنگام ختم و عجز و زاری بسوئے قبلہ روئے خویش آری
 دے خوانی تو ختم این بہر روز
 ظفر یابی بہر مشکل سو سوز

*

طریق ختم خواجگان نقشبندیہ

- ۱۔ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ _____ ۷ بار
- ۲۔ درود شریف مشہور _____ ۱۰۰ بار
- ۳۔ سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ _____ ۷۹ بار
- ۴۔ سورہ اخلاص معہ بسم اللہ _____ ۱۰۰۰ بار
- ۵۔ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ _____ ۷ بار
- ۶۔ درود شریف مشہور _____ ۱۰۰ بار
- ۷۔ شیائے اللہ چوں گدائے مستمند
 المرد یا بادشاہے نقشبند _____ ۱۰۰ بار

حضرت بابا جی صاحب لاروٹکے نے فرمایا، اگر کسی کو ضرورت اور مشکل
 درپیش ہو تو ختم شریف مذکورہ کے بعد بین ہزار بار آیت کریمہ پڑھے۔ انشاء
 اللہ مشکل آسان ہوگی۔

(بحوالہ ملفوظات نظامیہ)

اگر وقت ہو تو درج ذیل کلمات طبیات ختم خواجگان کے بعد ہر
کلمہ تلو ستر بار پڑھیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ — يَا اللَّهُ — يَا عَزِيزُ — يَا وَدُودُ
يَا كَرِيمُ — يَا وَهَّابُ — يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ — حَسْبُنَا
اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْوَلِيُّ وَنِعْمَ النَّصِيرُ — يَا
قَاضِيَ الْحَاجَاتِ — يَا دَافِعَ الْبَلَاءَاتِ — يَا حَلَّ
الْمُشْكَلَاتِ — يَا كَافِيَ الْهَمَمَاتِ — يَا شَافِيَ
الْأَمْرَاضِ — يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ — يَا مُسَبِّبَ
الْأَسْبَابِ — يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ — يَا مُجِيبَ
الدَّعَوَاتِ — يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ — يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ
يَا ذَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ — يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَغْنِنَا
يَا مُفْرِجَ الْحَزَنُونَ — رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ
يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَهْلِكَ وَسَلَّمَ
اٰمِيْن

ختم شریف (رُعا) کھانا سامنے رکھ کر بروایت جناب حاجی سید محمد شاہ
صاحب تلمیذ رشید بڑے پیر صاحب قدس سرہ

ہزاراں درود ہزاراں سلام
بروح محمد علیہ السلام

کودان درود و کودان سلام	پنجم محمد علیه السلام
کودان درود و کودان سلام	سجد محمد علیه السلام
کودان درود و کودان سلام	بوجه محمد علیه السلام
کودان درود و کودان سلام	سید محمد علیه السلام
کودان درود و کودان سلام	سبط محمد علیه السلام
کودان درود و کودان سلام	برجل محمد علیه السلام
ثواب طعام و ثواب کلام	بروح محمد علیه السلام
بروح مطهر نبی کریم	قسیم حسیم نسیم و نسیم
بارواح پیغمبران مرسلان	ز آدم صفی تا بید زمان
بارواح یاران ختم النبوة	ابوبکر و عمر عثمان و علی
بارواح ازواج خیر الانام	خدیجه و هم عائشه نام نام
بارواح پسران نبی کریم	عبدالله و قاسم و ابراهیم
بارواح خاتون خیر النساء	بارواح حسنین زین العبا
بارواح باقر و جعفر و کاظم رضا	تقی و نقی عسکری پارسا
بارواح محمد مهدی هم آل مهمل	و هم چارده پاک معصوم کل
بارواح شهیدان آل کربلا	بارواح محبتان آل عبا
بارواح محی الدین و الفاطمه صبی	امام عظم و مالک و شافعی و حنبلی
بارواح غوثان قطبان ائم	بارواح ابدال و ادا و هم

بارواح عبّاد رُفّے زمیں
بارواح زلمہ و عدل نشیں
بارواح ملکوت ہفت آسمان
بارواح مخلوق جملہ جہان
بارواح استادان مادر پدر
بارواح شاگردان و دختر پسر
بارواح کل مومنین مومنات
بارواح کل مسلمین مسلمات
ہم ابدواران قرب و جوار
ہم دوستداران ایزد و غفار

ہمہ اہل اسلام کل خاص و عام
طفیل حکیم علیہ السلام

+

چہل کاف

چہل کاف مشتمل بر سہ آیات عربی مؤلفہ حضرت غوث اعظم جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ .

درج ذیل چہل کاف پڑھ کر حضرت پیر صاحب اسبب زدہ
کو دم کیا کرتے تھے۔

۱۔ کَفَاكَ رَبُّكَ كَمَا يَكْفِيكَ دَاكِفَةٌ

صَفَا فُهَا كَكَمَيْنِ كَانَ مِنْ كُلِّ كَا

بن است ترا پرو گاہ تو چندیں بار آں ترا کردہ است کفایت
از حادثہ فرود آمدن آں حادثہ مانند کین گاہ است کہ باشد آں
کین گاہ از شیر۔

۲. تَكْرُكًا جَكَرًا لِّكَرٍّ فِي كَبَدٍ

تَحْكِي مُشْكُكَةً بِكَلَكٍ لَكَكَ

حملہ کنڈ آن حادثہ حملہ کردن مثل حملہ کردن کار و در جگر، مانند
است آن حادثہ از روئے منقار زدن با دُمد کہ منقار زند۔

۳. كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتُهُ

يَا كَوْكَبًا كُنْتَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكَا

بس است ترا آنچه بہ من است از عطیہ حق بس کردہ است ترا
بازدارندہ از اندوہِ مقدرہ خود۔ اے ستارہٴ دلِ من! ہستی تو را
باندہ و مشابہ با ستارہٴ آسمان کہ آفتاب است۔

✱

نوٹ

یہ چہل کاف رسالہ قلمی فارسی مؤلفہ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری سے
مع ترجمہ کے منقول ہے۔ ترجمہ شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔
اصل کاپی سید محمد سلیم گیلانی سجادہ نشین پیر علاؤ الدین گیلانی مظفر آباد کے
پاس ہے۔

حیلہ اسقاط

حضرت پیر صاحب مندرجہ ذیل الفاظ پڑھ کر حیلہ اسقاط فرمایا
کرتے تھے۔ چند آدمی دائرہ بنا کر بیٹھ جلتے تھے۔ آپ مندرجہ ذیل پڑھ

کہ تمام اشباد مع قرآن دوسرے کے ملک کرتے تھے۔ وہ قبول کر کے
دوسرے کو کتا، میں نے اسی طرح تیری ملک کیا۔ اسی طرح دوسرا تیسرے
کو اور تیسرا چوتھے کو کتا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ تین بار ایسا ہی کرتے پھر
دُعا مانگتے تھے۔

جو کچھ کل حقوق ہے دے فرضان و جستائیں

اس میت تے لازم آہے کچھ کیتے کچھ ناہیں

ہن ایہ چلیا اٹھ مسفرنوں چھوڑیں کل علاقہ

فضل کریں تو اس دے رب منزہ پاکا

کل تقصیر ان بخشیں اس نوں یا تار غفارا

ہن سزنگا پا برہنہ آڈھٹا سرکال

ملک تیرے توں مکان والا عاجز بندہ تیرا

فضل کریں تو اس دے اُتے قطرہ کرم تیرا

باہجوں فضلوں تیروں باہور نہ کوئی دھوئی

فضل کریں تو اس دے اُتے ایہ دولت ہے تیری

بعد بلوغت تھیں اس میت جو کچھ حق خدا

بعضے کیتے ادا ہوا اس نے بعضے کو قضا

ہن ایہ میت ادا نہ طاقت کیوں ہو یا فانی

حق باقی دے بدے بخشیا ایہ مال کلام ربانی

نوٹ

بعض اوقات صرف آخری دو شعر پڑھ کر جملہ فرمایا کرتے تھے۔

شجرہ طریقت (نثر)

غوثِ ناماں حضرت خواجہ پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- ۱۔ رسول اکرم و مکرم نبی معظم حضرت حکیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ۲۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
- ۳۔ سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔
- ۴۔ سیدنا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
- ۵۔ سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔
- ۶۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۷۔ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۸۔ حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۹۔ حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالحق عجدانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۱۔ حضرت خواجہ محمد عارف دیوبندوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۲۔ حضرت خواجہ محمد انجیر فغضوی رحمۃ اللہ علیہ۔

- ۱۳۔ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۴۔ حضرت بابا سہاسی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۵۔ حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۶۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین بخاری نقشبند اول رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۸۔ حضرت مولانا یعقوب چرخي رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۹۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۰۔ حضرت خواجہ محمد زاہد نحشی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۱۔ حضرت خواجہ درویش رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۲۔ حضرت خواجہ محمد مقتدی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۳۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۴۔ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۵۔ حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۶۔ حضرت خواجہ حجۃ اللہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۷۔ حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۔ حضرت خواجہ قطب الدین حیدر کو خواجہ محمد اشرف بھی کہتے ہیں ان کا مزار مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔

- ۲۹- حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۰- حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۱- حضرت بابا فیض اللہ تبراہی رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۲- حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۳- حضرت مولانا مولوی محمد ہادی نامدار رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۴- حضرت خواجہ صدیق میراگلی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۵- حضرت خواجہ میاں نظام الدین کبانی رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۶- حضرت خواجہ عبد اللہ لاروی رحمۃ اللہ علیہ۔
 ۳۷- غوث زمانہ سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب چہارم

وِصالِ مُبارک

حضرت قبلہ پیر صاحب کی صحت اچھی حالت میں تھی۔ اور ما شاء اللہ فوجِ اولیاء کی طرح طاقت در تھے۔ اچانک تب محرقہ شمرع ہو گیا۔ ایک مہینہ تک بیمار رہے۔ علاج معالجہ جاری رہا۔ لیکن صحت نہ ہوئی۔ آخر الامر ۲۶ رجب ۱۳۵۵ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء ۲۷ اسوج ۱۹۹۳ء بکرمی بمقام لاہ شریف بروز سوموار بوقت مغرب آپ کا وصال مبارک ہوا۔ دوسرے دن بروز منگل بوقت عصر آپ کا جنازہ آنجناب کے فرزند اکبر شیخ الحدیث علامہ سید محبوب شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مغرب کے قریب آپ کو تابوت میں رکھ کر قبر شریف میں رکھا گیا۔ چہرہ مبارک سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ ایک شخص سید نبی شاہ صاحب نے دیکھ کر فرمایا کہ آؤ لوگو! سید کا چہرہ دیکھو کہ کیسے نور بر سر رہا ہے۔

ابن سعادت بزورِ بانو نیست
تا نہ بخشہ خدائے بخشندہ

معراج کی مبارک رات میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی وفات پر
 گہی شکر کا عام لشکر دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی قبر مبارک پختہ اور خوبصورت
 بنادی گئی۔ اور تقریباً پچاس برس بعد از وفات راقم الحروف نے آپ
 کا حسین و جمیل روضہ تیار کروایا۔ علامہ محبوب شاہ صاحب کی قبر بھی اسی روضہ
 شریف میں ہے۔ لوح مزار کا مضمون درج ذیل ہے۔

(نقل از لوح مزار مبارک بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۸۱ء از لاء شریف)

(راجوری)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ہر کہ خدمت کرد او خدوم شد ہر کہ خود را دید او محرم شد
 روضہ مبارک

مخدوم لافین برج اسکیں اعلائیات پریدہ خدوم شاہ صاحب نقشبندی نور اللہ مرقدہ

تاریخ وفات ۱۳۵۵ھ بمطابق ماہ اسوج ۱۹۹۲ء بکرمی

تاریخ وفات محدث ہے بدل حضرت علامہ سید محبوب شاہ صاحب فرزند اکبر حضرت موصوف

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ بروز سوموار

باب پنجم

اولاد

حضرت قبلہ پر صاحب کے سات صاحبزادگان تھے، جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

- ۱۔ حضرت علامہ سید محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۔ حضرت سید مردان علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۔ حضرت سید محمد شاہ صاحب سلمۃ اللہ تعالیٰ
- ۴۔ حضرت سید حاجی محمد انور شاہ صاحب مرحوم
- ۵۔ حضرت سید حاجی بہادر شاہ صاحب سلمۃ اللہ تعالیٰ
- ۶۔ خاکسار سید محمد قاسم شاہ غفرلہ
- ۷۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ مرحوم

۱۔ علامہ فہامہ محدث اعظم سید محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ سید محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت پر صاحب

قبلہ کے فرزند اکبر اور بے نظیر عالم و محدث تھے۔ تحصیل علم کے لئے ضلع ہزارہ

میں مختلف مقامات میں پڑھتے رہے۔

نزد نواں شہر ایبٹ آباد مولوی حمید الدین صاحب سے بھی پڑھتے رہے۔

پھر مظفر آباد شہر میں قاضی صاحب لنگر شریف والوں کے درس میں انتہائی کتب میں پڑھ کر ہندوستان میں تشریف لے گئے۔ وہاں اندیسورت میں قاضی رحمت اللہ صاحب سے پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے۔

کچھ عرصہ وہاں ہی قاضی صاحب موصوف کے درس میں پڑھتے رہے۔ پھر اپنے ملک راجوری میں تشریف لائے۔ مولوی ولایت شاہ پہلے ہی دیوبند سے فارغ ہو کر راجوری پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے ایک رسالہ بنام تحقیق المرام فی ازالۃ الادھام لکھا، جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ سادات کے لئے صدقات حرام اور ناجائز ہیں۔

حضرت علامہ محبوب شاہ نے اس رسالہ کے جواب میں ایک رسالہ بنام ”دقایقہ العوام عن تغلیط تحقیق المرام فی ازالۃ الادھام“ لکھا، جو کہ مختصر ہونے کے باوجود بڑا مدلل و محکم تھا۔ اس کا جواب دینے سے مولوی ولایت شاہ قاصر رہے۔ اس رسالہ کو بندہ راقم الحروف نے از سر نو خوبصورت انداز میں طبع کر دیا کر شائع کیا۔ اور اس پر مزید علما، کرام کی تقریبات بھی شامل کیں۔ تھوڑے عرصہ میں جدید ایڈیشن بھی ختم ہو گیا۔ یہ اس رسالہ کی مقبولیت کی نشانی ہے۔ اب سہ بارہ انشاء اللہ اس کو شائع کیا جائے گا۔

حضرت علامہ محبوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے موضع توالہ راجوری کے

مولوی محمد عثمان فاضل دیوبند سے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مجسم ہونے کا منکر تھا، حضور پر نور کے نور ہونے پر مناظرہ کیا۔

مولوی محمد عثمان نے حضور کے نور نہ ہونے پر ^{مشکوٰۃ}

شریف پیش کی، تو حضرت علامہ محبوب شاہ صاحب نے فرمایا، مشکوٰۃ شریف! تو حدیث کا قاعدہ ہے کہ کسی بڑی کتاب سے حوالہ پیش کرنا چاہیے اور پھر بخاری مسلم وغیرہ کی تقریباً ساٹھ احادیث حضور کی نورانیت کے سلسلہ میں پیش کر کے مقابل کو لا جواب کر دیا۔
کشمیر میں مزارٹیوں کے ساتھ مناظرہ کیا، ان کو بھی لا جواب کیا۔

معتبر افراد نے بندہ سے بیان کیا کہ بخاری شریف پوری آپ کریمادھی غوث الوقت قطب الاقطاب حضرت بابا جی صاحب لاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں مرجاؤں تو میری قبر پر بیٹھ کہ مولوی محبوب شاہ صاحب بخاری شریف کا ختم کریں۔ در پھر میری سواری کا گھوڑا مولوی صاحب کو دیا جائے۔

چنانچہ حسب نصبت بابا جی صاحب کے فرزند ارجمند حضرت میان نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف قبر شریف پر پڑھوائی۔ اور نذرانہ کے طور پر بابا جی صاحب کی سواری کا گھوڑا مع زین کے عطا کیا۔

حضرت علامہ محبوب شاہ صاحب کو قدرت نے مہلت نہ دی۔ اور تھوڑے عرصہ میں اپنے ملک میں تبلیغ و تدریس کر کے وفات پا گئے۔

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۹۵ء بروز سوموار بمقام دودھن پائیں آپ نے انتقال فرمایا۔ اور دوسرے دن تجہیز و تکفین اور جنازہ کے بعد لاہ شریف میں ان کے جلیل القدر والد گرامی قبلہ بڑے پیر صاحب کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کی بیعت حضرت بابا صاحب لاروی سے تھی۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سید شاہ حسین اور تین دختران پر مشتمل تھی۔ ایک دختر اور فرزند احمد سید شاہ حسین بھی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے فرزند سید محمد اسحاق شاہ زندہ ہیں ماشاء اللہ صاحب علم واعظ اور مقرر اور صاحب اولاد ہیں۔

۲۔ پیر سید مردان علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سید مردان علی شاہ حضرت قبلہ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے۔ بڑے زیرک، دنیا و دین کے کاروبار میں بہت چست اور ہوشیار تھے مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت قبلہ کی نیابت بالعموم ہی کرتے تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح بڑے جرار اور کرار۔ آواز گرجدار تھی۔ اور دو وظائف کے سختی سے پابند تھے۔ تاہم آخر میں محنت شاقہ کے ساتھ وظائف ادا کرنے رہے۔ ان کے اکثر بیان بندہ نے کتاب ہذا میں درج کئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا حافظہ ماشاء اللہ بہت تیز تھا۔

ابتدائی بیعت حضرت بابا جی صاحب لاروی سے تھی۔ اور خلافت حضرت خواجہ فضل احمد نقشبندی سے حاصل تھی۔ فرمانے تھے کہ ہونا خوجہ

فضل احمد مجددی کی شکل و صورت حضرت بابا جی صاحب لاروی سے
ملتی جلتی ہے۔ آپ کی اولاد میں سات فرزند اور دو دختران ہیں۔ ایک
فرزند سید نمازی شاہ مرحوم جو کہ نہایت خوبصورت، خوشخط اور پڑھا لکھا
تھا۔ آواز بھی بہترین تھی۔ عین عالم شباب میں وفات پائی۔ اور اپنے جد امجد
کے ساتھ روضہ کے متصل لاه شریف دفن ہوا۔

باقی سب فرزند بقید حیات ہیں۔ سب پڑھے لکھے اور مقرر ہیں۔
بڑے فرزند سید نور احمد شاہ صاحب حکمت بھی جانتے ہیں۔ اور جناب
سید مردان علی شاہ صاحب کی زوجہ محترمہ بھی (تادم تحریر) بقید حیات
ہیں۔ ساری برادری میں اُن کی عزت ہے۔ پڑھی لکھی ہیں، اور پرہیزگار ہیں
نام رابعہ بی بی ہے اور ماشاء اللہ اپنے زمانہ کی رابعہ بصریہ ہیں۔

حضرت سید مردان علی شاہ صاحب کی وفات ۸ رذوالحجہ ۱۲۰۲ھ
۲۶ ستمبر ۱۹۸۲ء، ۱۱۔ اسوج ۲۰۲۹ء بکرمی بروز اتوار بمقام مخدوم پور سیال
باصیال چھب افتخار آباد آزاد کشمیر میں تقریباً ۸۴ سال کی عمر میں ہوئی۔ نماز
جنازہ حسب نصیحت خاکسار راقم الحروف نے پڑھائی۔ اور آزاد کشمیر کے
انہماقی معزز اور مشہور بزرگ سید زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار
کی حدود میں دفن کر کے روضہ بنادیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔
اللہ تعالیٰ ان کے مزار اقدس کو پُر انوار بنائے، اور جنت الفردوس الاعلیٰ
میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ پیر سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

حضرت قبلہ کے میسرے فرزند جناب سید محمد شاہ صاحب ہیں۔ جو اس وقت نورپور شاہان تحصیل و ضلع اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ نہایت عابد و زاہد، شب خیز اور اپنے اوراد و وظائف کے پابند ہیں۔ آپ کی بیعت اپنے حقیقی چچا حضرت قبلہ حاجی بابا سید نوران شاہ سے ہے اور حضرت بابا صاحب سے خلافت بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ فضل احمد نقشبندی مجددی جھیلاری شریف دالوں سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہے۔

ان کے عقد میں حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی دختر نیک اختر خانم جان عرف فقیر لی تھیں۔ جو اب وفات پا چکی ہیں۔ اور کھوہار ضلع گجرات میں مدفون ہیں۔

آپ کی اولاد میں ۸ فرزند اور تین دختران تھیں، جن میں دو دختران اور ایک فرزند سید یوسف شاہ وفات پگئے ہیں، اور باقی بقید حیات ہیں۔ یوسف شاہ مرحوم نہایت خوبصورت، ہوشیار اور خاکسار کا ہم عمر تھا۔ بچپن میں چھ سات سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴۔ پیر سید حاجی محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید محمد انور شاہ حضرت قبلہ کے چوتھے فرزند تھے۔ درس نظامی ضروری سے بہرہ ور تھے۔ حج کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ آپ

کو خلعت خلافت اپنے حقیقی چچا سید حاجی بابا صاحب لاه شریف والوں سے حاصل تھی۔ ان کی ارادت میں کافی لوگ تھے عوام و خواص میں مشہور تھے۔ حاجی بابا کے عاشق اور منظور نظر تھے۔

ان کی اولاد میں چار دختران اور دو فرزند تھے۔ ایک دختر اور ایک فرزند وفات پا گئے ہیں۔ ایک فرزند بنام سید سرفراز حسین شاہ بقید حیات ہے۔ صاحب اولاد اور اپنے والد ماجد کا قائم مقام ہے۔ اس وقت لاه شریف ڈاکخانہ بھروٹ تحصیل و ضلع راجوری میں مقیم ہے۔ حضرت حاجی محمد انور شاہ صاحب نے موضع پنہڈ میں اپنے داماد اور بھانجے سید حاجی رشید احمد شاہ کے گھر وفات پائی۔ اور لاه شریف میں اپنے والد ماجد کے روضہ کے قریب مسجد کے صحن میں مدفون ہیں۔

۵۔ پیر سید حاجی بہادر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

حضرت قبلہ کے پانچویں فرزند جناب حاجی سید بہادر شاہ صاحب ہیں۔ جو کہ اپنے آبائی ملک راجوری میں بمقام دو داسن پائیں تحصیل و ضلع راجوری (انڈیا) میں قیام پذیر ہیں۔ بیعت اور خلافت اپنے حقیقی چچا جناب قبلہ حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے۔ ہر سال اپنے والد ماجد قبلہ بڑے پیر صاحب اور حضرت قبلہ حاجی بابا کا سرس اور ختم کراتے ہیں۔

آپ کے چار فرزند اور تین دختران میں سے صرف ایک دختر بی بی

خاتون وفات پا گئی ہے۔ باقی سب اولاد بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں اور سب صاحب اولاد ہیں۔ آپ کی پہلی شادی پونچھ کے مشہور ولی اللہ مولوی سید حبیب اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی تھی، جو وفات پا چکی ہیں۔

۶۔ خاکسار سید محمد قاسم شاہ غفرلہ

حضرت قبلہ کا چھٹا فرزند خاکسار سید محمد قاسم شاہ، حضرت قبلہ کی تیسری اور آخری زوجہ محترمہ سے ہے۔ اور بمطابق کائن ابوہما صالحاً میرے لئے بھی بڑی سعادت ہے کہ حضرت قبلہ کی اولاد سے ہوں۔ ورنہ من آلم کہ من دالم۔

میرے واجب الاحترام برادر اکبر سید مردان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ کشمیر میں گورانی مقام پر تھے اٹھا کر سینے سے لگا کر ادھر ادھر گھومتے تھے۔ اسی حالت میں فرمایا، کہ اور تو کوئی بات نہیں، لیکن اگر میں مر گیا تو ان کا کیا ہوگا حالانکہ اس وقت آپ بالکل تندرست تھے۔ پھر اسی سال آپ کی وفات ہو گئی۔

تیز برادر محاجی محمد انور شاہ صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ قبلہ والد صاحب پیار سے تجھے فرمایا کرتے تھے (لا یوشا بوم) یہ پیار کا لفظ ہے۔ اسی لئے خاکسار کو بڑی بہنیں بھی اب تک

۔ لالہ "کہہ کر پکارتی ہیں۔

بندہ کی تین دختران اور دو فرزند ہیں۔ بڑا سید وحید
احمد شاہ۔ اور چھوٹا سید محمد سعید احمد شاہ
ہے۔ ستمہا اللہ تعالیٰ۔

۷۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب مرحوم

حضرت قبلہ کے سب سے چھوٹے فرزند اور راقم الحروف کے حقیقی
بھائی سید محمود شاہ صاحب سات آٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔
ان کو ساتھریاں کشمیر میں قبلہ دادا صاحب کے مزار کے قریب ہی دفن
کیا گیا ہے۔

پھول تو دو دن بار بار نذر اوکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو نہ کھلے نہ کھائے

دختران

حضرت قبلہ کی چھ دختران میں سے تین وفات پا گئی ہیں۔ اور تین
بقید حیات ہیں۔

✱

مولیٰ شاہ محمد ولد فقیر دین قوم گوجر۔ بچاڑ ساکن اندروٹھ راہوری
حال کھوٹی رتہ آزاد کشمیر نے بیان کیا کہ:

(۱) بیان کیا کہ حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک

دفعہ ہم بڑے بھائی پیر سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ علاقہ جموں
 تحصیل چنبہ میں تبلیغی دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ توفیق محمد شاعر کن
 درہاں راجوری وہاں پہنچ گیا۔ ہم ڈر گئے کہ شاید ہمارے گھر میں کوئی حادثہ
 نہ ہو گیا ہو۔ لیکن فتح محمد نے ہمارے سامنے کھڑے ہو کر جناب غوث پاک
 کی مدح میں اپنی منظوم ایک منقبت پر سوز و جذبہ میں پڑھی۔ تو بڑے بھائی
 صاحب حالانکہ اس سے کچھ ناواقف تھے۔ لیکن مدح غوث پاک کی وجہ سے
 اٹھ کر اس کو گلے لگا لیا۔ کیونکہ آپ عاشق الغوث تھے۔

پھر مذکورہ آدمی نے اپنا واقعہ سنایا کہ حج پر ایک برہمن کا قرضہ
 ہے۔ اس نے کہا، ہے۔ یا قرض ادا کر دیا اپنی چیز دے دے یہ سن کر مجھے
 سخت غم ہے۔ خیال آیا کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے۔ تو بھائی صاحب
 نے جلالت میں آکر اس برہمن کے لئے بد دعا کی۔ میں نے رات کو خواب
 میں دیکھا کہ اس برہمن کے مکان پر آسمان سے سیاہ پنہر برس رہا ہے
 میں۔ ابھی ہم اسی علاقہ میں تھے، ۵، ۶ یوم کے بعد خبر ملی کہ برہمن
 مذکور کے مکان کو غیبی آگ لگی، جس کی وجہ سے وہ خود بھی جل گیا
 اور تمام پوتھیاں قرض والیاں بھی ساتھ جل گئیں

نیز فرمایا کہ ہم کو مفت نعمت ملی ہے، لیکن بھائی صاحب نے
 بڑی محنت سے حاصل کی تھی۔ اور حضرت حاجی بابا نے یہ بھی فرمایا کہ بھائی
 صاحب زمانہ کے ابدال تھے۔

(۲) بابا صاحب نے فرمایا کہ اس دورہ میں عام لوگ ہم پر قربان ہو رہے تھے۔ اور بہت معتقد تھے، لیکن ایک رئیس راجہ نے ہمارے سامنے آکر گستاخی کی، اور کہنے لگا، میں نے تمہارے جیسے روٹیوں کے پر بہت دیکھے ہیں۔ ہم خاموش رہے، اور وہاں سے کچھ آگے چلے گئے، تو اسی رات ایسی آندھی چلی کہ اس کا تمام گھاس ہوا میں اڑ گیا، اور تباہ ہو گیا۔ حالانکہ بہت بڑا گھاس کا گھاڑا تھا، جس پر سیڑھیاں لگا کر چڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس کا مال بھی مال بھی مرنے شروع ہو گیا۔ اور خود اس کو ایسا مرض پیدا ہوا کہ تمام جسم میں خارش ہو گئی کہ دو آدمی مل کر اس کے جسم کو تنکوں کے ساتھ خارش کرتے تھے۔ تو اس کا جسم پھٹ کر خون بہنے لگا۔

ہم سال کے بعد پھر واپس آ گئے۔ اس نے حاضر ہو کر بہت عاجزی سے معافی مانگی۔ ہم نے دریا کے پتھر دم کر کے دیئے، کہ ان کو جسم پر مالش کرو۔ تو اس کو صحت تو حاصل ہو گئی لیکن تباہ شدہ دولت واپس نہ ملی۔

بایستیم

(برادران ذمی وقار)

در بیان سہ خلفاء اکمل

خلیفہ اولیں اسم مبارک جن کا عالی ہے
 سکونت ہے راجوری میں وجاہی ملک کے والی
 ملک فیض ہے ان کا یہ آخر کے زمانہ میں
 دوئم والد حبیب اللہ عسلم کے باغ میں مالی
 بڑا ہے فیض جاری آپ کا در ملک ہندوستان
 سوم آل سید مخدوم شاہ ہیں از ریہ خالی
 بڑے ہیں ملک میں خلفاء ہمارے پیشواؤں کے
 عرب تک فیض جاری ہے کوئی نہ فیض سے خالی
 فقط یہ بین خلفائے مکرم لکھ دیئے میں نے
 ہدایت شاہ بخاری کے لئے ہیں فیض کے والی

(تحفہ نازین ص ۲۳ مؤلف ہدایت اللہ شاہ بخاری ابن مولانا سید)

حبیب اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مناب جناب ہادینا الحاج حضرت صاحب نشین لہ شریف

از سید حسن شاہ صاحب

آل نبی اولاد علی دی میر اپر گرامی	لارں لے دستار نولنی آیا ولی ربانی
ساکن ملک رہبر کامل فیض پہنچا ونے والا	غافل جھڑ بھیلیاں تائیں راہ دکھائی والا
جہلول شہر کوں ہو جہنم اند قلب زنگار آلودے	نال توجہ صقل کر دے روشن نور عقیدے
نوری پیرہ نور می مکھڑا روشن نور اجالا	کارے قلب زنگار آلودہ کیتے مالو مالالا

✦

ہدیہ عقیدت بحضور نوران بابا قطب ربانی

از مرزا مطیع اللہ رحمتا نظامی راجپوری

خدا آگاہ تھے لیکن نہ تھا عجب خدا دانی
تھی سلطانی میں درویشی و درویشی میں سلطانی
ولی لاریب تھے لیکن نہ تھا دعوی ولایت کا

بسر کی عمر درویشی میں باوصف جہا نبانی
 تھے سو بج معرفت کے ماہ تاباں تھے طرفیت کے
 کمال فقر اور غنا میں بھی تھے لاثالی
 بنا جس دن سے روضہ اس جگہ نوران بابا کا
 سو ہادہ کی زمیں بھی ہو گئی اس دن سے نورانی
 اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ هِيَ قُرْآن میں
 خدا کے دوستوں پر ہے ہمیشہ لطفِ یزدانی
 ہمیشہ اس کے سر پر ہے خدا کے فضل کا سایہ
 رہے بخت اس کا جس نے اولیاء کی قدر پہچانی
 مقدر مہر و ماہ سے بڑھ کر روشن اس کا ہے جس کو
 ملی آلِ عبثی و مصطفیٰ کے در کی درباری
 مجھے رعنا نہیں اس اعترافِ حق میں شک کوئی
 ہیں اپنے وقت کے نوران بابا قطبِ ربانی

۱۔ سید معظم شاہ صاحب مرحوم موضع دو داسن پائیں راہوری
مدفون بالہیاں چھمب آزاد کشمیر نے بیان فرمایا کہ بڑے پیر صاحب
کی زندگی میں مجھے ان کے ہمراہ خواب میں حضور نبی پاک علیہ السلام کی
زیارت ہوئی حضور غوث پاک بھی وہاں بیٹھے تھے۔ حضور نے مجھے بائیں
طرف اور حضرت پیر صاحب کو دائیں طرف بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔
حضور غوث پاک کی دائرہ مبارک گنجان نہ تھی۔ حضور نے فرمایا کیوں آئے
ہو۔ پیر صاحب نے عرض کی، زیارت کے لئے۔ پھر حضور غوث پاک
نے فرمایا۔ کیوں آئے ہو۔ تو ہم نے عرض کی۔ دعا کے لئے۔ آپ نے
دعا کی، اور فرمایا خدا کے حوالے۔ اور رخصت کر دیا۔

۲۔ موصوف ہی نے بیان فرمایا، پیر صاحب کی وفات کے بعد خواب
خواب میں پڑھ رہا تھا۔ اَحْمَدُ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ حضرت پیر
صاحب نے فرمایا مَحْمُوْدٌ کی جگہ حَمْدٌ پڑھ۔ اور ہو کی آواز
بھی آرہی تھی۔ میں نے آپ کی آواز پہچان لی تھی۔ کسی سے پوچھا، تو
انہوں نے کہا بڑے پیر صاحب ذکر کر رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(غوث زماں حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہ شریف)

اعلیٰ حضرت پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خور و غوث

الوقت سید نوران شاہ المعروف حضرت حاجی بابا کو رب کریم نے خصوصی
شان عطا فرمائی تھی۔

ہزاروں سال تو گس اپنی بے توری پہ رتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ در پیدا
بندہ نے عموی المکرم حضرت قبلہ حاجی بابا صاحب سے ایک خصوصی
ملقات کا شرف حاصل کیا۔ اور انٹرویو لیا، جو کہ درج ذیل ہے۔

۱۔ بتاریخ ۲۴ شعبان ۱۴۲۹ھ راقم الحروف سید محمد قاسم شاہ
ابن پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بمقام سرانے عالمگیر ضلع گجرات
عموی المکرم حضرت حاجی بابا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آنجناب
نے بکمال لطف و کرم بندہ کو بعض خاص عملیات کی اجازت فرمائی
بندہ نے آنجناب سے عمر کے متعلق دریافت کیا، فرمایا مجھے اتنا یاد ہے
کہ ۱۹۳۲ء بکرمی میں میری عمر آٹھ برس تھی۔ اس بناء پر آپ کی عمر
۹۷ برس بنتی ہے۔

۲۔ مندرجہ ذیل اشعار آپ فجر کی نماز کے بعد یا ختم شریف کی محفل
میں بوقت دعا ترنم سے پڑھتے تھے۔ بندہ نے ان کو دیکھنے کی خواہش
ظاہر کی۔ آپ نے خود مجھے یہ اشعار سکھوائے، جو کہ ہدیہ ناظرین
ہیں۔

الہی سپاس حضرت محمد مصطفیٰ
نگہدار مارا ز آفت بلا

الہی بیاس ہمہ چارہ یار حاجات دین و دنیا برآر
 الہی بیاس ہمہ ادلیا نگہدار مارا زرنج و بلا
 الہی بیاس امیر کبیر بہ بخشا گناہا صغیر و کبیر
 الہی بیاس بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

بر حال نام کن نگہ یارب ما مشکل کشا
 غم دور کن راحت نما یارب ما مشکل کشا
 بہر حبیب مصطفیٰ ہم شافع روز جزا
 بہر علی المرتضیٰ یارب ما مشکل کشا
 بہر ختم پیغمبران سبط نبی آخر زما
 بہر محی الدین سے شاہ یارب ما مشکل کشا

بہر شہیدان کربلا عباس شاہ عالم پناہ
 بہر محمد مصطفیٰ یارب ما مشکل کشا
 آدم چوں کر دے التجا ہم یونس و صابر ضا
 صدقہ حضرت محمد مصطفیٰ یارب ما مشکل کشا

۳۔ فرمایا بحالت خواب میری زبان پر خود بخود درج ذیل دو شعر جاری ہوئے تھے:

ج جاسوئاں وچہرہ جنگلاں دے اُتھے کوئی نہ سنگی یار ہو سی
 شاہ نوران میں میاں رب دی یاد کرے آنا نہیں تیرا دوجی دار ہو سی

۴۔ فرمایا منہ بہ ذیل اشعار عرب مثر لطف میں بحالت بیماری بطرز
چهار بیتا منظوم ہوئے۔

فریاد میرا خدایا مبینوں تاپ تے سرور دی رل کے دوہان ننگ کرایا
ہو گئے کئی روز ج ڈاکی پھیر پایا فریاد میرا خدایا
گیا اک س بھٹی ڈاکدارے کو سنایا

ڈاکدار بچھا اکند اس کی بیماری اس نوں

اس سارا حال سنایا، فریاد میرا خدایا

اس داروتے دوائیاں دتیاں کاری کجہ نہ آیا

فریاد میرا خدایا

ویلا ہوندارت دا اک اکیلی جندی

دو جانیرے کوئی نہ آیا

نہ کوئی ایتھے بستر جنگا، نہ میں پاس لگایا

فریاد میرا خدایا

✦

۲۵۔ اگست بروز جمعرات مولانا حبیب اللہ شاہ ضیاء فرزند اکبر

حاجی بابا نے لکھوایا،

۱۔ مولوی نور محمد سکن کوٹ دھڑ تحصیل راجوری، دیوبند

سے فارغ ہو کر آیا۔ اس نے حضرت حاجی بابا سے بمقام درہل راجوری

عرض کیا کہ میں دین محمد سکن برہالی باں کی دختر مسماۃ قاسم بی بی کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں، لیکن لڑکی کے والد نے کہہ ہے کہ حضرت حاجی بابا ہمارے مرشد ہیں۔ وہ اجازت دیں تو ہم لڑکی دے سکتے ہیں۔ بابا صاحب نے جواب میں فرمایا کہ تم عالم ہو۔ تم سے نکاح کرنے میں کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ میں جتنی لکھ دیتا ہوں۔ لڑکی کے والد کو چٹھی دکھا کر شادی کر لینا۔

اس محفل میں حضرت مہاں نظام الدین فرزند حضرت بابا حاجی صاحب لاروی بھی موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا، یہ مولوی صاحب یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ بابا صاحب نے اس مولوی سے پوچھا، تم یہ بات کہتے ہو؟ اس نے کہا، ہاں! آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا، یہاں سے چلا جا۔ بعد ازاں مولوی مذکور نے لڑکی کے والد کو کچھ روپے دے کر شادی کر لی۔ لیکن نامرد ثابت ہوا۔ پھر علاج کے لئے لاہور تک گیا۔ پھر بھی نامراد اور ناکام واپس آیا۔ پھر بابا حاجی صاحب سے معافی مانگ کر دُعا کرائی تو درست ہو گیا۔

۲۔ بیان کیا کہ بابا صاحب نے مولوی عبدالرحمن ہزاروی سے دو تین پائے قرآن مجید با ترجمہ پڑھے تھے۔ اور گلستان بوستان تک فارسی۔ اس دوران آپ مولوی مذکور کا پس خوردہ استاد سمجھ کر کھا لیتے تھے۔ تو آپ کو فے ہو جاتی تھی۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ دیر پردہ مرزا ہی تھا۔

۳۔ مہرے مقدمہ کے سلسلہ میں دعا کے لئے حضرت بابا صاحب مجدد الف ثانی کی تربت پر حاضر ہوئے تھے۔ میں اور ایک آدمی بھی آپ کے ہمراہ وہاں پہنچ گئے۔

۴۔ جب بندہ گمشدگی کے بعد حاضر ہوا، تو بہت مخلوقات راجوری شہر مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے جمع تھیں۔ جب بری ہوئے گا اعلان ہوا تو سب لوگوں نے بابا صاحب کو مبارکباد دی۔

۵۔ بیان کیا کہ ایک بار میں نے اپنی چادر حضرت باباجی صاحب لاروی کے نیچے بچھا کر نماز پڑھنے کے لئے ایک شخص قوم کو جر کو دی کہ آپ مجھے بوجہ تعظیم سادات بچھانے نہیں دیں گے۔ اس شخص نے چادر بچھائی آپ نے فرمایا، کس کی ہے؟ اس نے کہا، میری ہے۔

باباجی صاحب نے فرمایا، تم مجھے بوڑھے آدمی کو دھوکا دیتے ہو۔ یہ سید کی چادر ہے۔ میں اس پر نماز نہیں پڑھتا۔ چنانچہ آپ نے اس چادر پر نماز نہ پڑھی۔

*

مؤرخہ۔ ۱۹ فروری ۱۹۶۸ء بمقام نورپور شاہاں غرب خانہ پر برادر مہر حسین شاہ تشریف لائے۔ درج ذیل باتیں ان کی زبانی قلمبند کر لیں۔
۱۔ بیان کیا کہ جب حضرت بابا صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے تھے، تو آپ کی والدہ ماجدہ بقید حیات تھیں۔ سفر حج سے آپ نے

ایک منظم چٹھی لکھی تھی، جس کے کچھ اشعار یاد ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اے بیاہری بادِ پیاری طرفِ راجوری جاؤں
 بھائیوں میرباں ساریاں تائیں ہتھ بندھ عرضِ سنائیں
 فکر کر دے یار بھراؤ آخر نکھر جانے
 سو درھیاں کوئی زندہ رہی آخر خاک ٹھکانا
 مائی میری نول میری طرفوں ہتھ بندھ کے ایسہ کنناں
 اس فرزندِ مسافر نے ہر دمِ راضی سے رہناں
 فرزندِ میرے نول میرے پچھوں میری جا پچھانوں

۲۔ بیان کیا کہ جب آپ حج کے لئے شریف لے گئے تو آپ کے پاس صرف ۸۰ روپے تھے۔ گجرات سے کراچی تک ریل پر گئے تھے۔ پھر آگے خشکی کے راستہ پر پیادہ گئے تھے۔

۳۔ فرمایا کرتے تھے، جب میں حج کے لئے گیا تو میری عمر چونتیس یا پینتیس برس تھی۔

۴۔ فرمایا، دو ماہ مدینہ شریف بیمار رہا۔ ڈاکٹر نے لا علاج کر دیا۔ خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے دستِ مبارک جسم پر پھیر کر فرمایا، کوئی پردہ نہیں صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ رات کو ہی بخارا تر گیا۔ صبح شدت کی بھوک تھی۔ ایک بدو نے کچھ

کھانا دیا، جو بہت لذیذ معلوم ہوا۔

۵۔ حج سے واپسی پر عدن پہنچے تو ایک فوجی صوبیدار نو شہرہ تحصیل رہبری سے ملاقات ہوئی۔ اس نے حالات معلوم کئے۔ تسلی ہونے پر گیارہ روز وہاں ہی اپنے پاس رکھ لیا۔ جب تنخواہ ملی تو سب سے رقم وصول کر کے تجھے زادِ راہ کے طور پر دی۔ اور مجھے کراچی تک واپس ساتھ لایا۔ اور رقم اتنی تھی کہ زادِ راہ سے بچ گئی تو میں نے گھر کے لئے کچھ زیورات خرید لیئے۔

۶۔ ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، جو دلائل الخیرات کے عامل تھے۔ انہوں نے دلائل الخیرات کی اجازت دی۔ اور ۲ ریاں بھی دیئے۔ میں نے عرض کیا، مجھ سے بد چھین لیں گے۔ انہوں نے فرمایا، کوئی نہیں چھینے گا تم سلامت رہو گے۔ چنانچہ ان کا فرمان درست ثابت ہوا۔

۷۔ ایک شخص بنام فاضل قوم گو جبر کو بیعت کیا۔ بعد ازاں ہاتف نے آواز دی کہ ہرے دین کو میرا نام نہ بتلایا کرو۔ بابا جی صاحب سے عرض کی، آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں، لیکن کچھ تسلی نہ ہوئی۔ بیعت کا سلسلہ بند کر دیا۔

ایک روز خواب میں حضرت ابوبکر صدیق کو قبر سے نکلتے دیکھا، تو انہوں نے فرمایا، حضور علیہ السلام فلاں جگہ ہیں۔ باب مجیدی کی طرف دوڑو۔ میں نے وہاں پہنچ کر زیارت کی۔ اور آپ کسی اور کے ساتھ

گفتگو میں مشغول تھے۔ ایک دفعہ پھر دوبارہ، پھر سہ بارہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں گنہ گار ہوں۔ آپ نے فرمایا، خداوند کریم فضل فرمائے گا۔ بعد ازاں حضور نبی پاک نے مجھے بیعت فرمایا۔ اور پھر بیعت کی اجازت عطا فرمائی۔

تب میں نے از سر نو بیعت کا سلسلہ شروع کیا۔

۸۔ حضرت بابا جی صاحب لاروی، قاضی گرد اور بننے کی وجہ سے ہاشمہ باطنی ناراض ہو گئے۔ اور رات کو لمبے لمبے درمند لہجہ سے فرمایا، تو پیر سید عمران شاہ صاحب کو (جو کہ ۲۲، ۳۵ سال بابا جی صاحب کے حضوری رہے ہیں) فرمایا، جنہوں نے حاجی تیرو کے لگے۔ حالانکہ آپ ہمیشہ حاجی صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی، بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس کو کہو، یا جو کیداری لے، یا جو بادشاہی ہم نے دی ہے، وہ لے لے۔ ایک چیز ہوگی۔ دو نہیں ہوں گی۔ ہم اس کو بادشاہی دیتے ہیں، وہ جو کیداری کے پیچھے دوڑنے ہیں۔

سید عمران شاہ صاحب نے رات کا سارا واقعہ بوقت صبح حضرت حاجی بابا سے بیان کیا۔ تو اسی وقت نہائی دیکھ کر بابا صاحب حضرت بابا جی صاحب کے پاس حاضر ہوئے۔ اور سر سے دستار مبارک اتار کر بابا جی صاحب کے سامنے رکھ دی۔

آپ پہلے خاموش رہے۔ پھر جوش میں آکر فرمایا بھوئے ہو یا کہ

مستی کی ہے۔ بابا صاحب نے عرض کی، بھول گیا

ہوں۔ بابا جی صاحب نے فرمایا، میں تو رسول اللہ کا گولا (خادم) ہوں۔ اور تم اولاد ہو۔ میں نے تو معاف کر دیا۔ لیکن پچھلے بزرگوں سے روزانہ سات (۷) ختم خواجگان پڑھ کر معافی مانگنا۔

چنانچہ تادم آخر میں بابا صاحب ۷ بار ختم خواجگان پڑھا کرتے تھے۔ ۹۔ بیان کیا کہ وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل اپنے ہاتھ سے میرے سر پر دستار باندھی۔ اور مائی صاحبہ سے فرمایا، تم اسکو مبارک دو۔ پھر مائی صاحبہ نے مجھے دستار عطا کی۔ اور اپنی تسبیح خاص بھی عطا کی۔

۱۰۔ حضرت قبلہ بڑے پیر صاحب سید مخدوم شاہ صاحب کے متعلق بیان کیا کہ وہ غوث پاک کے عاشق تھے۔

۱۱۔ ۱۹۳۱ء کی شورش میں بہت ہنگامہ ہوا۔ بابا صاحب کو بانہ سمجھا گیا۔ کیونکہ آپ کا فرزند اکبر مولوی حبیب اللہ شاہ اس تحریک کا محرک تھا۔ لیکن آپ اطمینان سے ختم پڑھتے رہتے۔ اور فرماتے، کہ خدا خبر کرے گا۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا نے باعزت بری کر دیا۔

۱۲۔ مہر الدین ساکن طولی بنہ علاقہ بدھل نے بیان کیا کہ ایک دفعہ لوگ ہندو مسلم جمع ہو کر بابا صاحب کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کی ہماری فصل کو جنگلی خنزیر ضائع کر دیتے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ

بہ مصیبت در ہو۔

بابا صاحب نے بمقام ماہ کنڈ جہڑ دھیری تحصیل مہور ضلع ادھم پور
بیٹھ کر ختم پڑھ کر دعانا کی اور فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر بہ ملک
چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تمام خنزیر جمع ہو کر علافہ چھوڑ کر
بھاگ گئے۔ اور دریائے چناب سے پار چلے گئے۔ تقریباً تین تحصیلیں
اس بلا سے محفوظ ہو گئیں۔ اور آج تک محفوظ ہیں۔

۱۳۔ بروایت حاجی بابا بیان کیا کہ حضرت بابا جی صاحب نے تین
دعائیں مانگیں تھیں، جو منظور ہوئیں۔

(۱) در بال را جوری کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
عرض کی، ہمارا فصل تیار ہوتا ہے، تو ترالہ باری سے ضائع ہو
جاتا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اور فرمایا، فی کھدیان ایک پتھ
لنگر کے لئے نکالا کریں۔ اور حاجی صاحب کے لنگر میں
داخل کر دیا کریں۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا، تو ان کی
کھینیاں محفوظ ہو گئیں۔

(۲) بابا صاحب اور مولوی کریم بخش میں قاضی گرد اوری کا
جھگڑا طول پکڑ گیا۔ آپ کے پاس مقدمہ پیش ہوا۔ بمقام
سورہ شریف نزد ہاڑی پونچھ کشتر کا آدمی آپ
کے پاس آیا تھا کہ آپ فیصلہ کریں۔ (آپ نے آہستہ

فرمایا، جو صرف حاجی بابا نے سنا کہ رات کو جو کچھ ہونا تھا،
ہو گیا، اب یہ ماں کی ٹانگ کریں گے (۱) اور اس آدمی کو فرمایا
تم با اختیار ہو، جو چاہو فیصلہ کرو۔

پھر آپ نے بابا صاحب کو اور مولوی صاحب کو کہا کہ
ایک دُعائے لے اور ایک قاضی گرواری۔ تو مولوی صاحب نے
کہا کہ میرے لئے دعا فرمادیں۔ تو آپ نے اس کے لئے دعا
فرمائی۔ وہ بہت غریب آدمی تھا۔ بعد میں امیر کبیر بن گیا۔

(۳) بابا حاجی صاحب نے مراقبہ فرمایا، حاجی بابا فرماتے ہیں، میں
قربیب تھا۔ آپ نے بعد از مراقبہ مجھے فرمایا کہ کبھی گٹھ میں
نے تیرے لئے خدا سے مانگ لی ہے۔ اس میں تیرا کوئی
شریک نہیں۔

۱۴۔ قاضی صاحب آعلیٰ شریف والوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے
فرمایا راستہ میں ملوں گا۔ خواب میں دیکھا کہ قاضی صاحب پروان
کر کے میرے پاس تشریف لائے۔ لیکن بابا حاجی صاحب نے مجھے
دُھانپ کیا۔

۱۵۔ ایک زمین دار نے بابا حاجی صاحب کو زمین نذرانہ میں دی پھر انکڑی
ہو گیا۔ تو جب مکئی خشک ہونے کے لئے مکان کی چھت پر ڈالی تو
گدھوں نے خلافِ عادت تمام مکئی اڑا دی۔ تو وہ شخص ڈر گیا۔ آپ

معافی مانگ کر پھر زمین نذر کر دی۔

۱۶۔ جب بابا صاحب کو خلافت عطا کی تو ایک مولوی صاحب جو اسی غرض سے کافی عرصہ سے وہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ فریاد کرنے لگے کہ میں اتنے عرصہ سے یہاں مقیم ہوں۔ مجھے خلافت نہیں دی۔ اور یہ آج ہی آیا ہے، اس کو کیوں دے دی ہے۔ بابا جی صاحب نے فرمایا کہ تیرے لئے کوئی حکم نہیں آیا۔ اور ان کے لئے حکم آگیا ہے لہذا ہم مجبور ہیں۔

۱۷۔ حضرت بابا صاحب شاڑی ڈھوک میں اپنے مریدوں کے ہاں تشریف لے گئے۔ واپسی پر بابا جی صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ اور بیعت و خلافت کا واقعہ ہوا، جو یہ ہے۔

بابا صاحب نے فرمایا، میں نے سنا تھا کہ یہاں کوئی فقیر ہے۔ خیال آیا کہ ملاقات کریں۔ حاضر ہوا، تو ایک دن ملاقات نہ ہو سکی۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں سید بھی ہوں، اور حاجی بھی۔ یہ کیسا فقیر ہے کہ اس کو پرواہ ہی نہیں ہے۔ دوسرے دن وظائف اور معمولات کے بعد ۹ بجے کے قریب جب ملاقات کے لئے باہر تشریف لائے تو میرے قلبی خطرہ سے مطلع ہو کر فرمانے لگے، آپ سید بھی ہیں، حاجی بھی ہیں۔ آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی۔ لیکن میں کیا کروں۔ تجھے بہت کام ہوتا ہے۔ اس لئے مجبور ہوں۔

پھر فرمایا، رانجھا میرا یار چروکنا سی۔ اور لانگری کو فرمایا کہ حاجی صاحب کے لئے چلے میں گھی ڈال کو لاؤ۔ ان کو آج مست پیالہ پلائیں گے۔ پھر فرمایا، تم سید بھی ہو اور حاجی بھی ہو۔ میرے پاس پلنگ پر بیٹھو۔ آپ نے فرمایا، نہ میں سید ہوں، نہ حاجی، مجھے خدا اس گزیر کے ساتھ ہی قیامت کے دن اٹھائے، تو آپ نے فرمایا میں خدا کے حکم سے کہتا ہوں۔ میرے پاس بیٹھو۔ چنانچہ آپ کو اپنے پاس بیٹھا کر چائے پلائی۔ بیعت بھی کیا اور خلافت عطا فرمائی۔

۱۸۔ ایک مولوی صاحب نے اعتراض کیا کہ باباجی صاحب نے بڑی غلطی کی ہے کہ انہوں نے حاجی صاحب کو خلافت عطا کی ہے۔ حالانکہ حاجی صاحب کو ظاہری علم نہیں ہے۔

باباجی صاحب یہ بات سن کر جوش میں آکر فرمانے لگے، اے کیا خبر ہے۔ میرا فیض تو حاجی صاحب کی سات پشتوں تک رہے گا۔

۱۹۔ بیان کیا کہ سید عبداللہ شاہ آزاد کی ولادت بمقام چھمران نزد درہال راجوری ہوئی تھی۔ تو حضرت حاجی بابا نے اسی وقت فرمایا تھا، یہ بڑا با قسمت لڑکا۔

۲۰۔ ہمیں لگتا ہے۔ از نماز فجر مراقبہ، ظہر و عصر کے بعد نماز اشراق کے بعد تلاوت قرآن مجید اور تلاوت دلائل الخیرات۔

مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء بمقام سنی بینک کوہ مرہے جناب حکیم
سید امیر حیدر شاہ صاحب فرزند بابا حاجی صاحب نے درج ذیل
باتیں بیان کیں۔

۱۔ بیان کیا کہ میرے حقیقی نانا جناب مولانا محمد حبیب اللہ شاہ صاحب
بخاری نے قاضی گوداوری میں کامیابی کے بعد حضرت بابا حاجی صاحب
کی خدمت میں مبارک باد کی چٹھی لکھی۔ جس کے جواب میں حضرت
بابا حاجی صاحب نے درج ذیل اشعار لکھے۔

محرم ہو ساڈھے راز کو یوں سانوں طمع نہیں ہو رامانا
ایسویں نفس امارہ خوش ہو نو دا ہے جہیر لہتر ہے سارا شامانا
ہو کے حقیر و جہ جہان رہیے دسال دار میں چھپیاں زخمانا
عبد عزت نوں سمجھ ذلت لیئے دنیا عکس ضرور قیامانا

✽

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۸ء بمقام نور پور سیدال سولہ وہ ضلع جہلم
برادر محترم حاجی سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب آزاد نے لکھوایا۔

۱۔ حضرت بابا حاجی صاحب، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے
روضہ کی زیارت کے لئے جا رہے تھے۔ بھائی عبد الکریم بجران بھی
ہم راہ تھا۔ راستہ میں ریل گاڑی میں آپ مراقبہ میں تھے۔ ایک
سند لڑکانے آپ کے سر مبارک پر اوپر داے پھٹے سے پاؤں

لٹکائے، تو بھائیما عبد الکریم نے اس لٹکے کو روکا۔ تو آپ نے منع کر دیا۔ اور مجدد صاحب کی تربت پر حاضر ہوئے تو بہت بڑا تال لگا ہوا تھا۔ جو خود بخود کھل گیا۔ اور آپ اندر داخل ہو گئے۔ ۵۔ منٹ کے بعد واپس باہر آ گئے۔ اور فرمایا، کہ مجدد صاحب فرماتے ہیں، جلدی واپس چلو۔ ورنہ مجھے باہر نکلنا پڑے گا، یا تم یہیں رہو گے۔

۲۔ حضرت بابا جی صاحب آخری ملاقات کے لئے موضع پتھریاں کشمیر تشریف لائے۔ تمام مستورات اور مرد بھی جمع تھے۔ آپ نے رو کر فرمایا کہ تم سب آؤ رسول ہو میرے لئے دعا کرنا کہ خداوند کریم اس سفید دھڑھی کی لاج رکھے۔

۳۔ سائیں دجی والا اور مہاں عبد اللہ موضع کھوڑی والی درمل راجوری بابا جی صاحب کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے جب ننن سر پر پہنچے۔ تو سائیں دجی والا کہنے لنگر کون زیادہ دیتا ہے۔ حاجی صاحب یا مولوی صاحب۔ انہوں نے کہا، دونوں برابر دیتے ہیں۔

سائیں دجی والا چونکہ مولوی صاحب مولانا حبیب اللہ شاہ بخاری پونجھی کا مرید تھا۔ اس لئے وہ ان کو ترجیح دیتا تھا۔ وانگت تشریف پہنچ کر ابھی ملاقات نہیں ہوئی تھی کہ بابا جی صاحب نے اندر سے پیغام دیا کہ راجوری سے جو ٹوپی والا آیا ہے، اس کو بلاؤ۔

خادم نے باہر آکر اعلان کیا کہ ٹوپی والے کو حضرت صاحب بلا

رہے ہیں۔ مہاں عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ پہلی بار حاضر ہوا تھا۔
 اور مجھے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اور نہ ہی میں نے کسی کو اپنے متعلق کچھ
 بتلایا تھا، اس لئے خیال آیا کہ شاید کسی اور کو بلاتے ہوں گے، لیکن
 بعد میں پتہ چلا کہ مجھے ہی بلاوا تھا۔ اور بابا جی صاحب کشفاً اطلاع دے
 رہے تھے۔ الغرض مہاں عبداللہ صاحب اور سائیں دجی والا بھی
 زور سے چلا گیا۔ حالانکہ اس کو نہ بلایا تھا۔ تو بابا جی صاحب نے وہی
 بات پوچھی کہ حاجی صاحب اور مولوی صاحب میں سے لنگر کون زیادہ
 دیتا ہے۔ سائیں دجی والا جلدی سے بول پڑا کہ مولوی صاحب زیادہ
 دیتے ہیں۔ تو حضرت بابا جی صاحب غضب میں آکر فرمانے لگے۔

”کھوتی ماں کیا نساں کس نے کہہ لے۔ تجھے معلوم نہیں ہے کہ
 حاجی صاحب کا اور میرا جسم ایک ہے۔“

۴۔ بیان کیا کہ میں نے مع وہاب الدین شاہ ابن سید سلطان علی شاہ
 صاحب مرحوم حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، سے
 ملاقات کی تو آپ نے فرمایا یہ شعر پڑھا کر۔

ہم چوں مرغِ نیم بسمل ماندہ ام و دام تو
 یا بکش یا داندہ، یا از قفس آزاد کن
 فرمایا، مجھے اس شعر نے ایک لاکھ کا فائدہ دیا ہے۔ تم کو بھی
 فائدہ ہوگا۔

۵۔ علی پور شریف میں آپ کی مسجد نور کی بھی زیارت کی۔ آپ نے پوچھا، تم نے مسجد دیکھی ہے۔ ہم نے عرض کیا، دیکھ لی ہے۔ آپ نے جوش میں آکر فرمایا، نہیں دیکھی۔ اور پھر ایک آدمی کو ہمارے ہمراہ بھیجا کہ ان کو مسجد دکھاؤ۔ اس شخص نے ہمیں تفصیل سے بتلایا کہ فلاں چیز فلاں جگہ سے آئی۔ اور فلاں فلاں جگہ سے۔ تو ہمیں پتہ چلا کہ فی الواقع ہم نے پہلی بار کما حقہ نہیں دیکھی تھی۔

۶۔ بیان کیا کہ ایک بار پیر صاحب موصوف حج پر نہ جاسکے، تو درج ذیل شعر پڑھتے تھے۔ اور زار و قطار روتے تھے۔ وہ شعر یہ ہے۔

خدا کے واسطے اعظم کو در سے نہ رو کو
کہے گی خلق کہ اپنا بٹلے چھوڑ دیا

۷۔ حضرت بابا جی صاحب لاری نے فرمایا تھا، کہ گولڑہ شریف والے پیر صاحب خدا کے عشق میں غوطہ لگائیں گے۔ چنانچہ پیر صاحب موصوف ۳-۴ سال عالم استغراق میں رہے۔

۸۔ حضرت بابا جی صاحب نے ایک دفعہ بعد از مراقبہ فرمایا تھا، جس آنکھ نے پیر جماعت علی شاہ دیکھ لیا، وہ دوزخ میں نہیں جائے گی۔ حالانکہ بظاہر آپ نے پیر صاحب سے ملاقات نہ کی تھی۔

۹۔ ایک شخص حضرت بابا جی صاحب کی ملاقات کے لئے گیا۔ لیکن رات کو اس خیال سے کہ لنگر کی معمولی روٹی کھانی پڑے گی، کسی اور آدمی

کا مہمان بنا۔ اس نے مرغ کھلایا، لیکن قدرت خداوندی کہ اس کے پیٹ میں سخت درد پیدا ہو گیا۔ اور قریب المرگ ہو گیا۔ حضرت صاحب کے پاس حاضر کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، کھٹی لسی اس کو پلاؤ۔ تو حسب الحکم اس کو لسی پلائی گئی، تو اس شخص کو بسنسہ آیا تو وہ فوری طور پر بالکل تندرست ہو گیا۔

۱۰۔ حاجی محمد شاہ صاحب کا وہ جاک دلے نے مع دیگر ساتھیوں کے اسید احمد شاہ و سید ولایت الدین شاہ ظفر بھی ہمراہ تھے۔) پیر صاحب سے ملاقات کی۔ پیر صاحب نے فرمایا، قرآن مجید کا رکوع سناؤ۔ رکوع سنایا تو مولانا محمد شریف صاحب کو ٹلی لوہاراں دلے نے فرمایا فلاں فلاں جگہ غلطی کی ہے۔

حاجی محمد شاہ صاحب نے کہا، غلطی پکڑنی آسان ہے۔ آپ پڑھیں میں بھی آپ کی غلطی نکالوں گا۔ تو پیر صاحب ناراض ہو گئے۔ زہرہ تو بیخ کی تو حاجی صاحب باہر چلے گئے۔

اور قریب

ہی مسجد میں چلے گئے۔ پھر پیر صاحب اور سب مہمانوں کے لئے کھانا آیا۔ تو آپ نے فرمایا، ٹوپی والا جو باہر نکلا ہے، اس کو بھی بلاؤ۔ کئی آدمی بچے بعد دیگرے گئے۔ لیکن حاجی محمد شاہ صاحب نے جو اس وقت حاجی نہیں تھے۔ بلکہ حج کی دعا کرانے کے لئے پیر صاحب

کے پاس گئے تھے، انکار کر دیا۔ لیکن پیر صاحب نے کہا، وہ آئے گا،
تو کھانا کھائیں گے۔

سب لوگ کھانا آگے رکھے ہوئے انتظار میں تھے۔ پھر غالباً پیر صاحب
نے اپنے صاحبزادہ محمد حسین شاہ صاحب کو بھیجا، تب حاجی محمد شاہ،
صاحب گئے۔ پیر صاحب نے اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلایا۔ اور اپنے ہاتھ
سے بوٹیاں وغیرہ ان کے سامنے ڈالتے رہے۔
یہ واقعہ سری نگر کشمیر میں ہوا۔

۱۱۔ ایک بار حضرت باباجی صاحب حج کے لئے تیار ہوئے۔ اور حضرت
حاجی بابا کو بھی بلایا۔ بعد ازاں حج کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ اور فرمایا، خدا
کی قسم ہمارے لئے مکہ شریف ایک قدم ہے۔ پھر حضرت حاجی بابا
نے عرض کی، خدا کی قسم! یہ مقام تو آپ کے غلاموں کا بھی ہے۔
غالباً حاجی صاحب نے اپنی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

۱۲۔ ایک دفعہ نور پور شاہان بندہ کا کتب خانہ مسیودہ دار العلوم
دیکھ کر کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ تم خود مولوی ہو۔ اور ہم مولویوں
کے محتاج ہیں۔

۱۳۔ خاکسار نے چودہویں غلام عباس مرحوم کے سالانہ ختم پر بڑی محفل
میں لاڈل سپیکر پر قرآن مجید کی تلاوت کی تو برادرِ آزاد صاحب
بہت خوش ہوئے۔ اور جگہ جگہ اور اپنے گھر اپنے فرزندوں اور بھائیوں

اور دیگر لوگوں کے سامنے کہا کہ مولوی محمد قاسم شاہ کی تملادت سن کر طبیعت بڑی خوش ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ہماری قوم کا بھی کوئی فرد صحیح قرآن پڑھنے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ انہوں نے بالکل اپنے والد ماجد حضرت پیر سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح خوبصورت انداز میں تملادت کی ہے۔ اور شکل و صورت بھی اپنے والد سے ملتی جلتی ہے۔

۱۴۔ آزاد صاحب کے فرزند صاحبزادہ امجد علی شاہ نے خود مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار تم سید شاہ جہان صاحب کے مکان کے صحن میں کھڑے تھے پشت کی طرف سے گردن کو دیکھ کر میرے والد سید عبداللہ شاہ آزاد فرماتے تھے کہ مولوی قاسم شاہ کی گردن بالکل تایاجی یعنی قبلہ بڑے پر صاحب کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور دل کتا ہے کہ بوسہ دے دوں میں نے عرض کی، اگر آپ کا دل کتا ہے، تو کون روکتا ہے۔

۱۵۔ عزیزم غوث علی شاہ مرحوم جو آزاد صاحب کا بھتیجا اور داماد تھا اس کی وفات پر قبل از نماز جنازہ حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم نے فضائل درد و شریف بیان کئے۔ اور ابھی بیان جاری تھا کہ برادر ام آزاد صاحب نے سید رباب الدین مرحوم کو بھیجا کہ حاجی صاحب کو کہو، مولوی قاسم شاہ کو موقع رہا۔

چنانچہ پھر بندہ نے موت کے بارہ میں مختصر تقریر کی، تو برادر ام سید

عبداللہ شاہ آزاد صاحب رجوا اس وقت غم و الم میں ڈوبے ہوئے تھے، نے
 کہا، کہ مولوی قاسم شاہ کی تقریر سے میرا دل سا غم آ رہا۔ ٹھیک آٹھ دن
 بعد حضرت محمد عبداللہ شاہ آزاد کا بھی وصال ہو گیا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

جیون جیون جھوٹا ناناواں موت کھڑی سر ائے
 لکھ کر دُر تیرے تھیں سوہنے خاک اندر جاتے
 (یہاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ)

نقل مکتوب مبارک

(۱)

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ بسوئے فرزند
 خواجہ شمس الدین امیر عبداللہ شاہ صاحب ساکن سادڑ آزاد کشمیر ضلع کوٹلی

از سنی بند مری

۲۱ اگست ۱۹۵۵ء

پیائے فرزند امیر عبداللہ شاہ جی

السلام علیکم

یہاں ہر طرح سے خیریت ہے۔ تمہاری خیریت ہمیشہ چاہئے
 ہیں۔ خدا کرے تم دنیا قیامت میں خوش رہو۔ مالی باپ کی دعا لکھ

والے لیتے ہیں۔ ہم خود ہی تمہاری بہتری کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور کرنے
 رہیں گے۔ گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔ تم خدا کی بار میں ہوشیار ہو جاؤ۔
 کیونکہ یہ دنیا سہنے کی جگہ نہیں۔ اور اگر دولت ہے تو خدا کی یاد ہے۔
 اور سب خوشیاں بھول جائیں گی اور خدا کی یاد ساتھ چلے گی۔

ہزاراں پال پیغمبر ہزاراں اولیاء اللہ
 ہمہ در خاک شد آخر نہ من دانم نہ تو دانی
 چوں حتم الانسبار ہم رفت دیگر کوست کو ماند
 مگر ذات مقدس و قادر قیوم صمدانی

❖

۲۔ نقل خط حضرت حاجی بابا بسوی مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب
 ابن مولوی خلیل صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول محترود۔ ضلع اڈھم
 پور براستہ ریاسی ہرناس۔ انڈیا۔ ریاست جموں۔

سرائے عالمگیر

۲ جنوری ۱۹۶۲ء

عزیزم حفیظ اللہ جی طول عمرہ

السلام علیکم

خدا عز و جل کو سدا سلامت رکھے اور خوش رکھے۔ عمر دراز اور صحت
 کلی عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم بھی بفضلِ الہی خیریت سے ہی ہیں عزیز

کا ارسال کردہ خط ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔

عزیزم مہاں محمد حسین کی بیعت دراصل میری بیعت تھی۔ لیکن تم اگر اس وقت چھوٹے تھے اور اب تمہیں دلی حسرت ہے کہ تمہیں روحانی طور پر بیعت کیا جائے تو میں نے روحانی طور پر تمہارا تمہ پکڑ لیا ہے۔ اور تم بھی یہ بیعت روحانی قبول کر لو۔ یہ بھی سنت رسول اللہ ہے۔ اب تم نقشبندیہ اور قادریہ دونوں سلسلوں میں داخل ہو گئے ہو۔

عزیز! یہ بہانہ کچھ بھی نہیں۔ دراصل یہ ایک امتحان گاہ ہے۔ جہاں پر انسان ایک مقررہ وقت کے لئے آتا ہے، اور وقت پورا کر کے واپس چلا جاتا ہے، اپنے اصلی مقام پر۔ جو بھی زیادہ محنت کرنا ہے وہ اتنے زیادہ نمبر حاصل کر کے پاس ہوتا ہے۔ جتنا بھی کوئی مشکل امتحان دیتا ہے، انہی ہی بڑی ڈگری سے دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو نہ ہماری عبادت کی ضرورت ہے اور نہ وہ بھوکا ہے۔ وہ تو صرف ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور نیت کو۔ عبادت کرنا تو ہمارا فرض ہے۔

سب ذکروں سے افضل ذکر ”اللہ ہو“ ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب سانس اندر لو تو ”اللہ“ کہو۔ البے کہ دل پر چوٹ لگے۔ اور جب سانس باہر نکالو تو ”ہو“ کہو۔ تاکہ ذریعہ اس تمام دور میں منہ بالکل بند کر کے سر کو نیچے جھکا کر دل کی طرف دیکھیں۔ باقی وظیفہ اپنے والد صاحب سے پوچھ لیں۔ کیونکہ وہ بھی ہمارے

خلیفہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں کامل ایمان عطا کرے۔ آمین۔
 عزیز! دوسروں کو خدا کی یاد کی تلقین کیا کرو۔ اور خصوصاً سکول
 میں بچوں کو نمازی بناؤ۔ تمہاری یہی سب سے بڑی عبادت ہوگی۔ اپنے
 والد صاحب والدہ صاحبہ کو اور برادران دہمشیرگان کو السلام علیکم کہہ
 دیں۔ دیگر علاقہ والوں کو خصوصاً نور محمد نمبردار صاحب بلندخان مولوی
 حبیب صاحب وغیرہ سب کو سلام و دعا۔ غلام علی نمبردار صاحب کو
 سلام۔
 آپ کا دعا گو

حاجی الحرمین از سرانے عالمگیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۔

درج ذیل ابیات حضرت حاجی بابا سید حاجی بابا نوران شاہ رحمۃ
 اللہ علیہ نے مؤرخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء کو سرانے عالمگیر ضلع گجرات
 پاکستان سے ایک خط میں مولوی حفیظ اللہ ابن مولوی محمد خلیل کو
 لکھتے تھے۔

ل! لار دی ندی ذکر کردی نال شوق دے اچ کل تیزباں تھیں
 بابا جی دی نر کمال اچ کل جاری کیتی جہڑی عرق ریزباں تھیں
 علم انہاں دا بڑا مشہور نافع لینا فائدہ کی انگریزیاں تھیں
 شاہ نوران دے بخت کردیوں سدھے کرے نفع حاصل دیا آمیزیاں تھیں

ق: فلم پکڑیے رب و نام لے کر جادوں دلاں و چون نکل دل کیوں نہ
 پڑھیے لکھ درد رسول اُتے جنت عدن و چہ یلغل کیوں نہ
 بختن پاک دی شان دی وصف کرئیے ہووے پلکاند پوری گل کیوں نہ
 رکھن کند نوران جے غوث میراں ہوون مشکلاں ساریاں حل کیوں نہ

✽

درج ذیل دستخط حضرت حاجی سید نوران شاہ نقل از خلافت نامہ
 سید حاکم شاہ صاحب سدوال تحصیل چکوال ضلع جہلم پاکستان۔

بقلم خور حاجی نوران شاہ

✽

الف: اکھیاں تھیں نزدیک و سدے لے پر جسم تھیں ہو گئے درد قبلہ
 ساڈے وطن و چہ خزاں دی دا چھٹی زادہ باغ مالی بلبل بھور قبلہ
 ہو یا آدناں جادناں ختم ساڈا قید ظلم دی و چہ مجبور قبلہ
 سید محمد نہ دسل نصیب ساہنوں حاجی پیر ہو گئے نساں تھیں و قبلہ
 شینا شد چوں گدلے دلفدا
 المسد و یا پیر من نوران شاہ

اشعار بالا از میاں سید محمد ولد میاں کرم دین مرحوم ساکن مڑاڑ

نخسل سرن کوٹ ضلع پونچھ۔ ڈاکخانہ بعلیاز
بندہ جب ۱۹۸۷ء میں مرزا گیا تھا تو یہ اشعار لکھ کر لایا تھا۔

✽
نور محمد شاہ ابن سید مرزا علی شاہ مرحوم نے بیان کیا کہ میرے
سامنے کینا، غلام محمد ساکن گدی گڑھ ضلع گجرات تحصیل کھایاں نزد
سراے عالمگیر، بیان کیا کہ بابا صاحب نے فرمایا تھا، مجھے ظاہر نہیں
کرنا۔ میں چھپ کر عبادت کرنا چاہتا ہوں۔

✽
جعفر خان نبردوار موضع بمبلی تحصیل کھایاں ضلع گجرات نزد سراے عالمگیر
نے بیان کیا کہ میں نے غدر ۱۹۳۷ء سے پہلے ایک خواب کے ذریعہ دیکھا
کہ ایک قافلہ کشمیر کی طرف سے آیا ہے۔ ان کی مستورات پردہ کرتی ہیں۔
بچر گھوڑے بھی ساتھ ہیں۔ مرد با شریعت ہیں۔ اس قافلہ کے ساتھ ایک
بزرگ ہیں، جو کہ گھوڑے پر سوار ہیں۔ میں نے ان کو السلام علیکم عرض کیا
انہوں نے فرمایا، تم کہیں بیعت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ کچھ دنوں
کے بعد پتہ چلا کہ سراے عالمگیر ایک قافلہ آیا ہے، جو کہ مال مویشی
فروخت کرتے ہیں۔

ہم تین آدمی وامنشی عدالت خان جو کہ میرے چچا ہیں، وامنشی
بھائی سلطان عالم، ملے میں خورد جعفر خان، بھی جانور خریدنے گئے

ہنچے۔ قافلے کو دیکھتے ہی مجھے اپنا خواب یاد آگیا۔ بعد میں بابا صاحب کو دیکھا تو یقین ہو گیا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ بابا صاحب نے بھی میرے ساتھ ایسی گفتگو کی، جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا کہ آپ مجھ کو پہچانتے ہیں۔

اس وقت حضرت حاجی بابا مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دو آدمی ان کو چائے پلا رہے تھے۔ اور روٹی کھلا رہے تھے، جو کہ گجرات کے تھے۔ میں نے عرض کی کہ بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کھو بار جا رہے ہیں، وہاں بیعت ہونا۔ میں کھو بار پہنچا تو فرمایا، میں خود سبلی آؤں گا، اور بیعت بھی کروں گا۔ دو تین یوم بعد آپ سبلی تشریف لائے۔ اس دن ہم تین آدمی بیعت ہوئے۔ بعد ازاں دس بارہ آدمی بیعت ہو گئے۔

شامت اعمال سے میں ایک عورت کی محبت میں مبتلا تھا۔ اکدفعہ ۱۲ بجے دن بُری نیت سے تنہائی میں اس عورت کے ہمراہ مکان میں داخل ہوا۔ اچانک آگے سے بابا صاحب ظاہر ہوئے۔ تو میں نے اس عورت کو تھپڑ مارا کہ تو واپس چلی جا۔ اندر میرے مرشد حضرت حاجی بابا ہیں۔ تو وہ عورت واپس چلی گئی۔

مدح

زُبْدُ الْعَارِفِينَ حضرت بابا جی صاحب لاری رحمۃ اللہ علیہ

بے شک اودہ خواجہ عبداللہ کامل دلی سے الہی
 لاری سوہنیاں صفات والا دچہ کثیر ایہائی
 غنی کینا رب غنیاں مالوں الفقر دے حالوں
 پاک مقدس دولت پائی اودہ نت پاک زوالوں
 روز انہا ندا لنگر جاری در پر لوک سوال سے
 جو دربار انہا ندے جائے پرت نہ آئے خالی
 جی صاحب مشہور ملک دچہ مشرق مغرب تائیں
 عرب زمین تک فیض انہا ندا اندر ہر ہر جائیں
 پاستراج خلافت والا دچہ ہڈ دچی آیا
 فیض عظیم ہو یا دچہ ملکاں ہر گھر چاننے لایا

کیاں دچوں یوسف بن کے مصر اسائے آیا
 ہر گھر شور نفی اثباتوں جس گھر قدم نکایا
 صاحبزادہ ہک انہا ندا بدر منبر نورانی
 نام نظام الدین جنہا ندا سچا حُرّ معانی
 قسمر منور روشن جویو نکر چودھویں راتوں بھائی
 اینویں حسن جمال انہا ندا کردی صفت لوکائی
 میں سنیادربار انہا ندے انجکر سخی ہے ابھائی
 عام خزانہ لنگر جاری پاندے فیض گنہ ہی
 مہر الدین کیلئے بھی ہن اس دروازے آیا
 منہ کالانے ہتھ پیالہ آن سوال سنایا

+

مانخو از "فریاد مہر الدین"
 مصنفہ جناب مولوی مہر الدین قمر رحمۃ اللہ علیہ

در بیان کرامت اولیاء اللہ قدس سرہ

میں سینا اک عاجز بندہ سی وچ کسے زلمے
 علم تعلیم سکھاندا طفلان اندر مسجد خانے
 ہک دن فضل خدار جمائون قدرت قادر ہوئے
 آپک بندہ بیا اس نوں دور وطن دا کوئے
 عجب لباس تے عمر جوانی چہرہ خوب نورانی
 اقل کیف سلام علیکم نال تسلیم زبانی
 بعد سلاموں پچھیا جلدی کون کوئی توں بھائی
 کہہڑا وطن مکان ٹکاناں بھی دس نام کیاٹی
 دسیوس حال احوال متا می بھی اس نام بتایا
 ہو کر واقف سب احوالوں بہت خوشی وچہ آیا

۱۔ مراد حضرت سید حاجی نوران شاہ عرف حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ موضع لاہ
 شریف تحصیل ضلع راجپوری حال مدفون سوادہ (جہلم)۔

۲۔ مراد خود شاعر مہر الدین قمر ہیں جو اس وقت موضع نڈیاں راجپور سے
 بچوں کو پڑھاتے تھے۔ اور جو بندہ ملا تھا وہ مولوی سکندر تھا جو کہ
 حضرت سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سرید و خلیفہ تھا۔

اکھیوس واہ والفت تیری کلا کیتا مینوں
 اک بات ہدایت والی مہن میں دساں تینوں
 مرشد میرا ولی خدا دا سید نور ربانی
 صاحب وڈیاں فیضان والا منبع فیض روحانی
 صاحب کشف کرامت کامل واقف سترحقانی
 سخی قدیموں لنگر جاری صورت یوسف ثانی
 جے کرتوں بھی نال محبت اس درجاویں بھائی
 بے شک فیض تیارا دنہاندا ہرگز دیر نہ کائی
 جاہ پھر دامن پیر سچے دی رحمت بھاراٹھاویں
 نہیں تاں ابنویں مرشد باجھوں کوئی مقصد نہ پاویں
 مرشد باجھوں درد و غمیفے جے لکھ ٹکراں ماریں
 بے مرشد دارا نہ کوئی ادڑک بازی ہا رہیں
 قسم خدا دی مرشد باجھوں اصلی بھیت نہ ملدا
 بے پیراں نوں کدے نہ ملدا سرعجاب دل دا
 دل فراخ زمین آسمانوں اس وچہ باغ بہاراں
 اس وچہ ہے تصویر سخن دی وچے مجلس یاراں
 لوح محفوظ عرش تے کعبہ دلدے اندر بھائی
 مگر ایہہ گل عارف جانے غیراں خبر نہ کائی

ایسے ایسے سیر عجائب کا مل پیر کراندا
 بنا پھر مرشد نہ کر سستی جاندا وقت دہاندا
 سن کر اس منظور نہ کیتا صاف انکار لیا
 اکھن لگا میں نہیں جاندا سخن دلیر سنایا
 غصہ پڑھیا دوست تائیں اٹھ کر ٹریا بھائی
 اکھن لگا مرضی تیری ساڈا زور نہ کائی
 اسان تسانوں نال محبت نیک طریق بتایا
 پنہر قلب تساڈے تائیں کچھ بھی اثر نہ آیا
 رات پئی تاں مولا فضلوں کیا اسباب بنایا
 شان مراتب ادس دلی دا ظاہر کر دکھلایا
 وانگ زلینا عاجز اوپر رات مبارک آٹھے
 آکر لمبا یوسف سوہنا واہ وابے پردائی
 خواب اندر رب عالم اس نول ایہہ اسرار دکھلایا
 بڑا وسیع میدان کہ لمبا اس نون نظری آیا
 وچہ میدان کہ شجر عجائب بہت بلند تے بالا
 گز گز چوڑے پتے اس دے قدرت پاک تھالا
 نیچے شجر کھلوتا عاجز حکمت قادر پاروں
 سر عجیبہ نظری آبا خالق دی سرکاروں ۱۲

سو مہنی دا عجائب گھلی پترال نوں رمقادے
 صَلَّى اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ پیا آوازہ آئے
 تے ہر ہر پتر اوپر لکھا خوشخط قلم ربانی
 اسم مبارک اوس دی دا جو اوہ پیر لورانی
 بھی اک بندہ حاضر ہویا فضل کنوں رب عالی
 سبز پیرا مہنت ہمتہ وچہ عاصا شکل بزرگانوالی
 مال اشلبے انگل اس نوں اسم شریف دکھائے
 پیر تیرے دا نام عجائب لکھیا لکھن دے
 جے کہ اس در جادون پاروں کچہ انکار لیاویں
 مارا جاسیں تھر جیار دل تے نقصان اٹھاویں
 دلیاں دے در جادون پاروں اوہ انکار لیاوے
 جس دا غلط عقیدہ ہوئے دوزخ جاناں جاہوے
 بھی اس مست آوازہ کیتا اپنی مستی حالوں
 پہنچ گیا اور شرق و غرب تک نعرہ جوش کمالوں
 ڈر گیا عاجز تھر تھر کنبے حافظ ذات ربانی
 باطن اکھیاں آن دکھایاے کمال پیر حقیقی
 ولایت ایہہ ورثہ مستطھوں ظاہر ہمتہ نہ لادوں
 باطن اندر قابو کر کے خدمت کار بنادوں

تے فر کر دھرے غائب ہو یا بدر منیر نورانی
 وانگ زلیخا ستیاں ہو یاں چڑک پٹی آسمانی
 مہر الدینا تدھ کیوں اقل سخن مخالف کریا
 میں نہیں اُس دربارے جاندا قہروں مول نہ ڈریا
 جے کر ولی خدا داتیں پر غیرت نظر اٹھاندا
 وانگ قارون زمین دے اندر غرقے کرایا جاندا
 وانگ وہابیاں سخن مخالف مول نہ کرے ڈریے
 جب قربان سجن تھیں ہوئے تن من صدقے کرے
 ناقص عفتوں غلطی کر کے سخن بے ادب سداویں
 ہن کیوں اس دربار سچیداکت پیا سداویں
 الفصہ اس لڑکے جس دم خوابوں سُرت سمہالی
 چھم چھم منجوں جاری ہو یاں غم نے تیغ نکالی
 فجر ہوئی تاں دیر نہ کیٹی جلدی اٹھ سداویں
 ہو قربان یقین لیا یا چند نورانی پیا
 کامل پیر پیاسے اس نون وحدت بطن سکھایا
 حُور بکھو مٹھئی والی منزل اندر لایا
 ہے اُمید جو پیر پیارا باطن نظر اٹھاسی
 ایس مصیبت غم تھیں مینوں جا آزاد کر اسی

اس دن مالِ محبت میں نوں اپنا ہتھ پھڑپڑایا
 ہن کیوں دیکھ گناہ بریا بیاں دل تھیں تساں بھلایا
 مرداں نوں ایسہ لازم ناہیں اول یاری سے لاؤں
 عیب تکن تاں صد کوہاں دے مخفی پرے پاؤں
 عشق مزاجی جس نوں ہوئے دس لگے نہ جاوے
 عجب تماشا دلی اللہ دا یاری سے توڑو نہ جاوے
 اغیاراں دی بات نہ سن تے جو اکھن حق میرے
 رحمت نظر کرو دل میرے توڑے عیب گھنیرے
 ساری مجلس حاضر تائیں ہوگ سلام اسادا
 مہر الدین غلام کبسنہ تا بعد اسادا

شجرۂ طریقت نقشبندیہ

تصنیف حضرت سید ہدایت اللہ شاہ صاحب بخاری

خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ، اغْفِرْ لَنَا يَا رَبَّنَا

صاحب الکونین ختم الانبیاء کے واسطے

شافع روزِ جزا حضرت محمد مصطفیٰ

مہرِ خلیفہ و حبیب کبریا کے واسطے

مرزا بارِ عاسیاں و ازکرم آل چاریار

اس شہرِ سدیدِ اکیبر با وفا کے واسطے

شاد کن در دین و دنیا خداوندِ جہاں

حضرت سلمان خواجہ پارسا کے واسطے

لہ اس شجرہ شریف کو حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ

فجر کی نماز کے بعد اور دیگر خاص اوقات میں ہاتھ اٹھا کر مترنم انداز

میں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن آخر کے وہ اشعار جن میں آپ کا

اہم گرامی ہے، ان کو نہ پڑھتے تھے۔

کن مرا آزاد از غم با کر فی الدارین اند
 حضرت تاسم محمد پیشوا کے واسطے
 کن عطا ذوق حقیقی عشق ذات پاک را
 اس محمد جعفر صادق صفا کے واسطے
 عشق ختم ال انبیاء حاصل شود مسکین را
 بایزید اریاء شمس لفتحی کے واسطے
 اِنْسَا يَا رَبَّنَا حَسَنَاتٍ فِي الدَّارَيْنِ لَنَا
 بواحد : خرقانی جلوه نما کے واسطے
 رَبَّنَا اَخْرِجْنَا عَنْ ظُلْمَةِ عَصِيَانَا
 بوعلی شاہ طریقت راہنما کے واسطے
 کن منور قلب مارا از بجل نور خویش
 شاہ یوسف مرشدنا مقدا کے واسطے
 کن مرا از بندگان خویش یا معبود ما
 عبدالنخان عجدانی را ہمدی کے واسطے
 معرفت بنما بسوئے خویش مارا کن طلب
 عارف باللہ حبیب کبریا کے واسطے
 روز محشر کن مرا از بندگان صالحان
 حضرت محمود صالح ماہ لقا کے واسطے

کن عزیزم در دو عالم حرمتِ خواجہ زماں
 اس عزیزاں پر اکمل ہے ریا کے واسطے
 کن ہدایتِ جانبِ راہِ صراطِ مستقیم
 حضرت بابا ساسی انقیا کے واسطے
 غزن کن در قعرِ رحمت یا ارحم الراحمین
 سید میر کلال پیشوا کے واسطے
 مشکلاتِ دو جہاں آساں یکن با زبنا
 نقش بند رہنا، مشکل کشا کے واسطے
 بوئے عشنِ مصطفیٰ بر من نشاں یا مالکا
 شاہ علاء الدین سمرقند شہا کے واسطے
 ہم برائے حضرت یعقوب چرخ کے کن کرم
 حضرت خواجہ عبید اللہ ہما کے واسطے
 حبِّ خود مارا بدہ بہر دیساں جملہ ما
 حضرت محمد زاہد جلوہ نما کے واسطے
 در حُبِّ یادِ خود قلبِ مرا لڑاں بکن
 حضرت دردیش پیر اصفیا کے واسطے
 بہر امکانی ولی وہ معرفتِ اپنی دکھا
 باقی باللہ ولی مردِ خدا کے واسطے

ظاہر و باطن منور کن ز لطف و مرحمت
 اس مجدد الف ثانی اولیاء کے واسطے
 از شر و نفس مارا دہ اماں از لطف خویش
 حضرت معصوم قیوم علی کے واسطے
 بہر پیر حجت اللہ ہست قیوم جہاں
 شاہ سرمندی زہیر ماہِ لقا کے واسطے
 روشنی کن در قبر مارا بنور معرفت
 حضرت اشرف محمد خوش لقا کے واسطے
 روزِ محشر کن منور رہے من از نور پاک
 خواجہ شاہ جمال اللہ ہما کے واسطے
 مردہ دل را زندہ کن بہر سچائے زباں
 خواجہ عیسیٰ دلی مرد خدا کے واسطے
 تیرہ دل را منور کن ز لطف و مرحمت
 خواجہ فیض اللہ پیر اصفیاء کے واسطے
 صوبت حضرت را مرا کن بہرہ مندی دائما
 حضرت نور محمد با صفا کے واسطے
 راہ ہدایت کن عطا یا مالک المعبود ما
 شاہ محمد نامداہ راہ نسا کے واسطے

بہرِ پیرِ باخلافت رہبرِ دینِ نبی سے
 اس صدیقِ مانگی پیرِ ہدای کے واسطے
 حضرت پیرِ مکمل از کمالانِ جہان
 شاہِ نظام الدین تاجِ اولیا کے واسطے
 نیز اکبرِ منورِ جلوہ گر کسبِ شریف
 حضرت پیرِ مکملِ فداقلی کے واسطے
 عظیمِ نافع وہ مرا از بارگاہِ لایزال
 شاہِ عبد اللہ مرشدِ پیشوا کے واسطے
 عرفِ بابا جی مکرم ہے سکونتِ لار میں
 رہنما و پیشوا و مولانا کے واسطے
 جلوہ ذاتِ الہی در دلم باشد منبر
 مرشدِ ما حاجی نوران شاہ کے واسطے
 اہم او نوران شاہ نورِ خدا جلوہ نما
 سیدِ حاجی ولی بدرالدجی کے واسطے

۱ خدمتِ دینِ نبی حاصل شود مسکین را

بہرِ خواجہ سیدِ مخدوم شاہ پیرِ ہدای

محمد قاسم شاہ

شاہ ہدایت در پہ عاجِ جز ہو کے کرتا ہے دُعا
 ہو اجابتِ مَدِّعا اس سلسلہ کے واسطے
 مُصطفیٰ و مرتضیٰ خیر النساء کے واسطے
 اور شہِ حسنین، نورِ مصطفیٰ کے واسطے

✽

تَایِخِ وَصِیال

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء

۲۷۔ اسوج ۲۰۲۳ء

بمقام سواوہ ضلع جہلم

بروز جمعرات

بوقت غروب آفتاب

✽

مدح

سراج الکملین جناب حاجی سید نوران شاہ صاحب
عرف حاجی بابا، نقشبندی مجددی توری قدس سرہ

قادرب رحیم کریم اللہ جیندیاں حنا بھاریاں ہا دیا دے
اوپر سلاں عرش تھیں خاص جس نے گیتا چار تاریاں ہا دیا دے
پھر نعت رسول مقبول اکرم جینوں سب مختاریاں ہا دیا دے
دستگیر جو پیراں دا پر میراں اوہے نام توں داریاں ہا دیا دے
سنی رب دے واسطے عرض میری کال عال تے زاریاں ہا دیا دے
ظالم بچنے جان ہلاک کیتی آیاں پیش قہار یا دے ہا دیا دے
کاسا لال شراب دا جود پیتا پھر ٹھیاں مغز خاریاں ہا دیا دے
یعنی وانگ منصور دے جان میری لیندی جوش ہولا لیاں ہا دیا دے

پراسوس نہیں بدن تے پر مینوں کراں کی میں کاریاں ہا دیا دے
 چاہندا دل جو ماہی دے دس نوں میں پہنچا مارا ڈاریاں ہا دیا دے
 ایہو خوف ڈاڈا دن رات مینوں نساں دلوں مساریاں ہا دیا دے
 رکھ دوستی یاد میثاق والی جس دن لایاں سن یاریاں ہا دیا دے
 توڑے نوک نخل کچھ کہن تینوں میں حق تہمتاں بھاریاں ہا دیا دے
 دکھیں رحم دی نظر خریب اُتے کہیں نہ بیزاریاں ہا دیا دے
 پھولن عیب جو کسے دے بن سکے پاؤں اک انگاریاں ہا دیا دے
 کالا منہ تے ہنہ تے ہر نیلے چغلاں لعنتاں بھاریاں ہا دیا دے
 کامل دلی میں توں سید پاک دامن میں گھر فیض تیاریاں ہا دیا دے
 جے کر کہیں گداواں نوں شاہ پل دچہ نہیں مشکلاں بھاریاں ہا دیا دے
 منبع فیض اتے گنج الفقیر میں توں گنج بخش میں داریاں ہا دیا دے
 صاحب جود اکرم اسرار مخزن صفتاں کرن نہیں ہاریاں ہا دیا دے
 احسن خلق تے فیض رساں میں توں جس نے فیض تھیں تیاریاں ہا دیا دے
 جتھے فقرا بحریت گرم واہ واہ واہ واہ جنساں بھاریاں ہا دیا دے
 اس دم دچہ لاہور بازار ہاں میں جتھے رونقاں بھاریاں ہا دیا دے
 اچکل سرہند شریف جاواں جتھے فیض تیاریاں ہا دیا دے
 ساون ۱۹۸۰ء ماہ تے چودھویں صدی ہجری نامے یوم التواریاں ہا دیا دے
 گزے سال اکثالی ۱۴۰۱ اس صدی دچوں ٹھاٹھال عشق نے ماریاں ہا دیا دے

رکھیں مہر دی نظرت ہوا آتے ہوں دور بیماریاں ہوا دے
 ہو دے خاتمہ مال اہمان میرا کرے رب غفاریاں ہوا دے
 کریں چا منظور سوخات میری پھلن گل گلزاریاں ہوا دے
 کریں رب دے واسطے معاف مینوں توڑے غلطیاں بھاریاں ہوا دے
 مہر الدین یتیم غریب بندہ پھسبا وچہ لاچار یاں ہوا دے
 جس نے جرم عظیم بے انت کیتے نہ کچھ انت شمار یاں ہوا دے

✽

ماخوذ از "فریاد مہر دین"

مصنف جناب مولوی مہر الدین قمر رحمۃ اللہ علیہ

✽

حضرت حاجی بابا جی کی اولاد

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تین شادیاں کیں۔
 آپ کی پانچ دختران میں سے صرف ایک زندہ ہے۔ آپ کے سب سے بڑے
 صاحبزادے حاجی مولوی سید محمد حبیب اللہ ضیاء راجوری ایک جتید عالم
 دین اور تحریک آزادی کشمیر کے بانیوں میں شمار ہوتے تھے۔ ۱۹۳۱ء کی
 جدوجہد آزادی کشمیر میں راجوری، ریاسی، گول، بھدر وادہ میں انتہائی جوش و
 خروش سے حصہ لیا۔ عدم ادائیگی مالیک کی تحریک جو قاضی گوہر الرحمن خان نے
 چلائی تھی، مولوی صاحب راجوری میں اس تحریک کے سرخیل تھے۔ اس
 دور میں عظیم مقرر بے مثال شاعر تھے۔ انہیں قائد ملت چوہدری غلام
 عباس خان کی ابتدائی رفاقت کا شرف حاصل ہے۔ آج کل موضع بانیان
 چمب (افتخار آباد) آزاد کشمیر میں مقیم ہیں اور اپنے والد معظم کی طرف
 سے باقاعدہ خلیفہ مجاز ہیں۔ عمر تقریباً ۹۰ سال ہے۔

*** سید حسین شاہ صاحب ***

محترم صاحبزادہ سید حسین شاہ صاحب کی عمر اس وقت ۷۵، ۷۰،

سال کے درمیان ہے نہایت ہی متقی، پرہیزگار اور فقیر آدمی ہیں۔ حضرت حاجی بابا کے نقش قدم پر ہیں۔ آپ کی رہائش سرائے عالمگیر میں اسی مکان میں ہے، جہاں ابتدا میں حضرت حاجی بابا قیام پذیر رہے۔ گریہوں میں آپ سنی بنک چلے جاتے ہیں۔ آپ کو بھی بابا صاحب کی طرف سے خلافت ملی ہوئی ہے۔

حاجی سید امیر حمید شاہ صاحب

حضرت حاجی بابا نے بچپن سے ہی صاحبزادہ سید امیر حمید شاہ صاحب کو دینی تعلیم کی طرف لگائے رکھا۔ سیاسیات کشمیر میں مسلم کانفرنس کے پرچم تلے کافی کام کیا۔ ۱۹۴۲ء کے دوران قائد اعظم محمد علی جناح دورہ کشمیر کے لئے تشریف لے گئے، تو سید امیر حمید شاہ صاحب نے ایک وفد کے کن کی حیثیت سے قائد اعظم سے ملاقات کی۔ ۱۹۴۷ء کی جدوجہد آزادی میں نمایاں کام کیا۔ فتح راجوری کے لئے تمام اجلاسوں میں شریک رہ کر پروگرام مرتب کیا۔ ہجرت کر کے پاکستان آئے نو حکمت کا پیشہ اختیار کیا۔ ساوڑ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں رہائش پذیر تھے، جہاں حکمت کے ذریعہ خلق خدا کی خدمت میں مصروف رہے ہیں۔

نہایت نیک سیرت تھے۔ حج کی سعادت حاصل تھی۔ نہایت صابر شاکر ذاکر اور اپنے والد ماجد سے خلعت خلافت حاصل تھی۔ فضل الہی

سے ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ بمقام نور پور سیدال، ۵۷ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ اور اپنے جلیل القدر والد کے احاطہ مزار میں مدفون ہیں۔

الحاج سید محمد عبداللہ شاہ آزاد

تحریک آزادی کشمیر کے چند گئے چنے مقدر قومی رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ رئیس الاحرار چودھری غلام عباس خاں کے انتہائی قابل اعتماد ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ محترم آزاد صاحب نے تحریک آزادی کشمیر کو اپنے خون جگر سے سینچا۔ محترم آزاد صاحب حضرت میاں نظام الدین لاروی علیہ الرحمۃ کے داماد تھے۔ حضرت میاں صاحب شیخ ظریقت، قطبِ دران حضرت جی صاحب لاروی کے فرزند اور جانشین تھے۔ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ صاحب اور حضرت جی صاحب لاروی کے مریدوں اور عقیدتمندوں کی تعداد حد متار کے دونوں جانب لاکھوں تک پہنچتی ہے۔

ایک اور بات تاریخی اعتبار سے قابل ذکر ہے کہ محترم آزاد صاحب کے ماموں پیر سید جماعت علی شاہ علاقہ سرہن میں شگمہ کے دوران جنگی کونسل کے چیئرمین تھے۔ پندرہ سال تک کشمیر اسمبلی کے ممبر رہے۔ کئی بار پاکستان کی حمایت میں زیرِ غتاب آئے۔ اس لحاظ سے انفرادی طور پر بھی اور خاندانی قربانیوں کے اعتبار سے بھی تحریک آزادی کشمیر میں آزاد صاحب کا

مقابلہ شاید ہی کوئی ادر کر سکتا ہو۔ آزاد صاحب سلمہ میں راجوری کی جنگی کونسل کے رکن رہے۔ آپ اور آپ کے پڑے خاندان نے راجوری، منہڈر اور دوسرے علاقوں میں گراں قدر قربانیاں دیں۔

ہجرت کے بعد خاندان کے ہمراہ پاکستان شریف لائے۔ اور سرکاری عالمگیر میں رہائش اختیار کی۔ گرمیوں میں سنی بنک کو اپنا مسکن بنایا۔ اور آزادی کی لڑپے کو مسلم کانفرنس کے پرچم تلے سرگرم عمل ہو گئے۔ کبھی بار چودھری صاحب کی موجودگی میں نائب صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں (کے ایل ایم اے کی تحریک میں آپ نے انتہائی نمایاں کردار ادا کیا۔ تحریک کے پہلے کمانڈر کی حیثیت سے گرفتار ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں (اس وقت بریگیڈیئر) عبدالرحمن خان کی نگرانی میں آزاد کشمیر میں عبوری حکومت بنی تو مسلم کانفرنس کے نمائندے کی حیثیت میں بطور وزیر تعلیم دلائل واثبات شامل ہوئے۔ آپ نے جس محنت شاقہ اور فوجی جذبے سے دن رات ایک کر کے کام کیا، اور سردار محمد عبدالقیوم خان کی کامیابی کے لئے جو جدوجہد کی، آزاد کشمیر کے تمام سرکاری و غیر سرکاری حلقے اس کے معترف ہیں۔

آپ ۱۹۷۵ء میں آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں آپ کو مسلم کانفرنس کا نائب صدر (سینیئر) مقرر کیا گیا۔ اسلام سے سچی لگن اور نظریہ پاکستان سے محبت آپ کا خاصہ تھی۔ عشق رسول سے اسرار تھے۔ ہمیشہ نعت خوانوں کو بلاتا کر محفل نعت منعقد کرتے اور

اس دوران آنکھوں سے آنسو جاری رہتے۔

حد درجہ سخی تھے۔ آپ کا دسترخوان ہر خواص و عام کے لئے کھلا رہتا تھا۔ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ کی خواہش پر سو ماہوہ سے بجانب لاہور پٹنہ ایک کومیٹر کے فاصلہ پر غیر آباد زمین خرید کر ایک بستی نور پور سبداں کے نام سے قائم کی۔ یہیں حضرت حاجی بابا مدفون ہوئے۔ اور آپ کا مقبرہ حضرت آزاد صاحب نے تعمیر کر کے ساتھ مسجد بھی تعمیر کی ہے۔

مورخہ ۵، فروری ۱۹۶۹ء نماز مغرب ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے گئے۔ چند منٹ گزے ہوں گے کہ اچانک دل کا دورہ پڑا۔ اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کو اپنے والد گرامی حضرت حاجی بابا کے ہلو میں دفن کیا گیا۔

آپ کے انتقال کی خبر ریڈیو پاکستان آزاد کشمیر کے علاوہ بی بی سی نے بھی نشر کی۔ نماز جنازہ میں پاکستان و آزاد کشمیر کے متعدد قومی رہنما، مذہبی پیشوا، سرکاری افسران کے علاوہ ہزاروں افراد شریک تھے۔ آپ کے چالیسوں پر متفقہ طور پر آزاد صاحب کے بڑے صاحبزادے سید شوکت علی شاہ کی دستار بندی کی گئی۔ دستار بندی حضرت حاجی بابا کے خلیفہ الحاج پیر سید محمد شاہ صاحب کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ شوکت صاحب کو لاہور شریف سے حضرت سرکار جی صاحب لاہور کے عرس مبارک کے موقع پر دستار بندی کر کے خلافت دی

۱۰ جو بعد ازاں صد پاکستان ضیاء الحق کے حکم سے نہایت خوبصورت اور پہلے سے بڑی تعمیر کی گئی۔

گئی۔ صاحبزادہ شوکت علی شاہ صاحب کو دربار رسالت کی حاضری اور عمرہ کا شرف حاصل ہے۔

حاجی سید محمد شاہ صاحب

حاجی سید محمد شاہ صاحب کی عمر اس وقت تقریباً ۶۵ سال ہے۔ آج کل اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت حاجی باباؒ کی عنایت خاصہ رہی۔ اسی کا اثر ہے کہ اکثر زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ عربی، اردو، فارسی، انگریزی، پشتو، ہر زبان میں گفتگو کرنے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قادر الکلام ہیں۔ درویش منش آدمی ہیں۔ حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہے، اور خلیفہ مجاز ہیں۔

سید شاہ جنید نسیم (شہید)

حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں محترم جنید شاہ نسیم اعلیٰ کردار اور بلند صفات کے مالک تھے۔ نہایت ہی خوش اخلاق اور سلجھے ہوئے انسان تھے۔ بچپن سے نہج گزار تھے۔ ہم اکٹھے سکول جاتے۔ دہلی پر چھٹی کے بعد دریا کے کنارے نماز ادا کر کے ختم خواجگان کا باہنمام ذکر کرتے۔ قومی جذبہ رکھنے والے ہمدرد قوم، غریب پرور، شاعر، ادیب ہمہ صفت موصوف تھے۔ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء

کو آزاد کشمیر ہوٹل سرانے عالمگیر میں ایک شفیق القلب کے ہاتھوں شہید
ہوئے۔ اور سرانے عالمگیر میں ہی دفن ہوئے۔

آپ نے ۱۹۵۰ء میں "انقلاب کشمیر" کے نام سے ۱۹۴۹ء کے
جدوجہد آزادی پر ایک منظوم کتاب لکھی جس کا ہر شعر الجواثر حفظ
جالندھری کے شاہنامہ اسلام کی یاد دلانا تھا۔ نمونے کے طور پر یہاں
ایک شعر ملاحظہ ہو ۷

یہ قربانی ہماری رنگ لائے گی زمانہ میں
مگولے کاش ہم زندہ نہ ہوں گے اسی زمانہ میں
ان کی یادگار ایک دختر بنام فریدہ بی بی موجود ہے۔

سید نذیر احمد شاہ

حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے سید نذیر احمد
شاہ فارسی ہیں۔ جو آج کل پمبروٹ علاقہ سرمن مقبوضہ پونچھ میں ہیں۔ نذیر
احمد شاہ صاحب ریاست جموں و کشمیر کے معروف روحانی پیشوا، پیر سید عمت
علی شاہ صاحب کے داماد ہیں۔ حلیم الطبع اور خوش اخلاق ہیں۔

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ کے خلفاء

قطبِ دوراں شیخِ طریقت حضرت بابا صاحب نے تقریباً ایک صدی تک ریاست جموں و کشمیر اور پاکستان و ہندوستان میں دینِ اسلام کا ذکر کیا بجایا۔ حد متارکہ جموں و کشمیر کے دونوں اطراف آپ کے مریدوں کی تعداد بے شمار ہے۔ بے شمار حضرات کو آپ نے خلافت عطا کی۔ ذیل میں بعض مقتدر و معروف خلفاء حضرات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے دور میں آفتابِ عالم تاب بن کر چمکے اس طرح سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ، چشتیہ سمروردیہ لاہ شریف کا فیض بے کراں بن کر مخلوقِ خدا کو ہدایت کا راستہ دکھا رہا ہے۔

حضرت میاں محمد حسین صاحب

حضرت میاں محمد حسین صاحب بمقام جملان گول گلاب گرمہ ضلع ریاسی کشمیر کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت حاجی بابا کے مریدِ سالک

اور مقتدر خلیفہ تھے۔ حضرت حاجی باباؒ کی خصوصی توجہ کو حضرت میاں محمد حسین نے ادب، احترام اور زہد و تقویٰ کے ساتھ اپنے لئے روحانی غذا بنا لیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ حضرت میاں محمد حسین صاحب کا شمار ربانیت کے بزرگ اولیاء کرام میں ہوتا ہے۔

حضرت میاں صاحب سے بھی بے شمار کمالات کا ظہور ہوا۔ کثرتِ ذکر سے آپ کا قلب جاری تھا۔ راقم نے خود بھی ان کی زیارت کی ہے۔ ۱۹۴۸ء کی ہجرت کے بعد ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔

حضرت میاں محمد حسین صاحب کا مزار جملان میں ہی واقع ہے۔ ان کا فیض آج بھی جاری ہے۔ آپ کے صاحبزادے میاں غلام جیلانی صاحب آپ کے مشن کو جاری کئے ہوئے ہیں۔

حضرت میاں محمد حسین صاحب کی تاریخ وصال یہ ہے،
ماہ فروری ۱۹۵۲ء، شب، دوشنبہ مبارکہ بوقت سحر بمقام سیلی کھڈ
نزد ریاسی، ۲۹ مارچ۔

حضرت الحاج سید محمد شاہ صاحبؒ

آپ حضرت حاجی باباؒ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ قرآن مجید کے بہترین قاری، منفرد روحانی شخصیت اور ایک صاحبِ نظر بزرگ ہیں۔ آپ حضرت صاحب کے مقتدر خلیفہ ہیں۔ آپ اس وقت تک بارہ

مرتبہ حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ایک باعمل متقی، پر سزاوار اور روشن ضمیر فقیر ہیں۔ بلاشبہ اس گئے گزے ددر میں بھی حضرت الحاج محمد شاہ صاحب کا وجود باعثِ رحمت اور باعثِ خیر و برکت ہے۔ آپ پچاس سال سے متواتر رجب و شعبان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔ شریعتِ مطہرہ کے اس حد تک پابند ہیں کہ آپ کی موجودگی میں جاننے والوں کو ننگے سر نہ کی جرات نہیں ہوتی۔ نہ ہی سگریٹ وغیرہ کا نشہ کرنے والے آپ کا سامنا کرنے کی جرات کرتے ہیں۔ آپ کے مرتبہ و مقام کا اندازہ کیجئے۔

حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ صاحب ایک بار امرتسر میں مقیم تھے۔ آپ کے خلیفہ حضرت میاں محمد حسین، ہمراہ تھے۔ صبح حضرت صاحب کی خدمت میں میاں محمد حسین صاحب نے خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ رات کو حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی تشریف لائے۔ حضرت حاجی محمد شاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

حضرت میاں صاحب نے خواب بیان کرنا شروع کیا، تو حضرت نے فرمایا، میاں صاحب بھڑ جائیں۔

حضرت حاجی بابا نے فلم منگوا کر تحریری طور پر حضرت حاجی محمد شاہ صاحب کو خلافت کی اجازت عطا کی۔ اور آپ کے سر پر دستارِ خلافت رکھتے ہوئے فرمایا، میاں صاحب! اب اپنا خواب پورا کریں۔

تو میاں صاحب نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جناب غوث

باک رضی اللہ عنہ حاجی محمد شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے ہیں، ایک جگہ سلسلہ
نقشبندیہ کے خلیفہ کی خالی ہو گئی ہے۔ اس کے لئے حاجی محمد شاہ کا تقرر کیا
جاتا ہے۔

حضرت حاجی صاحب اپنے پر خانہ کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ آپ
کے صاحبزادے حاجی شاہ عبدالعزیز صاحب بھی درویش صفت اور
زادہ شب بیدار ہیں۔ ان کو بھی حضرت حاجی باباؒ کی طرف سے خلافت
حاصل ہو چکی ہے۔ بڑے صاحبزادے طاسین شاہ صاحب ہیں۔ میں
مرتبہ حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ بہترین مقرر اور سخی ہیں۔
مولوی نسیم شاہ صاحب تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہیں۔ حاجی
صاحب کی رہائش نروال میں ہے۔ لیکن ابتدا سے کالو جک ان کا مسکن
... افسوس اب انتقال فرما گئے ہیں۔

حضرت پیر جماعت علی شاہ پیر وٹی رحمۃ اللہ علیہ

ریاست جہوں و کشمیر کے معروف روحانی پیشوا اور جدوجہد آزادی کے
کشمیر کے مفکر رہنما پیر سید جماعت علی شاہ پیر وٹی کو بھی آپ سے
خلافت حاصل تھی۔ آپ پیر طرلیفت قطب زمانہ مولوی سید حبیب شاہ کے
فرزند اور سجادہ نشین تھے۔ پندرہ سال تک کشمیر اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے
رہے۔ آپ کا وصال ۵ دسمبر ۱۹۶۷ء میں ہوا۔ اور اپنے والد گرامی قدر

نے سب چھوٹے فرزند علی احمد شاہ سے بڑے صاحبزادہ عبدالمجید شاہ اب سجادہ نشین

کے پہلو میں دفن ہوئے۔

پیر جماعت علی شاہ کے چھوٹے بھائی پیر سید مقبول حسین شاہ المعروف مٹو پیر کو حضرت بابا صاحب کی طرف سے شرف خلافت حاصل ہے۔ پیر مقبول حسین شاہ صاحب بچپن سے یاد الہی میں مصروف رہے۔ جنگلوں میں اور دریاؤں میں جھونپڑیاں ڈال کر چلہ کشی کرتے رہے۔ آپ عالم باعمل اور مازار دلی ہیں۔ حد متارکہ کے دونوں جانب آپ کے بے شمار مرید ہیں۔ آپ کی ابتدائی بیعت اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گورڈی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔ اس طرح وہ گورڈی شریف کے بھی فیض یافتہ ہیں۔

پیر سید حسن شاہ صاحب

پیر سید حسن شاہ صاحب پچھلا کلمہ تحصیل ہندوستان میں مقیم تھے۔ آپ حضرت حاجی بابا کے محبوب ترین خلیفہ اور صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ ہر وقت یاد الہی میں مصروف رہتے۔ علاقہ کشنوار اور بھدرwah میں آپ کے مریدوں اور عقیدہ مندوں کی بڑی تعداد ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں بھی آپ کے کافی مرید ہیں۔ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ دورانِ حج ہی وصال ہوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ کے ایک صاحبزادہ سید سرور شاہ صاحب فارغ التحصیل عالم ہیں۔ کشنوار میں درس و تدریس کا کام کرتے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے یوسف شاہ لسانہ میں مقیم ہیں۔

حاجی سید امیر شاہ صاحب

حضرت حاجی سید امیر شاہ صاحب ایک عالم باعمل، شب بے روزیاد الہی میں مصروف رہنے والے بزرگ تھے۔ حضرت حاجی بابا کے خلیفہ تھے۔ ساری زندگی پیر کے آستانہ پر گزاری دی اور آستانہ عالیہ لاہ شریف کے مدرس رہے۔ راجور دی والی سادات برادری کے استاد کل ہیں۔ نہایت کم گو اور حلیم الطبع تھے غصہ کو کبھی اپنے قریب تک نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ ایک بار کسی نے فضا نماز کے بارے میں مسئلہ پوچھا۔ فرمایا، خدا کے فضل سے میری نماز کبھی قضا ہی نہیں ہوتی۔ تہجد گزار تھے۔ عمر بھر سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ شریعت محمدی کا عملی نمونہ تھے۔

۱۹۸۰ء میں سڑک پار کرتے ہوئے نور پور سبڈائیں ایک موٹر سائیکل کی زد میں آکر اللہ کو پیارے ہوئے اور اپنے مرشد کے دربار کے سامنے صحن مسجد میں مدفون ہوئے۔

مولوی خلیل صاحب نقشبندی

مولوی محمد خلیل صاحب حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ کے بڑے پیارے اور منظور نظر خلیفہ تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو فرمایا تھا کہ تو میری چھٹی دختر کے قائم مقام ہے۔ ایک شخص نے نذرانہ کے طور پر کچھ زمین

حضرت حاجی بابا کو دی تھی، تو آپ نے مولوی خلیل صاحب کو دے دی تھی۔

مولوی خلیل صاحب نہایت عالم فاضل تھے مثنوی شریف بڑی خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ اس لئے بابا صاحب کو ان سے پیار تھا۔ ان کے فرزند درج ذیل ہیں، جو کہ سب تعلیم یافتہ اور قابل ترین ہیں بالخصوص مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب، غلام عباس صاحب نقشبندی اور اعجاز علی صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔

مولوی محمد خلیل صاحب کا فارسی کلام منظوم درج ذیل ہے
 یارب مرا رداں چناں از راہ لطف و مرحمت
 مسکین سے شمام اغنیاء شاہاں نیارم در نظر
 باشم تو نگر دل چناں از کس نہ خواہم جاہتے
 فارغ نشیمن شاد دل بیرون نیابم پیش مر
 راضی بفقروفاہ ہم باشم بکچھ اندر دل
 ممنوں منت سفدگاں مارا مگرداں تا حشر
 از ہر روزی رزق ہم دقتے پریشاں دل مکن
 یارب بدہ صبرم چناں جز تو نہ خواہم کس در
 یارب بحق مصطفیٰ ہم انبیاء و اولیاء
 دقت مردن کن عطائی سے تحفہ ایساں گسر

شاد با تم در قبر چوں گلبن گلزار میں سے
 از سولے ملک ہم بدہم جولے خوب تر
 کن فراخی در قبر تا یک تنگی نے بود ^{و دین اسلام}
 در حشر شافع شود لی آل محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم} مامور
 پر گناہم رو سیاهم آمدہ بر باب تو
 چشم رحمت بر کشا بر من بیفکن یک نظر

تاریخ وفات

مولوی محمد حلیل نقشبندی خلیفہ مجاز حضرت حاجی بابا لاه شریف
 کی تاریخ وفات درج ذیل ہے۔

۱۴ محرم ۱۳۸۵ھ بروز بدھوار بمطابق ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء
 بموافق ۱۴ جلیئہ ۲۰۲۱ھ ب

موصوف کا عالی شان روضہ تعمیر شدہ ہے۔ اور سالانہ عرس بھی ہوتا
 ہے۔ روضہ کے ساتھ ایک عالی شان مسجد بھی ہے۔

درویش غلام محمد صاحب

درویش غلام محمد صاحب موضع مانی گام تحصیل باندہ سی پورہ کشمیر
 کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت حاجی بابا کے اولین خلفاء میں سے
 ہیں۔ با خدا بزرگ تھے۔ قلندرانہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کو

اپنے مرشد سے بے پناہ عقیدت تھی۔ جب حضرت صاحب ہجرت کر کے سرانے عالمگیر تشریف لائے تو درویش غلام محمد جدائی برداشت نہ کر سکے۔ اور سرانے عالمگیر پہنچ گئے۔ کافی عرصہ مرشد کی خدمت میں رہے اور پھر حضرت کی ہدایت پر واپس تشریف لے گئے۔ درویش صاحب کا انتقال مانی گام میں ہوا، اور وہیں دفن ہوئے۔

* حضرت میاں دین محمد صاحب

سنگرد میں تحصیل پلوامہ کشمیر کے حضرت میاں دین محمد صاحب نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ کا شمار بابا صاحب کے اولین خلفاء میں ہوتا ہے۔

* حضرت میاں محمد قاسم

حضرت میاں محمد قاسم صاحب کشتواڑ بھدر داہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کو بھی حضرت حاجی بابا کی طرف سے خلافت کا شرف حاصل تھا

* حافظ امام دین صاحب

حضرت حافظ امام دین صاحب کا لوچک ضلع گجرات کے رہنے

دائے ہیں۔ آپ کو حضرت حاجی باباؒ سے جو تعلق خاطر اور خصوصی نگاہ اس کا اثر تھا کہ حافظ صاحب تقسیم ملک سے قبل کئی بار پیدل مرشد کے دیدار کے لئے لاہ شریف گئے۔ اور پیر پنجال کو عبور کر کے کانر کھل گئے جہاں حضرت بابا صاحبؒ کا سرہانی مقام ہوتا تھا۔
حافظ صاحب پر اللہ کا اتنا کرم تھا کہ دو دن میں قرآن مجید ختم کر لیتے ہیں۔ حافظ قرآن اور صحیح درویش ہیں۔ افسوس کہ اب انتقال فرما گئے ہیں۔

پیر سید محمد علی شاہ صاحب پمبروٹیؒ

پیر حاجی سید محمد علی شاہ صاحب آف پمبروٹ کو حضرت بابا صاحبؒ سے خرقہ و خلافت حاصل تھا۔ آپ کے والد حضرت پیر عمران شاہ صاحب بھی ایک کامل بزرگ تھے۔ پیر حاجی محمد علی شاہ صاحب نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ ہجرت کے بعد برہمچر تحصیل و ضلع کوٹلی میں رہائش اختیار کی۔ اس علاقہ میں ان کے کافی عقیدت مند اور مرید ہیں۔ یہیں پر آپ کا مزار ہے۔ آپ کے صاحبزادگان حاجی سید محمد علی شاہ اور حاجی سید قاسم شاہ اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر دین کی خدمت کو رہے ہیں۔

پیر سید حاکم علی شاہ صاحب پمبروٹیؒ

پیر سید حاکم علی شاہ صاحب پمبروٹی حضرت قبلہ سید بابا صاحبؒ

کے حقیقی بھانجے تھے۔ نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے۔ ان کو حضرت بابا صاحب سے حد درجہ عقیدت تھی۔ بابا صاحب سے احترام کا یہ عالم تھا کہ آپ کی اولاد میں سے کوئی فرد آٹا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور نہایت عقیدت پیش آتے۔ حضرت بابا صاحب کو بھی آپ سے اسی طرح پیار تھا۔ خدا باد بزرگ تھے۔ آپ کثرت سے درود شریف کا ورد کرتے اور ہمیشہ تلاوت قرآن مجید میں مصروف رہتے۔ آپ کو ذکر و رزق مراقبہ حاصل تھا۔ جس کی بنا پر آپ کا قلب جاری تھا۔ آپ کو حضرت بابا سے چاروں سلسلوں میں خلافت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا مزار رسد وال چکوال میں ہے۔

پیر حاجی سید حسین شاہ صاحب پمبروٹی

پیر حاجی سید حسین شاہ صاحب پمبروٹی کو بھی حضرت بابا صاحب سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔ آپ کا گھرانہ روحانیت کا گہوارہ تھا۔ اور تبلیغ اسلام کے لیے آپ کے خاندان کی بے پناہ خدمات ہیں۔ پیر سید عمران شاہ صاحب آپ کے بڑے بھائی تھے جن کا شمار مشائخ میں ہوتا ہے۔ پیر سید حسین شاہ صاحب کی ساری زندگی درویشی میں گزری۔ آپ نے حج کی سعادت بھی حاصل کی۔

پمبروٹ سے ہجرت کر کے کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لائے۔ وہیں انتقال فرمایا۔ آپ کے صاحبزادوں میں مولوی سید محبوب شاہ صاحب

مرحوم نے تحریک آزادی کشمیر میں بڑی خدمات انجام دی ہیں۔

حاجی سید محمد انور شاہ صاحب

حاجی سید محمد انور شاہ صاحب جو حضرت حاجی سید امیر شاہ صاحب کے بڑے فرزند ارجمند ہیں اور طویل عرصہ سے جامع مسجد سوہادہ کے خطیب ہیں۔ ان کو بھی حضرت بابا کی طرف سے خلافت کا شرف حاصل ہے۔ آپ تین بار حج بیت اللہ کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ عبادت گزار بزرگ ہیں۔ آپ کو حضرت بابا کی بے شمار کرامات کا علم ہے۔ آپ بھی اپنے والد محترم کی طرح خدمت اسلام میں مصروف اور کوشاں ہیں۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ بوقت بارہ بجے دن وفات پا گئے۔

مولوی سید رسول شاہ صاحب

مولوی سید رسول شاہ صاحب ڈیڑھ تحصیل راجوری کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار پیر حمان شاہ صاحب ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔

مولوی رسول شاہ صاحب بخاری بلند پایہ عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے شکل و صورت میں بھی یک نژاد زمانہ بنایا تھا۔ خوش گفتار اور شعلہ بیان مقرر تھے۔ ہجرت کے بعد گجرات اور سرگودھ میں مختلف مقامات پر دینی

خدمات انجام دیتے رہے۔ سرگودھا میں ہی مدفون ہیں۔

آپ کے بڑے بھائی مولوی پیر جماعت علی شاہ بخاری ۱۹۱۵ء میں ہجرت کر کے آئے۔ میرپور میں وفات پائی۔

آپ کے تیسرے بھائی باغ حسین شاہ تھے۔ ان کو بھی بابا صاحب کی ارادت کا شرف حاصل تھا۔ بابا صاحب سے بے پناہ عقیدت تھی۔ عید گاہ راولپنڈی میں دفن ہیں۔

سید محمد یسین شاہ صاحب ٹاہوری

سید محمد یسین شاہ صاحب ولد سید برہان شاہ صاحب ٹاہوری کے موعظ دودا سن کے رہنے والے تھے۔ آپ کو بھی حضرت بابا سے خرقہ خلافت کا شرف حاصل تھا۔ اپنے پیر و مرشد سے محبت کا ایک عجیب انداز تھا۔ اپنے پیر خانہ کے پروانے تھے۔ آپ کی اولاد اور خصوصاً آپ کے چھوٹے بھائی سید جماعت علی شاہ بھی حضرت صاحب کے فیض یافتہ اور عقیدت مند ہیں۔

سید یسین شاہ صاحب ہجرت کر کے برموچ ضلع کوٹلی میں آئے۔ وہیں رہائش اختیار کی، وہیں انتقال ہوا۔ برموچ میں ہی آپ کا مزار ہے۔

حاجی سید محمد نور شاہ صاحب راجوری

حاجی سید محمد نور شاہ صاحب آپ کے حقیقی بھتیجے اور حضرت
پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ نہایت حسین و جمیل
اور حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔ فقر و درویشی کا نمونہ تھے۔ حضرت صاحب
سے خلافت حاصل تھی۔

آپ کا انتقال لاہ شریف میں ہوا۔ وہیں مدفون ہیں۔

حاجی سید بہادر شاہ صاحب

حاجی سید بہادر شاہ صاحب بھی حضرت صاحب کے بھتیجے اور
حضرت پیر مخدوم شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ عبادت گزار اور
شب بیدار ہیں۔ لاہ شریف میں ہی مقیم ہیں۔ آپ کو بھی حضرت حاجی
بابا سید نور ان شاہ صاحب سے خلافت حاصل ہے۔ ان کی دو صاحبزادیاں
چھب افتخار آباد میں ہیں۔

+

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات کو بھی حضرت بابا صاحب سے
خلافت کا شرف حاصل تھا۔

۱۔ سید حاجی رشید احمد شاہ جو حاجی بابا کے حقیقی پوتے ہیں اور پنڈ راجوری میں مقیم ہیں۔

۲۔ سید قمر الدین صاحب کپرن نزد ویری ناگ کشمیر۔

۳۔ مولوی مہر الدین قمر راجوری (مدفون نواں شہر ہزارہ)

۴۔ میاں حبیب صاحب تھرو۔

۵۔ میاں جمال پنہڈ۔

۶۔ عبد العزیز صاحب ججنوہ چانہ ریاسی۔

۷۔ میاں عبد اللہ کالس پنہڈ۔

۸۔ میاں فقیر محمد صاحب پنہڈ۔

۹۔ مولوی فقیر شاہ صاحب عیش مقام کچرو۔

۱۰۔ میاں محمد سلطان صاحب کچرو عیش مقام کشمیر۔

۱۱۔ سید گلزار شاہ صاحب چکوال۔

۱۲۔ حاجی غلام قادر صاحب سنگر ڈیس۔

۱۳۔ چودھری محمد عبد اللہ صاحب۔

۱۴۔ ملک سکال محمد صاحب درہاں ملکان۔

۱۵۔ میاں عبد اللہ۔

۱۶۔ میاں حبیب بھونڈانکار راجوری۔

۱۷۔ میاں کالا مرحوم نباہ تحصیل کوٹلی آزاد کشمیر۔

۱۸۔ مولوی سکندر صاحب مرحوم ٹنڈا گڑھا گلاب گڑھ ریاسی۔

۱۹۔ مولوی سید احمد صاحب مرحوم کانڈی دارا کشمیر ضلع اسلام آباد۔

- ۲۰۔ پیر سید محمد شاہ صاحب ابن پیر سید مخدوم شاہ صاحب نور پور
شالان۔ اسلام آباد۔
- ۲۱۔ مولوی سید ہدایت اللہ شاہ صاحب بخاری پمبوٹ پونچھ۔
- ۲۲۔ مرحوم میاں عین الدین۔
- ۲۳۔ مفتی پیر میر جی صاحب گیلانی ماگم شریف کشمیر۔
- ۲۴۔ میاں کرم دین صاحب چیتھری کشمیر۔
- ۲۵۔ مولانا محمد اسلم صاحب قادری مراٹھاں شریف گجرات۔
- ۲۶۔ مولوی عبدالکریم ہزاروی۔
- ۲۷۔ پیر قاسم شاہ صاحب بر موچھ آزاد کشمیر۔
- ۲۸۔ سید اکبر شاہ صاحب نزد جہلان دارم۔



بشکریہ سید حیدر شاہ صاحب غالب، نور پور سیدان سوہادہ ضلع جہلم۔



عمومی المکرم حضرت سید سلیمان شاہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت قبلہ برٹے پیر صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی سید
 سلیمان شاہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو کہ برٹے زور آور پہلوان
 اور شکاری تھے۔ ایک دفعہ جنگل میں شیر سے مقابلہ ہوا۔ تو ہاتھ پائی
 کو کے شیر کو مار دیا۔ برٹے دلیر اور بہادر تھے۔ آواز بھی اونچی اور گرجدار
 تھی۔ قدمیانہ تھا۔ یوں سمجھوں کہ حضرت علی کا یہ فرزند اپنے جد امجد کی
 قوت اور شجاعت کا منظر تھا۔

راقم کا چشم دید واقعہ ہے کہ کسمان کشمیر میں دورانِ شکار ایک بچہ
 آپ کے سامنے آیا، نو آپ کے پاس رائفل نہ تھی۔ بلکہ خالی ہاتھ تھے۔ پھر
 بچہ فریائے لگے، اس کو گولی مار دی۔ در نہ میں ہاتھ سے پکڑنے لگا ہوں۔
 آپ نے پانچ عدد شادباں کہیں، جن سے اولاد کثیر ہے۔ ۱۰ عدد
 فرزندان میں سے سید محرم شاہ صاحب اور سید جماعت علی شاہ صاحب
 وفات پا گئے ہیں۔ حاجی سید عباس علی شاہ، حاجی سید یعقوب شاہ
 حاجی سید نر شاہ، سید شاہ جہان، حاجی سید عبداللہ شاہ، سید وارث

علی شاہ، حاجی سید فدا حسین شاہ، سید اوریس شاہ بفضلہ تعالیٰ
بقید حیات ہیں۔ دختران میں سے عین وفات پا گئی ہیں۔ اور پانچ بقید
حیات ہیں۔

۱۔ مولوی مہر الدین صاحب قمر، خلیفہ حضرت حاجی بابا نے بندہ سے
بیان کیا کہ حضرت موصوف کو شونِ شہادت تھا۔ فرمایا کرتے تھے، اللہ کریم
شہادت کی موت عطا کرے۔

۲۔ بیان کیا کہ حضرت موصوف نے خواب میں دیکھا کہ سر میں گولی لگی
ہے، جس کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا۔ حضرت حاجی بابا سے خواب بیان کیا
انہوں نے فرمایا صدقہ خیرات کر۔

۳۔ ایک دفعہ کرنل ہدایت خان صاحب کے پاس جا کر فرمایا، آپ
مجھے مجاہدین میں شامل کر لیں۔ کرنل صاحب نے عرض کی کہ آپ کی دعا
کی ضرورت ہے۔ لڑنے کے لئے ہم کافی ہیں۔

۴۔ آپ کے معمولات میں تھا کہ قبل از نماز ظہر صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے
تھے۔ اور بعد از نماز فجر ختم خواجگان نفس بندہ اور کبھی نماز عصر کے بعد
ختم شریف مذکورہ پڑھا کرتے تھے۔

۵۔ راقم الحروف نے بعد از شہادت خواب میں آپ کو ادنیٰ قبر میں
دیکھا، جیسا کہ کوئی چارپائی پر لیٹا ہوا ہو۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ میں وہاں سے
یعنی دنیا سے یہاں خوش ہوں، اور آپ پیٹھ کے بل سوئے ہوئے

روئے انور آسمان کی طرف تھا۔

✽

برادرِ محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ:

۱۔ ایک شخص کا بھینسا دوسرے سے بھاگ رہا تھا۔

نے آپ سے عرض کی، تو آپ نے بٹوانی کی مٹی اس کی طرف پھینک کر فرمایا، بے غیرتیا! کیوں بھاگتا ہے، تو وہ بھاگنے والا بھینسا ایسا سخت مقابل ہوا کہ سختی سے دونوں کو چھڑایا گیا۔

۲۔ مسمی احمد ساکن جردٹہ تحصیل کھوئے ضلع جموں، آپ کا مرید تھا۔ اس کو بوقتِ رخصت فرمایا کہ یہ ہماری آخری ملاقات معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳۔ ایک شخص مسمی نور احمد بامیر احمد ساکن ڈھوک آپن ضلع اسلام آباد کشمیر کا بیان ہے کہ میری ایک بڑی قیمتی گھوڑی تھی، جو بچہ نہ دیتی تھی۔ ہم نے آپ سے عرض کی، آپ نے اس گھوڑی پر سواری کی، تو اللہ کریم نے اس گھوڑی سے حسبِ خواہش بچہ عطا کیا۔

۴۔ آخر عمر میں آپ نے مرغ کا گوشت اور انڈا کھانا چھوڑ دیا تھا۔

۵۔ ایک دفعہ ہماری زمین کے جھگڑے کے سلسلہ میں لاہ شریف سے اکیلے پیادہ چل کر نیر و جال پہنچے اور قبضہ دلایا۔

۶۔ رسل میر ایک مشہور بد معاش اور چور تھا۔ اس کے پاس ایک

گھوڑی تھی جس پر اس نے جبراً قبضہ کیا ہوا تھا۔ آپ نے اس نام پوچھا تو کہنے لگا، تم اگر میرا نام جان لو تو خواب میں بھی ڈرو گے۔ آپ نے جواب دیا، تم اگر میرا نام جان لو تو قبر میں تمہاری ہڈیاں بھی ڈریں گی۔ تو وہ بد معاش خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا۔ اور گھوڑی چھوڑ گیا۔

تاریخ شہادت،

۱۶ جون ۱۹۴۵ء بمقام تقریباً ستر سال شہادت پائی۔

۵ بنا کردند خوش رہے بنجا کے خون غلطیدن

خدا رحمت کند این عشقان پاک طینت را

آپ کو قطب وقت مولانا سید حبیب اللہ شاہ بخاری سے خلعت خلا حاصل تھی۔ آپ کے حلقہ ارادت میں کثیر لوگ شامل تھے۔

آپ کی شہادت کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ:

حضرت قبلہ سید سلیمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت باسعادت نماز فجر چوکی والی مسجد نزہت منڈی تحصیل راجوری میں ادا کی پھر پونچھ کی طرف براستہ دیری گلی روانہ ہوئے۔ جب عظمت آباد نزد شاہدرہ شریف پہنچے تو کفار بدکردار کی فوج سے آمناسا منا ہو گیا۔

آخر کار فوج نے آپ کو اور دیگر مسلمان ساتھیوں کو شہید کر دیا اور ایک مکان میں بند کر کے آگ لگا دی۔ مگر آنجناب کا ایک رونگٹا بھی نہیں جلا۔ آپ کا جسم اور لباس بھی محفوظ رہا۔ حتیٰ کہ آپ کے ہاتھ میں

جو تسبیح تھی، اور لاٹھی (عصا) کا وہ حصہ جو آپ کے جسم کے ساتھ متصل تھا، نہیں جدا۔ باقی سب ساتھی حتیٰ کہ آپ کا نواسا سید ہدایت شاہ بھی جل کر ختم ہو گئے۔ حالانکہ یہ سب شہید تھے۔

کفار فوجیوں کے چلے جلنے کے بعد مسلمانوں نے باقاعدہ قبر کھود کر آپ کو دفنا دیا۔ تقریباً ایک ہفتہ کے بعد آپ کے فرزند سید حاجی یعقوب شاہ صاحب نے مع سید سرور شاہ ابن سید احمد شاہ صاحب مرحوم جسم مبارک کو قبر سے نکال کر تابوت میں رکھ کر دوبارہ اسی جگہ دفنا دیا۔

حاجی صاحب سید یعقوب شاہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قبر سے نکالنے لگے تو بے خبری میں سر مبارک پر کدال کی ضرب لگی تو بالکل زندہ آدمی کی طرح زخم سے خون بہنے لگا۔

خدا رحمت کن دایں عاشقان پاک طینت را

۱۹۸۱ء میں بندہ نے راجوری جاکر کوشش کی کہ حضرت غمی المکرم کا جسم نکال کر لاہ شریف میں قبلہ والد صاحب کے ساتھ دفنا کر ایک ہی روضہ بنایا جائے۔ اس غرض سے آٹھ دس آدمی اور لکڑی کا تابوت لے کر مع حاجی رشید احمد و غلام محمد شاہ فارٹو و سر فرار حسین شاہ عظمت آبا قبر شریف پر پہنچے۔ اور کھدائی شروع کی۔ لیکن وہاں کے مقامی لوگوں نے رکاوٹ ڈالی۔ اور کہا کہ اس مقدس ہستی

کار و خدمت یہیں بنا یا جائے۔ تو بعد ازاں حضرت کے چھوٹے فرزند حاجی
سید فدا حسین شاہ نے بتعاون ماسٹر محمد اقبال شاہ و سرفراز حسین شاہ
وغیرہ اسی جگہ ایک چار دیواری میں آپ کا روضہ تیار کر دیا۔

✽

حضرت حاجی بابا کی وفات کا چشم دید واقعہ۔

سولہ ضلع جہلم ہر مکان سید حاجی یعقوب شاہ صاحب
حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری لمحات تھے۔
نزع کا عالم تھا۔ آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ اور کلام بھی بند تھی۔
حاجی سید محمد شاہ صاحب کا لوجہ شریف والے پاس کھڑے تھے۔ انہوں
نے خاکسار کو بلایا کہ بابا صاحب کو دیکھو۔ میں نے قریب جا کر دیکھا تو
بظاہر آپ کو کوئی ہوش نہیں تھی۔ اور ریح پر داز کرنے والی تھی
لیکن آپ کا سینہ مبارک دیکھا تو قلب مبارک کی جگہ تیزی سے حرکت
کر رہی تھی۔ اور پیرا ہن مبارک اس حرکت سے اوپر کھڑ رہا تھا،
جیسے پنکھے سے کپڑا حرکت کرتا ہے۔ بعینہ اسی طرح کپڑا قلب کے
کبھی اوپر، کبھی نیچے جاتا تھا۔ گویا جسم تو مردہ تھا۔ لیکن قلب زندہ ہے۔
آپ نے ایک دفعہ مجھے فرمایا تھا، قلب جاری ہو جائے تو کوئی ضرورت
باقی نہیں رہتی۔ بعینہ اسی طرح بروایت برادر مراد شاہ مرحوم آنجناب
کے بڑے بھائی حضرت پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب انتقال

فرما رہے تھے، تو قلب مبارک کی جگہ تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ کہنے
ہیں، میں نے اوپر کپڑا ڈالا، تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا
اور فرمایا:

ہرگز نیردا نکد لش زندہ شد بعشق

ثبت است بر حریدہ عالم دوام ما

برداشت مولوی نور الدین قسری ایک بار حضرت حاجی بابا نے مسجد
میاں نور دین راجوری شہر میں نماز ظہر ادا کی، تو ایک مجذوب نے بلند
آواز سے درج ذیل اشعار پڑھے۔ بابا صاحب نے فرمایا، انہ کو
لکھ لو۔

لکھا شاہ مراد نے خط مقرب خان نوں

اتنا کبر نہیں چاہیے فر دے مہمان نوں

کچھ کھائیے کچھ پیوئے کچھ کرئیے یاد حسان نوں

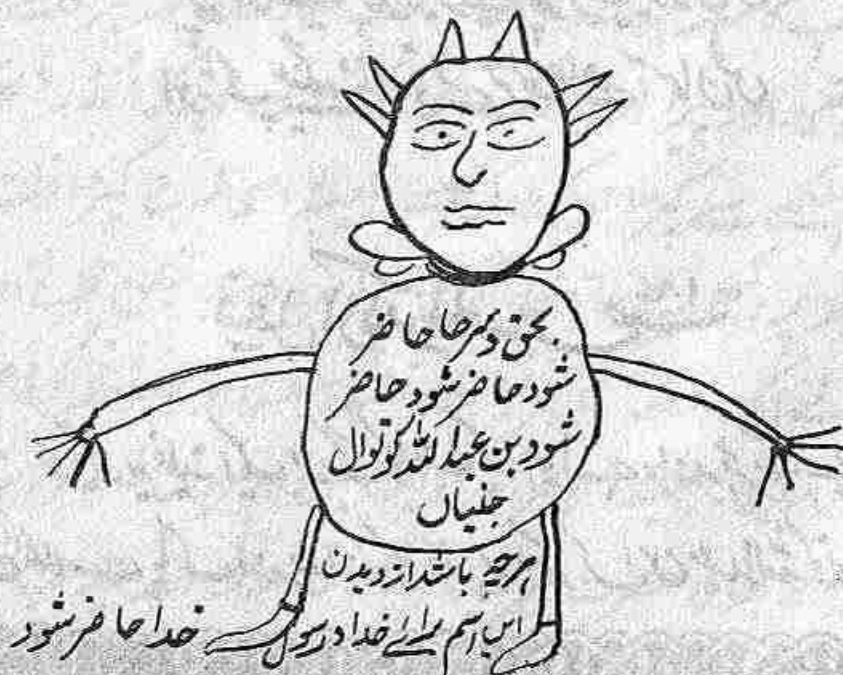
اور کپ مینگھے مٹنا نوئے پڑھ جاوے آسمان نوں

✱

نقل از کتو الحسن بن ص ۱۸۷

دیگر یہ فلیتہ ایک بزرگ کا عطا کیا ہوا ہے، اور مجرب ہے۔ ذیل
کی علامت پاک اور صاف کاغذ پر لکھ کر ابن عبد اللہ کو وال حنیان

کی جگہ عطر مل کر پھر مریض کے ہاتھ میں دے دے کہ وہ عطر کی جگہ پر نظر رکھے۔ اگر واقعی آسیب ہوگا، تو فوراً حاضر ہوگا، اور کلام کرے گا۔ اور دفع ہو جائے گا۔ عامل کو لازم ہے کہ اس عمل سے پہلے اپنے اوپر اور اپنے چاروں طرف دم کرے اور حصار کھینچ لے بخوف مطلق نہ کرے۔ موکلوں کی نیاز اور خوشبودار پھول جو کچھ میسر ہو، طلب کر کے اپنے سامنے رکھ لے۔ پہلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دے کر خلیتہ مریض کے ہاتھ میں دے۔ اور حجب آسیب حاضر ہو جائے، تو فوراً "اے سب سبسا" یا چاروں قل کا حصار مع آیت کریمہ کے چاروں طرف کر دے، تاکہ آسیب بھاگ سکے۔ اس کے بعد آسیب سے گفتگو کرے اور اگر اس کو رہا کرنا ہو تو قول فرار کر کے رہا کر دے۔ ورنہ جلا دے۔ علامت یہ ہے۔



مندرجہ ذیل طریقہ حضرت میاں جمال دین صاحب (عمر تقریباً ۱۲۵ سال) برادر اکبر حضرت خواجہ نظام الدین کیانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔
 بروایت مولوی غلام حیدر ولد شاہ جہاں ساکن کٹھ پیراں علاقہ درادہ آزاد کشمیر حال امام مسجد پراچہ نزد زراعت فارم راولپنڈی۔

اول درود نجات اور چاروں قل پڑھ کر اپنے ارد گرد کڑا کرے پھر سورہ نمزل سے **يَا أَيُّهَا الْمَوْمِلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**، ۴۱ بار پڑھ کر سبابہ انگلی کو "بن عبد اللہ کو تو ال جنباں" پر رکھے۔ اور پڑھے **اعْبَلُوا حَاضِرَتُو**۔ ۳ بار۔

آسب زدہ کے گلے میں باندھنے کے لئے،

علیقاً ملیقاً انت تعلم ما فی قلوبہم

زید بن آمنہ طلیقا، یعنی فلاں بن فلاں

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر طاق بتیاں بنا کر مریض کو دھوپ دیں۔
 مریض کے بدن کو دھوپ دیں۔

حیا عوت، ساعوت، مساعوت

ایک دن ایک بتی، دوسرے دن دوسری۔ علیٰ ہذا القیاس۔

برائے ہر مرض

(منقول از خواجہ نظام الدین، کیاں شریف)

عَا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ

وَلَا فِي السَّمَاءِ ذَهَبٌ السَّمِيعُ الْعَلِيبُ

۲۔ ہر مشکل کے حل کے لئے درج ذیل طریقہ سے سورہ یسین شریف
نوافل میں پڑھیں۔

۲۔ رکعت نفل نسو وقت مقررہ پر پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
کے بعد سورہ یسین شریف معہ بسم اللہ پڑھے۔ پھر دعا کرے۔

درج ذیل نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ جس حاکم کے پاس جائے
وہ اس پر مہربان ہوگا۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۱۵	۷	۵

ہر بلاؤں پر مصیبت اور بیماری سے محفوظی کے لئے

یہ دعا جس وقت کسی مصیبت زدہ کو دیکھیں تو پڑھیں مگر
آشوب چشم، بخار اور خارش والوں کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں کہ ان
امراض کی حدیث میں تشریف کی گئی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي
عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا

✽

برائے حفاظت حصار حسین رضوان اللہ علیہم

جب دشمن کا خطرہ ہو یا دشمن میں گھر جائے یا ملتے جائے، اور
اس سے خطرہ ہو۔ خواہ دشمن جانی ہو یا دشمن ایمان، خواہ دشمن درندہ ہو
یا انسان۔ ہر حال میں محفوظ رہے۔ حصار یہ ہے۔

فر بار فر باد فر باد بد گاہے تو بد دہستی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
و بد دہستی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا۔
آنچه مطلوب می دارم بانصرام رساں۔ (یہ منہز ایک بار)

آیۃ الکرسی تین بار۔ چاروں قل تین بار۔ اپنے گرد حصار کرے۔
یعنی ہر طرف منہ کر کے دم کرے اور کلمہ کی انگلی پر دم کر کے کان کے گرد
حصار کرے۔

✽

باب ستم

متفرقات

حضرت نے بحوالہ تفسیر روح البیان زیر آیت **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّن شَيْءٍ فَإِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ** معانی الآثار امام طحاوی سے نقل فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک بنی ہاشم کے لئے ہر قسم کے صدقات فرضیہ ہوں یا نافلہ جائز ہیں۔ ان کی حرمت بنی ہاشم کے لئے فقط زمانہ نبی علیہ السلام میں تھی۔ کیونکہ اس وقت انہیں مال خمس سے حصہ ملتا تھا، جب آنحضرت کے وصال کے بعد یہ حصہ ان کے لئے ساقط ہو گیا تو ان کے لئے صدقات حلال ہو گئے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں، ہم جواز پر فتویٰ دیتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ کو ان احادیث کا علم نہ ہوا ہو، جن سے صدقات فرضیہ کی حرمت بنی ہاشم کے لئے ثابت ہے، تو اس کا جواب حضرت قبلہ عالم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ امام ابو حنیفہ ان احادیث کو جانتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حرمت

اور مخالفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مختص تھی۔ لہذا ایک محقق مجتہد کے اجتہاد سے یہ ثابت ہوا کہ احادیث میں اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اور حرمت کی علت خمس کا حصہ ملنا قرار دیا۔ لہذا یہ حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ختم ہوا۔ نبی اور حرمت بھی ختم ہوئی۔
(منقول از کتاب مہر منیر ایڈیشن سوم صفحہ ۵۷)

*

۱۔ بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۸۶ء بمقام سنی بنک کوہ مری ضلع راولپنڈی حاجن سید الف نور دختر سید فقیر شاہ صاحب مرحوم ہمیشہ سید حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم کا لوچک شریف والے، زوجہ مرد قلندر سید لطیف شاہ صاحب نے راقم کے سامنے بیان کیا کہ میری والدہ صاحبہ (بی بی رقیہ جو کہ ولیہ تھیں) نے تمہاری ولادت سے قبل خواب میں دیکھا کہ بڑے پیر سید مخدوم شاہ صاحب کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جس کو سبزی کہتے ہیں، اور اس سے ہر طرح کے انوار برس رہے ہیں۔

والدہ صاحبہ نے یہ خواب جناب سید لطیف شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے، کہ حضرت پیر صاحب کے گھر ایک بزرگ بچہ پیدا ہوگا۔
یاد رہے کہ سید لطیف شاہ صاحب ابن سید منور شاہ رحمۃ اللہ

علیہ ایک مجذوب سالک ولی تھے، اور صاحب علم تھے۔ بندہ جب فاسخ
التحصیل ہو کر واپس آیا، تو فرمائے گئے، اگر تم ہمارے قریب ہوتے تو میں
تمہے قرآن کی تفسیر دیتا۔ حالانکہ وہ ضعیف العمر بزرگ تھے، اور راقم
ان کے بڑے فرزندوں سے بھی چھوٹا تھا۔

۱۔ خدا رحمت کند اس عاشقانِ پاک طینت را

۲۔ یہ بھی بیان کیا کہ نہاری ولادت کے بعد بی بی مغفرہ مرحومہ (جو کہ
حقیقی بھانجی تھی) ہمارے لئے کشیدہ کاری والی ٹوپی لے گئیں، تو حضرت
میر صاحب نے ان کو ایک گھوڑی سرخ رنگ کی عطا کی۔

✽

محترمہ ہمیشہ صاحبہ جنت نور کا بیان

۱۔ ہمیشہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم موضع سمبلی نزد سرائے عالمگیر
ضلع گجرات میں مقیم تھے، تو حضرت حاجی بابا سید نور اللہ شاہ صاحب رحمۃ
اللہ علیہ وہاں تشریف لے گئے۔ کیونکہ وہاں گاؤں میں ان کے کچھ ارادتمند
بھی تھے۔ آپ جب ہمارے گھر تشریف لائے، تو باتوں باتوں میں قرآن
لگے کہ میرا خیال تھا کہ تمہارے بھائی سید محمد قاسم شاہ کو فیض دوں کہ وہ
میرے پیارے بھائی کی اولاد ہے۔ اور برادری میں کوئی اور آدمی اس قابل
نظر نہیں آتا۔ لیکن وہ میرے پاس نہیں آیا۔

اس کے بعد بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ نے

بکمال لطف و کرم عملیات مخصوصہ کی اجازت دی۔ ان ہی عملیات میں ایک
بادلے کئے کا دم بھی ہے، جو غالباً بندہ کے سوا کسی حقیقی فرزند کے پاس
بھی نہیں ہے، اور نہ ہی کسی خلیفے کو اجازت دی ہے۔

۲۔ ہمشیرہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں
تمہاری والدہ کو قرآن مجید میں بیٹھا ہوا دیکھا ہے۔ پھر خود ہی تعبیر بیان
فرمائی کہ چونکہ ان کو اس چادر میں دفن کیا گیا ہے، جس پر میں ختم پڑھنا
رہتا تھا، اس لئے ایسی خواب آئی ہے۔

۳۔ ہمشیرہ صاحبہ ہی بیان کرتی ہیں کہ جب آپ مع تمام برادری کے محرن
کے آئے تھے، تو پہلے سال موضع کھوہار ضلع گجرات براستہ سرلے
عالمگیر مقیم ہوئے، تو اسی گاؤں کی مسجد میں آپ کے فرزند سید شاہ
جنید نسیم نے تم کو قرآن مجید تلاوت کرتے دیکھا تو گھبرا کر بابا صاحب
کے سامنے صفت بیان کی کہ سید فاسم شاہ نہایت اچھا قرآن مجید
پڑھتا ہے۔ حالانکہ ابھی چھوٹی عمر ہے، اور طالب علم ہے۔ تو حضرت
حاجی بابا نے میرے سامنے فرمایا، مبارک ہو اس ماں کو، جس کا
یہ بیٹا ہے۔

✱

۱۔ برادر محمد شاہ صاحب کا بیان ہے کہ موضع کٹرہ نزد جند رہ
جہوں، ایک آدمی کو جنات کا دخل تھا۔ اور اس کی دُبر سے پنجن کی

طرح آواز آتی تھی، تو حضرت والد صاحب قبلہ نے ختم سلیمان علیہ السلام
پڑھ کر دعا کی، تو اس آدمی کو آرام ہو گیا۔ لیکن رات کو سونے کی حالت
میں جنات نے حضرت قبلہ پیر صاحب کو اوپر سے دبایا۔ آپ نے جہل
کاف پڑھے، تو وہ جنات بھاگ گئے۔ اور بھانپتے ہوئے دھواں
کی طرح معلوم ہوئے۔

۲۔ انہی کا بیان ہے کہ سر دہلیس سر سے جند رہ کو کشتی آرہی تھی۔ میں
والد صاحب کے ہمراہ تھا۔ ہمارے ساتھ ۲۵، ۳۰ بکرے بھی تھے۔
کشتی بان نو عمر لڑکا تھا۔ اس نے کہا، مجھے تپ چہارم ہوتا ہے۔ لہذا جلدی
جلدی سوار ہو جاؤ۔ والد صاحب نے فرمایا کہ بکرے اکٹھے نہیں جاسکتے
تھوڑے تھوڑے سوار کرو۔ اور تمہاری بیماری کا علاج کیا جائے گا۔ پھر
اس کو فرمایا کہ تم نہا کر آؤ۔ ایک میاں موچھوں والا دال موجود تھا۔ اس نے
کہا، اس کو سر دیانی میں نہلاتے ہو۔ سید جوتا پھینکے تو تپ چہارم ساتھ چلا
جائے۔ آپ نے آہستہ فرمایا کہ ایسا تم کرو۔ ہم سے نہیں ہوتا پھر فرمایا
تمہاری موچھیں کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ کاٹو گے، یا کٹوا کر
جاؤ گے۔

پھر اس لڑکے نے غسل کیا اور آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کے
دھنوں ہاتھ کے ناخن پر چار یار اور حضور علیہ السلام کے اسمائے مبارکہ لکھے
اور ان کو دیکھنے کو فرمایا۔

وہ لڑکا گھر چلا گیا۔ والد صاحب نے فرمایا، صبح ہم کو بتلانا۔ صبح وہ لڑکا کچھ نیاز (گڑ اور چاول) لے کر آیا۔ اور عرض کی کہ تپ نہیں چڑھا۔ صبح وہ میاں بھی آگیا۔ آپ نے اس کو مونچھوں کا مسئلہ سمجھایا۔ پھر ہم گھر چلے گئے۔ اور قبلہ والد صاحب وفات پا گئے۔ دوسرے سال برادر مولا ناسبد محبوب شاہ صاحب اور میں اس جگہ گئے، تو مذکورہ میاں آیا۔ اس نے کہا، آپ نے مجھے پہچانا ہے؟ میں وہی ہوں، جو تمہارے والد صاحب کے ساتھ جھگڑا تھا۔ میں نے تمہارے والد صاحب کی بات پر عمل کیا۔ اور تمہاری نیاز چاول، گڑ ۵، ۵ سیر لایا ہوں۔ میں نے مونچھیں کٹوا دیں اور دارھی رکھ لی ہے۔

✽

سید حاجی دہاب شاہ مرحوم ابن سید سلطان علی شاہ صاحب نے بیان فرمایا:

۱۔ لاہ شریف میں حضرت حاجی بابا نے ہر موقع عرس حضرت بابا جیسا۔ ۱۵ شعبان مبارک ایک ران بکرا کی اپنی آستین میں چھپا کر فقیر تاس کو دی۔ اور فرمایا کہ پڑوسی کا حق ہوتا ہے۔ حالانکہ بوجہ پڑوسی اس شخص کے ساتھ جھگڑا بھی ہوتا رہتا تھا۔ اسی لئے آپ نے اقرباء سے چھپا کر گوشت دیا تاکہ کوئی رکاوٹ نہ کرے۔

۲۔ موصوف نے ہی بیان فرمایا کہ میرے برادر خور و سید ولایت شاہ صاحب

(جو کہ مجذوب قسم کا آدمی تھا) کے لئے حضرت حاجی بابا نے سرائے علی آباد
نزد پر پنجال کشمیر سے نسوار بدست خود خریدی اور فرمایا کہ ولایت شاہ کو
راستہ میں نسوار کے بغیر تکلیف ہوگی کیونکہ وہ نسوار کا عادی ہے۔
حالانکہ آپ نسوار کے سخت مخالف تھے اور لوگوں کو نسوار سے تو بہ کر دیا
کرتے تھے۔ یہ آپ کی غریب نوازی اور خدمت خلق تھی۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست

بے بیع و سجادہ و دلق نیست

۳۔ بیان کیا کہ ایک بار میں رات کو دیر سے لاہ شریف پہنچا جب کہ سب
لوگ سوئے ہوئے تھے۔ حضرت حاجی بابا نے مائی صاحبہ کو یعنی اپنی اہلیہ
محترمہ کو کہا کہ روٹی ہے؟ انہوں نے عرض کی، اگر نہیں تو پکالیں گے حالانکہ
رات کافی گذر گئی تھی۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔

پہلے واقعہ سے حضرت حاجی بابا کا خدمت خلق کا جذبہ ظاہر ہے
اور دوسرے واقعہ سے آپ کی اہلیہ محترمہ کا جذبہ خدمت خلق معلوم ہوا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

۴۔ انہی کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب سید سلطان علی شاہ صاحب
حضرت بابا جی صاحب کو ملنے کے لئے گئے۔ چھوٹا فرزند ولایت شاہ
مجذوب بھی ساتھ تھا۔ اس کو باہر چھوڑ گئے کہ پاؤں صفا نہ تھے تو حضرت
حاجی بابا نے کشتا معلوم کر کے فرمایا، تم سید زادہ کو باہر چھوڑ آئے ہو،

اس کو اندر بلاؤ۔ پھر حضرت باباجی صاحب نے اپنے گھر سے ایک بڑا
تھیلہ مکئی کا بھر کر دیا کہ دورانِ سفر کام آئے۔

ۛ

سید محمد امین شاہ صاحب ابن سید غلام حسن شاہ نے بیان
کیا کہ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ فرمایا کرتے تھے کہ جی ادا میرے استاد
بھی تھے اور مرنے بھی۔

ۛ

برادرِ محمد شاہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت حاجی بابا نانالہ
کچھ روز عیش مقام کشمیر میں فقیروں کی بکریوں میں گزر گئے، تو بیماری دور
ہو گئی۔

ۛ

۱۔ برادرِ سید مردان علی شاہ صاحب کا بیان ہے کہ راجہ پرتاپ سنگھ
والی ریاست جموں و کشمیر کی نہایت محبوبہ رانی بنام گلھامی مر گئی۔ اس
کے سوگ میں راجہ نے حکم دیا کہ سات یوم گوشت کا ناغہ کیا جائے۔
اس ناغہ کی وجہ سے راجہ کے ۲ عدد شیر نر اور مادہ بہت بھوکے ہو گئے
اور انہوں نے بہت شور ڈالا۔ پنچروں کو توڑنے لگے۔

خدا مہ نے راجہ کو اطلاع دی۔ اس نے حکم دیا کہ ایک بکرا ان کے آگے
ڈال دیا جائے۔ راجہ کے نوکرؤں نے قریب سے ایک بکرہ ڈال مسلمان کے

ریوڑ سے ایک بڑا بکرا بکرا لیا۔ اس بکروال نے کہا کہ یہ بکرا غوث پاک
 گیارھویں کا ہے۔ اس کو چھوڑ کر کوٹی اور بکرا لے جاؤ۔ لیکن راجہ کے نوکر
 نے بات نہ مانی۔ اور بکرا لا کر شیروں کے پنجرہ میں داخل کر دیا۔ تو دونوں شیر
 ادب سے بکرے کے پاؤں پر سر رکھ کر بیٹھ گئے۔ اور بکرا آرام و سکون
 سے کھڑا تھا۔ اور جگالی کر رہا تھا۔

لوگ حیران ہو گئے۔ راجہ کو بھی اطلاع ہو گئی۔ راجہ نے حکم دیا کہ نرسنگھ
 کا بکرا لا کر شیروں کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ شیروں
 نے سامنے ہوتے ہی نرسنگھ کے بکرے کو رینہ رینہ کر کے کھایا۔ کیونکہ
 وہ ہفتہ بھر کے بھوکے تھے۔

اس واقعہ کی بہت مشہوری ہوئی۔ راجہ بھی بہت حیران ہوا۔ جنوں
 میں محلہ استادان سے ایک عالم کو بلا یا۔ اور اس واقعہ کے متعلق پوچھا،
 اس عالم نے جناب غوث پاک کے فضائل و مناقب اور کرامات کا ذکر کیا۔
 جس سے راجہ بہت معتقد ہو گیا۔ اور ایک صدر روپے گیارھویں کے طور
 پر ہر ماہ ان مولوی صاحب کو دینا تھا کہ گیارھویں شریف میں شامل کریں۔
 اور خود بوقت دعا لا تھ باندھ کر ادب سے کھڑا رہنا تھا۔

یہ واقعہ کسی شاعر نے نظم میں لکھا تھا، جس کے دو شعر یہ ہیں۔

ساڑے تین بکری اجڑ دچہ موجود

ایہ بکرا میرے پیر دامن لے تو مردود

جب نوکروں نے بات نہ مانی تو چرواہے نے کہا جو درج ذیل ہے۔

جے ایہ منت منظور تے شیر نہ کھاسی مول

کر لے جو کچھ کرناں لے کافر مجھول

۲۔ برادر مردان علی شاہ صاحب کا ہی بیان ہے کہ شہر راجوری میں آگ لگ گئی۔ وہاں کے مشہور برہمن نند عرف لم پیر اکھتری نے یک صد روپے گیارھویں نذر مانی۔ اس کی دکان بج گئی۔ اس نے حضرت حاجی بابا کو گیارھویں شریف دی تو حاجی بابا کی منزل رک گئی، ہو بعد میں حضرت مجدد کے مزار پر حاضری سے کھلی۔

✽

چوہدری دیوان علی ابن امام دین موضع دھنور راجوری نے خود بندہ سے ذکر کیا کہ میں بھائی داری کے زمانہ میں ریاسی کے قریب مقیم تھا جب معمول گیا رھویں شریف تیار کی اور ایک پلیٹ میں ڈال کر اوپر دسترخوان رکھ کر باہر دہ مسجد میں ایک نووارد مولوی صاحب کو پیش کی مولوی نے کھانے کے لئے پردہ اٹھایا، تو شور ڈال دیا کہ اس میں سانپ ہے۔ ہم نے دیکھا تو ہمیں نظر نہ آیا۔ میری والدہ صاحبہ اس وقت حیات تھیں انہوں نے سن کر فرمایا کہ مولوی دیوانی ہو گا۔ تب اس کو سانپ نظر آتا ہے۔ ہم نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ مولوی فی الواقع دھابی تھا۔

✽

خاکر کے حقیقی ماموں سید انور شاہ صاحب مرحوم نے بندہ کے
 سامنے بیان فرمایا کہ مجھے ایک دفعہ حضرت حاجی بابا نے ماہ ساون یا بھادو
 میں کشمیر سے راجپوری بھیجا کہ غم جی ادا کا پتہ کر آؤ۔
 چنانچہ میں راجپوری شہر آپ کی ملاقات کی۔ رات کو موضع گردل رس
 پھر میں اجازت لے کر واپس کشمیر روانہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے
 تاریخ پر حاضر ہونا ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ بھائی ہوں تو ایسے ہوں۔

✽

مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۱۷ء نوآں شہر نزد ایسٹ آباد ہزارہ بخانہ مولوی
 محمد بن صاحب قمر قیام کیا اور ان کی زبانی درج ذیل باتیں خود لکھیں۔
 ۱۔ حضرت بابا جی صاحب لاروی نے بمقام کھیلان نزد لالہ شریف
 مرزا گنج بخش کے گھر بوقت نماز فرمایا، بڑے پر صاحب کو کہو نماز پڑھیں
 چنانچہ آپ کی اقتداء میں بابا جی صاحب نے نماز پڑھی۔
 ۲۔ ایک پڑوسی ملاں مخالفت کیا کرتا تھا۔ فرمایا ذلت کی موت مرے گا۔
 چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

گفتہ اُد گفتہ اللہ بود

گرچہ از خلقوم عبد اللہ بود

۳۔ قبلہ بڑے پر صاحب نے فرمایا کہ بہت پر دیکھے ہیں لیکن طبیعت
 سیر نہیں ہوتی۔ بابا جی صاحب کو دیکھ کر طبیعت سیر ہو گئی۔

۴۔ فرمایا مولوی نیرالدین اور مولوی سکندر کو دیکھ کر حاجی صاحب کی کرامت کا قائل ہو گیا ہوں۔

۵۔ ایک نہایت بدکار آدمی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو حکیمانہ انداز میں نصیحت کی، جس سے متاثر ہو کر وہ شخص بیعت ہو کر تائب ہو گیا۔

۶۔ آپ نے فرمایا، ایک دفعہ پانی کا نالہ عبور کرتے ہوئے گھر سے پانی میں ڈوب گیا۔ میں نے غوث پاک کو پکارا، معاً پار ہو گیا۔ کچھ لوگ جو درہری طرف کھڑے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا۔ کیا آپ تیراک ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اور راز نہ بتلایا۔

۷۔ ساداتِ ماتھریاں کو میں نے سمجھایا تھا۔ لیکن انہوں نے بات نہ مانی۔ آخر کار سیلاب میں غرقاب ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ آپ نے انہیں یقیناً کہوں نہ کہا، کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ لہذا تم جان بچاؤ۔ فرمایا کشف کی باتوں میں غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا یقیناً نہیں کہا جاسکتا۔

+

خواجہ گل محمد صاحب کی کرامت، بروایت مولانا محمد اسحاق ماسرہوی
شیر سرحد۔

مولانا محمد اسحاق ماسرہوی نے اپنے والد خواجہ گل محمد کی کرامت یوں بیان کی کہ ایک مولوی بنام محمد حسین دیوبند سے قانع ہو کر اپنے گاؤں

تازہ ضلع ہزارہ میں آیا۔ طلباء کو پڑھاتے لگا۔ درس شروع کیا۔ اس نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ سیدہ غیر سید کے لئے جائز ہے۔

خواجہ گل محمد صاحب کو پتہ چلا کہ یہ مولوی یوں کہتے ہیں۔ تو آپ ایک شاگرد لے کر اس مولوی کے پاس پہنچ گئے۔ دورانِ بحث اُس نے پناہ نہایت کرنے کے لئے کچھ کتابوں کے حوالے پیش کئے، تو خواجہ گل محمد صاحب جوش میں آکر فرماتے گئے:

”او مولوی! تجھے پستاب کرتے کے لئے اولادِ رسول کے سوا کوئی جگہ نہیں ملتی، ظالم!“ ————— ذرا فور سے فرمایا۔

تو اس مولوی پر اتنا اثر پڑا کہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔ اور اسی حالت میں بعد ازاں مر گیا۔

نوٹ:

اس واقعہ کے گل شیر ساکن سولہن ضلع ہزارہ بھی شاہد ہیں۔ علاوہ انہیں اور بھی کئی آدمی شاہد ہیں۔

از خدا خواہیم تو فقیہِ ادب

یہ ادب محروم ماتمدا از لطفِ رب

ذکرِ خیر حضرت کرناوالے

حضرت علامہ شیخ القرآن غلام علی صاحب اڈکالڑی سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے قبلہ عالم حضرت کرناوالے سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ارشاد فرمایا۔

۱۔ فرمایا کہ ایک دفعہ فقیر حضرت مولانا منظور احمد صاحب ادر دیگر چند طلباء کے ہمراہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ اپنی کوٹھی کے صحن کے ایک گوشے میں تنہا بیٹھے تھے۔ فقیر نے حسبِ عادت تھوڑی دور رک کر السلام علیکم عرض کیا۔ اور حاضری کی اجازت طلب کی۔ تو حضرت صاحب قبلہ نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا، مولوی صاحب آجائیں۔ آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

چنانچہ سلام اور دست بوسی کے بعد جب ہم دوزانو مؤدب ہو کر بیٹھ گئے تو حضرت صاحب قبلہ نے ارشاد فرمایا:

”مولوی صاحب! اب میری حالت پہلے کی طرح نہیں رہی ہے۔ میں علمِ قیامت کا دعویٰ نہیں کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ نبی کریم کے صدقے اور میاں صاحب شرقپوری کے صدقے اللہ تعالیٰ نے کُنیاں میں کوئی چیز مجھ سے چھپا کر نہیں رکھی۔ کوئی بیمار ہونے والا ہوتا یا مرنے والا یا اس قسم کا کوئی اور آئندہ کا واقعہ اور آنے والوں کی قلبی کیفیات اللہ تعالیٰ مجھ پر بالکل ایسا منکشف فرما دینا تھا کہ جو کچھ میں کہہ دیتا تھا بالکل واقع

کے مطابق ہوتا ہے۔

۲۔ نیز فرمایا، حضرت اعلیٰ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز مغرب کے بعد بالدام یہ وظیفہ پڑھا کرتے تھے۔

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر

شیخ اللہ جوں گدائے مستمند
المدد خواہیم ز شاہ نقشبند
بگردابِ بلا افتادہ کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

ان کے علاوہ اور بھی بہت بزرگوں کے توسل سے استمداد اور نعت فرماتے تھے۔

+

درج ذیل اشعار بتاریخ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۹۳ھ، ۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء
بر موقع حج پر سید ہمالیول شاہ گیلانی و سید محمد عیاض اللہ شاہ رعنا
راجپوری، بمقام نورپور شاہاں انڈلم سید محمد قاسم شاہ مخدومی لکھے گئے
(بہ سفر رفت مبارکباد)

خیر آمد کہ سوئے طیبہ روی بمدینہ و ہم بہ مکہ روی
حج و زیارت ترا مبارکباد ایس سعادت ترا مبارکباد

یہ سفر رفتنت مبارکباد بہ ہمہ قافلہ مبارکباد
 بچوں بروضہ رسی بر عنائی بفقیری و ہسم بدانائی
 بہ نیاز و آداب سلائے کنہ بہ ہزاراں ادب کلائے کن
 از من ناتواں پیائے گو بحضور نبی سلائے گو
 بطیارہ روی و باز آئی بسلامت روی و باز آئی
 مادر تو گر بدے موجود ہم آں پدر سعید و جود
 اندر یں وقت شادمان بودے بامسرت و باناں بودے
 کاش رفتند از جہان فانی کہ کلُّ مَن عَلَیہَا فانی

و تاسم زار الوداع گوید
 اہں ہمہ قافلہ وداع گوید

منقبت در مدح حضرت کرمانوالے

اشعار فارسی در مدح حضرت کرمانوالے، جو دربار شریف حضرت
 کرمانوالہ اوکاڑہ میں لکھے گئے۔ (از قلم محمد قاسم شاہ مخدومی)

من چہ گوئم وصف تو عالی جناب
 زانکہ اوصاف تو دیدم بے حساب
 انبیاء و اولیاء محتاج تو

از عطائے حق شدہ معراج تو

بردر تو ہر کہ می آید پدید
ہمچ کس زینجا نہ گشتہ نا امید

سرفرازاں بردر تو سرنگوں
از شکوہ ہے تو شدہ عجزے فزوں

مولوی معنوی گفتہ چنین
در حدیث مصطفیٰ آید ہمیں

”اولیاء راست قدر از الہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ“

اے کہ غوثِ وقت ہستی بے گماں
من ترا ہستم بجائے خسار ماں
تبرگی قلب ما را در گن

اندرون محزون من مسرور کن
من غریبم آمدہ در کوئے تو

شیبائے ازلہ از جمالِ رؤے تو
قاسمِ مغموم را مسرور کن
قلبِ آئیم را ہمہ پر نور کن

مولانا پیر سید زاہد حسین شاہ صاحب حال خطیب لاہور شہر انگریزوں نے بیان کیا کہ میں حضرت کو انوالہ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا، میں ہندوستان سے ہجرت کر کے آیا ہوں۔ میرا تمام اہل و عیال کفار نے شہید کر دیا، لیکن ایک لڑکا زندہ ہے۔ وہ مجھے اب تک مل نہیں سکا۔ مجھے فرمائیں کہ میرا لڑکا مجھے مل جائے۔ حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ جاؤ اللہ رحم فرمائے گا۔ اُس نے عرض کی، میں تو لڑکا لے کر جاؤں گا۔ حضرت صاحب دوسرے لوگوں سے گفتگو فرماتے لگے۔ پھر تھوڑے دیر بعد فرمایا تم جاؤ اُس نے پھر عرض کی میں لڑکا لے کر جاؤں گا۔ حضرت صاحب نے غصہ میں فرمایا، اس کو باہر نکال دو۔ چنانچہ اس شخص کو باہر نکال دیا گیا۔

باہر جا کر اس شخص نے باب سرک دیکھا تو اس کا دل کھڑا تھا۔ پوچھا تو یہاں کیسے آیا۔ کہنے لگا۔ میں آگرہ میں ایک مکان کی بھینسیں چرانا تھا کہ ایک بزرگ سفید ریش مجھے اور فرمایا تو باب کو ملتا چلتا ہے۔ میں نے کہاں میں جوتا دیا۔ تو اس بزرگ نے مجھے یہاں لا کر چھوڑ دیا ہے۔ وہ آدمی سمجھ گیا کہ حضرت صاحب کی مہربانی اور کرامت سے آیا ہے۔ لہذا اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے دوبارہ حضرت صاحب کے پاس جا رہا تھا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا دیکھو وہ شخص دوبارہ آگیا ہے اس کو باہر نکال دو۔ چنانچہ اس کو باہر نکال دیا گیا۔ اس دوران میں لڑکے نے حضرت صاحب کو دیکھ کر کہا، یہی بزرگ ہیں، جو مجھے یہاں لائے ہیں۔

شجرہ شریف

نقشبندیہ مجددیہ نوریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا الہی اپنی ذات کبریٰ کے واسطے
 رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے
 دین دنیا کی میری سب مشکلیں آسان کر
 سرور کونین احمد مجتبیٰ کے واسطے
 بخیرہ علم لدنی یا الہی کن عطا
 شافع برحق خواجہ دوسرا کے واسطے
 واسطے اصحاب اربعہ کے الہی رحم کر
 یا رخا صاحب صدق و صفا کے واسطے
 جام وحدت کا پلاوے یا الہ العالمیں
 حضرت سلمان فارسیؒ ذی عطا کے واسطے
 امن میں رکھ یا الہی مجھ کو از قحط و وبا
 حضرت قاسم محمدؒ یا سخا کے واسطے
 کر منور قلب میرا از جمال نور خویش
 حضرت جعفرؒ امام با صفا کے واسطے

حفظ میں رکھ یا الہی تو گناہوں سے مجھے
 بایزید پاکؒ مردِ رامہنا کے واسطے
 مانگتا ہوں یا الہی بھیک تیرے عشق کا
 ابو الحسن بکھرقانی نورضیا کے واسطے
 مست کر دے یا الہی! عشق اپنے میں مجھے
 اس محمد بوعلی شاہؒ مقتدا کے واسطے
 دور کر ظلمت گناہوں کی منور قلب ہو
 حضرت یوسفؑ محمد ذوالہما کے واسطے
 عبد خالق غجدوانی کے لئے غم دور کر
 عارفؒ باللہ ولی اہل ہدیٰ کے واسطے
 خواجہ محمودؒ کامل اور عزیزؒ پیر ما
 حضرت بابا سماسیؒ پُر ضیا کے واسطے
 علم حقیقت معرفت مجھ کو الہی کر نصیب
 سید میر کا ابراہاؒ پیشوا کے واسطے
 ہو نقش دل میں میر سے اسم ذات اللہ ہو
 بادشاہ نقشبندؒ با خدا کے واسطے
 معدن عشق ربّانی عاشق ربّ الجلیل
 مخزن فیض الہی پُر حیا کے واسطے

کاملوں کے پیر کامل بے کسوں کے دستگیر
 اس بہاؤ الدین تاج اولیاء کے واسطے
 یا الہی! مجھ گدا کو چاہ غفلت سے نکال
 اس علاؤ الدین کا مرشد بارضا کے واسطے
 کر عطا مجھ کو الہی بادۂ توحید مست
 حضرت یعقوبؑ چرخ بیابا کے واسطے
 شاہ عبید اللہؒ ولی زاہد محمد حق نما
 اور خدایا اپنی قدرت کا ملا کے واسطے
 زہد تقویٰ کی محبت دہ مجھے درویش کر
 حضرت درویشؒ صاحب باصفا کے واسطے
 یا الہی! بخش دے مجھ رویا کے سب گناہ
 شاہ امکنگیؒ دافع ہر بلا کے واسطے
 دو جہاں میں اے خدا مشکل کشائی سے کیجئے
 خواجہؒ باقی باللہ پیر راہ ہدی کے واسطے
 بے خودی کا جام مجھ کو ساقیا بھر کر پلا
 احمدؒ شیخ المکرم شہنشاہ کے واسطے
 یا محمد و الف ثانی پسر ما مشکل کشا
 رحم کی نظر کبجو اس پر خطا کے واسطے

حضرت معصوم محمدؑ کے لئے جلوہ دکھا
 اس محمد حجت اللہؑ ۲۶ پیرما کے واسطے
 حضرت زبیر فاضل ہیں جو سرمہندی دلی سے
 خواجہ اشرف محمدؑ ۲۸ دل رُبا کے واسطے
 شاہ جمال اللہ محمد خواجہ غیسائیؑ ۲۹ دلی سے
 خواجہ فیض اللہ ضیاء حق اولیا کے واسطے
 دے مجھے وہ بصر جس سے تو بھی آئے نظر
 خواجہ نور محمد بادف کے واسطے
 شاہ محمد نامدار اور صدیق ماگھیؑ ۳۳
 فضل کر ابرار کل پارسا کے واسطے
 شربت کلمہ شہادت دیجئے وقت نزع
 شاہ نظام الدینؑ ۳۵ تاج اولیا کے واسطے
 جام وحدت کا پلاوے یا الہ العالمین سے
 بابا صاحبؑ ۳۶ لاروی مشکل کشا کے واسطے
 آدمی درہم ہمارے ہیں سکونت لار میں
 حضرت بابا مکرّم بانوا کے واسطے
 از شرور نفس ظالم وہ پناہ یارِ بِنّا
 اس عبید اللہ دلی ذوالاصفیا کے واسطے

دستگیر وقتِ مشکل اور قیومِ آخرتوں
 فانی فی الذاتِ مطلقِ ماسوائی کے واسطے
 یک نظر بردار زارِ عاصی بے چارہ کنے
 سیدِ مخدومِ خواجہ بے ریا کے واسطے
 بخشِ مجھ کو یا کریم العفو ستارِ العیوب
 حادئِ مخدومِ سیدِ با خدا کے واسطے
 مردِ کامل پیرِ اکبر زاہد و عابد ولی
 صابر و شاکر بخنے جو راضی رضا کے واسطے
 کر عطا ذوقِ حقیقی اے خدائے با عطا
 پیرِ مخدومِ جہاں نور و ضیاء کے واسطے
 یا الہی اپنی رحمت سے شہادت کر نصیب
 شاہِ شہید سیدِ سلمان شاہ کے واسطے
 مانگتا ہے بھیک تجھ سے قمرِ عاصی بے نوا
 کر عطا کچھ اپنی رحمت بے بہا کے واسطے

دہ نجات اس قیدِ غم سے یا اللہ العالمین
 شاد کر دے حاجی نوران شاہ کے واسطے
 ببل باغِ محمد طوطی شجرِ رسول
 شاہِ جید ابنِ جید ذرا الفلاح کے واسطے

اس شجرہ طریقت کو جناب مولوی میرالدین قمر مرحوم نے منظوم کیا۔

تتمہ کتاب

حاجی سید نور محمد شاہ ابن حضرت حاجی سید امیر شاہ مرحوم
و مغفور نے بیان کیا کہ حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ بازار سنی
بنک مری میں نجم الدین درزی کی دوکان پر بالعموم بیٹھتے تھے۔

آپ کے فرزند سید شاہ جنید مرحوم نے عرض کی کہ بابا حاجی آپ
بازار میں کبوں تشریف لاتے ہیں۔ اپنی مسند پر گھر میں ہی تشریف
رکھا کریں تاکہ وہاں ہی لوگ آپ کی ملاقات کیا کریں۔ جیسا کہ ایک
پڑوسی پر کا طریقہ ہے۔

آپ نے جواب فرمایا میں بازار میں اس لئے آتا ہوں کہ اپنے بھائی
کی شکل کا کوئی اگمل جائے تو اُسے دیکھ لوں۔

یہ بات حضرت حاجی بابا کی اپنے برادر اکبر سے کمال محبت کی نشانی ہے۔

من نو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد از بس من دیگرم تو دیگر

*

مولوی حاجی سید حبیب اللہ شاہ ضیاء فرزند اکبر حضرت حاجی بابا

نے بیان فرمایا کہ والد ماجد حضرت حاجی بابا سید نوران شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عروج و کمال دیکھ کر بابا حاجی صاحب لاروی کے ایک خلیفہ 'مجاز' نے عرض کی، حضرت، جو توبہ حاجی صاحب لاء شریف والوں پر فرمائی ہے، وہ مجھ پر بھی مندرج فرمائیں۔

بابا حاجی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حاجی صاحب کا برتن پختہ تھا، وہ برداشت کر گئے۔ تمہارا طرف ابھی خام ہے۔ تم برداشت نہ کر سکو گے۔

لیکن مرصوف نے اصرار کیا تو بابا حاجی صاحب نے خصوصی توبہ فرمائی۔ تو اس کے بعد وہ خلیفہ صاحب استغراقی حالت میں سورج کی طرف اشارہ کر کے فرماتے دُکَّادُ کُتَّاءُ۔ خَرَمُوْهُنَّی صَبِیْعًا۔ اسی حالت میں قلیل مدت میں انتقال فرما گئے۔ بابا جب صاحب نے فرمایا، افسوس اپنے ہاتھوں سے مار دیا۔

برداشت حکیم محمد سلیم صاحب منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ نزد شرقپور شریف، میاں محمد رمضان ساکن نئی آبادی منڈی فیض آباد، تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ چار سال تک درود شریف پڑھ کر بوقت تہجد دعا کرتا رہا کہ مجھے اپنا بندہ ملاوے، کوئی شیطان نہ پیش آئے، جو مجھ سے دروے جائے۔ اس کے بعد مولوی نمر الدین قمر صاحب

بسلہ فاتحہ خوانی شیرانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری سنہ ۱۹۲۸ء کو شرقپور شریف جلتے ہوئے میرے گھر ۸، ۷ میل پایادہ چل کر آئے اور مجھے کہا کہ تو اس نیت پر درود شریف پڑھتا تھا۔ لہذا مجھے حکم ہوا کہ میں تجھے بیعت کر دوں۔ اور پھر مجھے بیعت کیا۔

اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اور محمد رمضان کے درمیان خط و کتابت جاری رہی۔ ایک خط مولوی مہر الدین قمر کا بنام محمد رمضان جو انہوں نے پاکستان بننے سے قبل راجپوری سے لکھا تھا، اس کی نقل فوٹو سیٹ بندہ کے پاس موجود ہے۔

❦

جناب مولانا ڈاکٹر سید امیر حیدر شاہ صاحب فرزند حضرت حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۷ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ المبارک سوا ایک بجے دن نے بیان فرمایا کہ درج ذیل شوقیہ اور پردرد اور پرسوز غزل از مولانا سید حبیب اللہ شاہ بخاری پلمبروٹ شریف پونچھ کو حضرت والد ماجد حاجی بابا اور والدہ ماجدہ مرحومہ اور تایا جی پیر سید مخدوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل تہذیب و افراد بڑی محبت اور شوق سے پڑھا کرتے تھے۔

دغزل پنجابی شوق ہادی

صبا باد کدے تے لار جانویں میرا میر دے درتے جاسنادیں

کریں تعظیم نے تسلیم اٹھائیں
 ادب دے مال سر قدال نے لائیں
 چمیں پل پل جو قدیاں ماریاں نول
 اکھیں جا کے ایسہ سچناں پیاریاں نول
 نظر رحمت دی رکھناں طاباں تے
 باطن مہر کرنی قباباں تے
 سدا موں بعد آکھیں عرض ساری
 نیرے طالب نول نت ہے گریہ زاری
 کرد مہراں کدے تے دطن ساڈ
 جو دچہ خواہاں تکان مکھڑے ساڈے
 کرے کال دلی کر مہربانی سے
 حبیب اللہ دی مشکل ہو آسان
 دکھا مکھڑا منور لایزال سے
 حبیب عاصی آیا درتے سوالی

✽

درج ذیل اشعار بھی حضرت موسوف کے ہیں۔

کامل اکمل شیخ سوہارا مرشد جو ہمارا
 شجرہ نقشبندیہ ص ۳۱
 لار شریفوں ساڈے تائیں حقہ دیوان آیا
 واہ وا بھاگ نصیب ساڈے کامل دے زنا
 شاہ حبیب خلیفہ جہندا صفت جہاں آیا
 خلیفہ بہت ہیں ان کے مگر کامل سمجھوں سے جو
 شجرہ نقشبندیہ ص ۱۵
 خلیفہ لار والا ہے وہ افسر کل کا ہے والی
 میرا رہبر ہے دوجک کا وہ نور فیض عرفانی
 چلو اب شاہ حبیب اتول جو بن کے خاص سوالی

✽

باب ششم

عمیلات مخدیره

منقول از کالی تعویذات حضرت پیر سید محمد شاه رحمۃ اللہ علیہ

نختم حضرت سلیمان علیہ السلام برائے جن و پری

۱۳۰۰ بار

۱- درود شریف

۱۳۰۰ بار

۲- کلمہ تجید (یعنی تیسرا کلمہ)

۱۳۰۰ بار

۳- اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَنْ لَا تَعْلُوْا عَلٰی وَاَتُوْنِیْ
مُسْلِمِیْنَ ط

۱۳۰۰ بار

۴- یا وهاب

۱۳۰۰ بار

۵- السَّاعَةُ وَالسَّاعَةُ

۱۳۰۰ بار

۶- اِهْبَا شَرَاهِبَا

۱۳۰۰ بار

۷- یا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام

۸- اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِّاَعْدَائِ الْعِیْبِ

كَمَا سَحَرْتَ الرِّيحَ لِسُلَيْمَانَ

۱۳۰۰ بار

بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط

۱۳۰۰ بار

۹۔ بِحَقِّ كَهْمَعَصَ

۱۳۰۰ بار

۱۰۔ بِحَقِّ حَمَعَسَقَ

۱۳۰۰ بار

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِكُلِّ قَلُوْبٍ

۱۳۰۰ بار

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ لِكُلِّ مَرِيْضٍ

۱۳۔ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّا اَتَيْنَا

۱۳۰۰ بار

حُكْمًا وَعَلَّمْنَا ط

۱۴۔ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِيْنُ

یکصد بار

عَلٰی فُلْكِ سُلَيْمٰنٍ وَفَاكْفَرُوا

سُلَيْمٰنٍ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ

كَفَرُوْا يَعْلَمُوْنَ النَّاسَ السَّحَرٰطَ

۱۳۰۰ بار

۱۵۔ درود شریف

نوٹ

ختم سلیمان علیہ السلام برائے جن و پری بڑا عجیب ہے۔ اگر کسی آدمی کو جنات کی شکایت ہو تو ختم مذکورہ اس طرح پڑھیں کہ پانچ یا سات آدمی (یا کم و بیش) مریض کے گھر پاک جگہ پر جمع ہو کر دائرہ بنا کر بیٹھ جائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو دریا کے کنارے بیٹھ کر پڑھیں۔

دائرہ کے درمیان صاف کپڑا بچھا کر ختم شروع کیا جائے۔

ختم شروع کرنے سے قبل سیاہ مریج ۷ سات عدد رقی ۷ سات عدد اور ۷ سات عدد لونگ اور سات رنگ دھاگا، تھوڑا سا مکھن، سندھ کی ایک گندھی، تھوڑا سا پانی۔ یہ سب اشیاء تیار کھیں اور ان کو ختم پڑھ کر دم کریں۔

دوران ختم مریض کو بھی پاس بٹھا کر دم کرتے رہیں۔ بعد از ختم پانی مریض کو پلا دیں۔ اور سیاہ مریج لونگ رقی سبکو پس کر تھوڑا سا مکھن ڈال کر مریض کی ہتھیلیوں اور پنڈلیوں کی مالش کریں۔ اور دھاگے گلے میں باندھے جائیں۔ اور قبل از ختم سیاہ رنگ کا کرا یا بکری یا دنبہ یا بھڑ سیاہ مطابق مریض کے یعنی اگر مریض مذکر ہے۔ تو جانور بھی ایسا ہی ہو اور اگر مریض مؤنث ہو تو جانور بھی ایسا ہی چاہیے۔

جانور کو ذبح کر کے دعا کریں۔ جانور کا خون سری پائے، اوڑھڑی ہڈیاں کھال میں ڈال دیں۔ اور مریض کے سر ہانے رکھ دیں۔ جب سب آدمی سو جائیں تو درد آدمی کھال نکال کر لے جائیں۔ اور مریض کو خبر نہ ہونے دیں۔

اس کھال کو جہاں پانی جمع ہو یا دریا میں پانی کی طرف پشت کر کے سر کے اوپر سے پانی میں ڈال دیں، ایسے طریقہ سے کہ پانی سے باہر نہ آئیں۔ اور پانی میں ڈالنے وقت زبان سے کہہ دیں کہ:

” اپنی پھکھ پھکھ لے اور ہمارے اندھے باندھی کو جھوڑے۔“
پھر پانی کی طرف نہ دیکھیں اور جہاں مریض ہو، وہاں رات کو
نہ آئیں۔ صبح آسکتے ہیں۔

✦ ختم شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

- ۱۔ درود شریف ۳۰۰ بار
- ۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۰۰۰ بار
- ۳۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۱۰۰۰ بار
- ۴۔ معوذتین ۳۰۰ بار
- ۵۔ کلمہ طیبہ ۳۰۰ بار
- ۶۔ درود شریف ۳۰۰ بار

✦ ختم شریف حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

- ۱۔ اول درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ اِلٰهَکُمُ اللّٰهُ وَ لَاحِیْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۱۰۰ بار
- ۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✦ ختم حضرت جبریل علیہ السلام برائے ہر بیماری

- ۱۔ اول درود شریف ۱۰۰ بار

۲۔ بِأَبْدِیِّعِ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ
 اِزْجَعِرْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
 ۳۔ آخر درود شریف۔

ہزار بار

ہزار بار

ختم شریف غوثیہ

۱۔ اول درود شریف

۱۱۱ بار

۲۔ کلمہ تمجید

۱۱۱ بار

۳۔ الہی بحرمت شیخ سلطان سید عبدالقادر جیلانی
 رحمۃ اللہ علیہ مشکلم کشاد

۱۱۱ بار

۴۔ سورہ یسین

ایک بار

۵۔ یا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ

۱۱۱ بار

۶۔ یا هَادِیْ اَنْتَ الْهَادِیْ

۱۱۱ بار

۷۔ آخر درود شریف۔

۱۱۱ بار

۸۔ مشکلاتے بے عدد داریم ما

۱۱۱ بار

المدد یا غوثِ اعظم پیر ما

ختم خواجہ خضر علیہ السلام

۱۔ اول درود شریف

۱۰۰ بار

- ۲ - سورہ فاتحہ ۱۰۰ بار
- ۳ - بِسْمِ اللّٰهِ کَافِی ۱۰۰ بار
- ۴ - بِسْمِ اللّٰهِ شَافِی ۱۰۰ بار
- ۵ - بِسْمِ اللّٰهِ مُعَافِی ۱۰۰ بار
- ۶ - یَا فَتَّاح ۱۰۰ بار
- ۷ - یَا وَهَّاب ۱۰۰ بار
- ۸ - یَا بَاسِط ۱۰۰ بار
- ۹ - یَا غَنِی ۱۰۰ بار
- ۱۰ - یَا کَافِی ۱۰۰ بار
- ۱۱ - یَا رَزَّاق ۱۰۰ بار
- ۱۲ - یَا اللّٰهُ ۱۰۰ بار
- ۱۳ - آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✱ ختم خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱ - اول درود شریف ۲۰۰ بار
- ۲ - کلمہ تمجید ۲۰۰ بار
- ۳ - اِسْمِ عَظِیْمِ (اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ط ۲۰۰ بار

- ۴ - بِأَبْدِیْعِ الْعَجَائِبِ بِالْخَبْرِ ۲۰۰ بار
- ۵ - مُحَمَّدًا أَحْمَدًا حَامِدًا مَحْمُودًا ۲۰۰ بار
- ۶ - إِنَّكَ أَقْوَى مُعِینٌ وَاحِدٌ دَلِیلٌ ۲۰۰ بار
- ۷ - بِحَقِّ إِبْرَاهِیمَ نَبِیِّکَ وَإِبْرَاهِیمَ نَبِیِّکَ نَسْتَعِیْنُ ۲۰۰ بار
- ۸ - مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ۲۰۰ بار
- ۹ - سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِیْمٍ ۲۰۰ بار
- ۱۰ - سَلَامٌ عَلٰی مُوسٰی وَهَارُونَ ۲۰۰ بار
- ۱۱ - سَلَامٌ عَلٰی الْیَاسِیْنِ ۲۰۰ بار
- ۱۲ - سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ ۳۰۰ بار
- ۱۳ - سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ۲۰۰ بار
- ۱۴ - سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْنُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ ۲۰۰ بار
- ۱۵ - الّٰهِ بِحَرَمَتِ خَوَابِرِ اَوَّلِیِّ قُرْنِی رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْهِ مُشْكَلَمْ كَشَار ۲۰۰ بار
- ۱۶ - درود شریف ۲۰۰ بار

ختم اصحاب کف

- ۱ - درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲ - کلمه تمجید (تیسرا کلمه) ۱۰۰ بار
- ۳ - کلمه طیبه ۱۰۰ بار

- ۲- آیه الکرسی .. ۱۰۰ بار
- ۵- یا خَفِيَ اللُّطْفِ اذْرِكْنِي بِلُطْفِكَ الْحَقِّي .. ۱۰۰ بار
- ۶- سوره فاتحه .. ۱۰۰ بار
- ۷- سوره اخلاص .. ۱۰۰ بار
- ۸- اِسْمِ اعْظَمُ يَعْنِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي دُكْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۵ .. ۱۰۰ بار
- ۹- بِحَقِّ كَفَيْعِ عَصَ .. ۱۰۰ بار
- ۱۰- بِحَقِّ حَمْعَسَقَ .. ۱۰۰ بار
- ۱۱- سَيِّفُزَمِ الْجَمْعُ وَيُوتُونُ الدُّبُرَ .. ۱۰۰ بار
- ۱۲- يَا مَنْ لُطْفُكَ لَوْ يَزَلُ
الُّطْفُ بِنَانِي مَا تَزَلُ
أَنْتَ الْقَوِيُّ نَجِّنَا
مِنْ قَهْرِكَ يَوْمَ الْخَلَا .. ۱۰۰ بار
- ۱۳- يَمْلِيحًا، مَكْسَلِينَ، هَمْسَلِ آيِينَ، مَوْنُوشَ،
دِيرُوشَ، شَاهِ نُوْشَ، مَسْتِ نُوْشِ اسْمُ
كَلْبِهِمْ فِطْمِيرُ .. ۱۰۰ بار
- ۱۴- درود شریف .. ۱۰۰ بار

ختم امام رضا من رحمۃ اللہ علیہ

- ۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ کلمہ تجید (تیسرا کلمہ) ۱۰۰ بار
- ۳۔ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط
وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الْقَيُّومِ ط
بِائْتِكَ اَفِيْلُ بِحَقِّ هَذِهِ طَيِّقُوْشَهُ
- آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✱

ختم حضرت میکائیل برائے باران

- ۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ اَللّٰهُ بَاقِي ۱۰۰۰ بار
- ۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✱

ختم حضرت اسرافیل برائے کشاکی

- ۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ اَللّٰهُ مُعَا فِی ۱۰۰۰ بار
- ۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✱

ختم حضرت عزرائیل برائے شفا ہر بیماری

- ۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ یا کریمُ اکْرِمْنی تَبَّوْ بِالْخَيْرِ ط ہزار بار
- ۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار



برائے درد نیم سر

وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدٌ اَللّٰهُمَّ اَسْكِنْ هَذَا الْوَجَعَ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ ط
پیشانی پر کر دوں کریں ۵ بار یا ۷ بار



نوٹ

حضرت قبلہ کی کاپی کے ثنات یہاں پر ختم ہیں۔ درج ذیل ختم قبذہ
والد صاحب نے مبارک محمد حسین مرحوم دارم جمدن ولے کو لکھ کر دیا تھا،
اور اجازت بھی عطا فرمائی۔ ان کے فرزند غلام رسول سے بندہ نے
حاصل کیا۔

ختم حضرت امان گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

- ۱۔ اوّل درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ سورہ والضحیٰ ۱۰۰ بار

- ۳۔ سورۃ قلْ یَاٰیہَا الْکٰفِرُوْنَ ۱۰۰ بار
 ۴۔ سورۃ قلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱۰۰ بار
 ۵۔ سورۃ قلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۱۰۰ بار
 ۶۔ سورۃ قلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱۰۰ بار
 ۷۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

مال مویشی کا مردہ اور بچھا کٹا کا مر جانا یا مرگی وغیرہ ہر بیماری کے لئے خاص کر چھوٹے بچے جانوروں کے مختلف بیماریوں سے مرتے ہوں تو درج ذیل طریقہ سے ختم مذکورہ بالا پڑھیں۔ بہت مجرب ہے۔

ترکیب

ختم پڑھنے سے قبل سات قسم کے اماج اور سات پانی جن میں پانچ پانی پانچ چشمے کے اور ایک جندر کا، ایک دریا کے گھمن گھیر (گرداب) کا اور کھوڑی کے پن رکھ کے پتے، اگر کھوڑی کا پن رکھ نہ مل سکے تو اس کی جگہ نیلہ دار کھوڑی سی رکھ لیں۔ یہ سب اشیاء پہلے جمع کر لیں، پھر گھر میں پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر مذکورہ ختم پڑھیں۔

اس ختم کے لئے عام لوگوں کو بلانا نہیں۔ جو خود بخود آجائے، وہ شامل ہو سکتا ہے۔ درمیں آدمی بھی بہ ختم پڑھ سکتے ہیں۔ ختم پڑھنے سے قبل ایک دنبہ یا لیلہ تین سال کا ذبح کریں۔ بائیں طور کہ پہلے دائیں پھری پر یا تو بائیں پھری رکھ کر سورہ قلْ یَاٰیہَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھیں۔

پھر اسی طرف کی پچھلی ران پر چاقو یا چھری رکھ کر سورہ قل ھو اللہ
اخذہ پڑھیں۔ پھر بائیں ران پر چاقو یا چھری رکھ کر سورہ قل اعوذ
بِ رَبِّ الْفَلَق پڑھیں۔ پھر آگے بائیں چھری پر چاقو یا چھری رکھ
کر سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھیں۔

ذبح ہونے والے دنبہ کے نیچے سے دوسرا دنبہ یا لیلہ نکال کر پھر
پشت پر سے گزار کر نیچے رکھیں۔ اس طریقہ سے تین بار کریں۔ پھر
جھوٹے لیلہ کو چھوڑ دیں اور تین سال والا کو ذبح کر دیں۔ اور گوشت
اسی گھر میں کھائیں۔ دوسرے گھر نہ بھیجیں۔ البتہ کھال، سریسے اور
گوشت پڑھنے والا لے جاسکتا ہے۔

پھر جب چھوٹا دنبہ تین سال کا ہو جائے تو اس کو بھی مذکورہ طریقہ
سے ذبح کر کے ختم مذکورہ پڑھیں۔ اور مندرجہ ذیل تعویذ بھی باندھنے
کے لئے دیا جائے۔ مال زیادہ ہو تو پانی میں دھو کر پانی نمک میں ڈال
کر مال کو کھلائیں۔ تعویذ یہ ہے۔

۶	۱	۳
۷	۵	۴
۲	۹	۸

یا باسط یا باسط

نیز بوقت مجبوری محمدا دیلی تھندی کا چار جگہ سے باندھ کر مال

موشی کے مکان کے چھت میں رکھ دیں۔ اور حلوہ پر ختم مذکورہ پڑھیں
ختم مذکورہ ستر ستر بار بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ نیز لیلے کی جگہ بکرا، یا
کٹا بھی ذبح کر سکتے ہیں۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر لیلہ ذبح کریں۔

نوٹ

میاں غلام رسول ولد میاں محمد حسین مرحوم نے بیان کیا کہ حضرت
بڑے پیر صاحب نے میرے والد صاحب کو فرمایا کہ ایک ختم کی اجازت
دینا چاہتا ہوں۔ آپ کے کس لڑکے کو دوں، تو میاں صاحب نے
عرض کی، غلام رسول کو عطا کریں۔

میاں غلام رسول صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اس
وقت جھوٹا تھا۔ لیکن پیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے ختم شریف
لکھ کر اجازت بھی دی۔ اور طریقہ بھی بتلایا۔ پھر بعد ازاں
آپ وفات فرما گئے جب میں بالغ ہوا تو خواب میں ملاقات
ہوئی۔ فرمانے لگے، تو اس وقت جھوٹا تھا۔ اس لئے اب اجازت
دیتا ہوں، اور طریقہ بھی بتلاتا ہوں۔ چنانچہ خواب میں دوبارہ آپ
نے مکمل طریقہ بتلایا۔

پھر میاں غلام رسول نے یہ بھی کہا کہ انقلاب ۱۹۴۷ء میں اگر
یہ ختم ہمارے پاس نہ ہوتا، تو ہم بھوکے مر جاتے۔ اس ختم کے ذریعہ
مولا کریم ہمیں روزی دیتا رہا۔ اور اب بھی عطا فرماتا ہے۔

یہ بھی کہا کہ اور لوگوں کو کوئی کم ہی دعوت دیتا ہے لیکن مجھے
اس ختم کی وجہ سے بے شمار دعوتیں آتی ہیں۔ اور میں سب جگہ نہیں جا
سکتا۔ میں نے حضرت میاں صاحب لار شریف دالوں کے مال کا بھی
ختم پڑھا ہے جس کی وجہ سے حضرت میاں صاحب ازراہ خوش طبعی
فرماتے ہیں یہ ہمارے بھی پیر ہیں۔ فقط۔

❖

مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۰۵ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۸۷ء بروز جمعرات
بمقام دھنور نزد راجوری شہر درخانہ چوہدری گلزار ابن چوہدری دیوان
علی ابن چوہدری امام دین بروایت حاجی غلام رسول ابن چوہدری ذریعہ
علی مرحوم لکھا گیا۔

ختم خوشیہ شریف جو کہ میاں لعل دین صاحب ذریعہ عظم
ہمارا جہ زبیر سنگھ، بغداد شریف سے لائے تھے۔ اُن سے چوہدری
بلند نے حاصل کیا، جو کہ چوہدری امام دین صاحب کے ماموں تھے۔ پھر
اس خاندان میں آج تک یہ ختم شریف مالا نہ جاری ہے۔ بندہ نے طالب
علمی کے زمانہ میں انقلاب ۱۹۷۷ء کے بعد جب چوہدری دیوان علی
صاحب بھی ہجرت کر کے کھوار ضلع گجرات میں مقیم تھے۔ تو انہوں نے
حسب معمول یہ ختم پڑھا ہاتھا۔ اس ختم میں شرکت کی تھی۔ اس ختم میں حضرت
حاجی بابا کے علاوہ حاجی حسین شاہ صاحب کو ملی ولے بھی تھے چوہدری

دیوان علی صاحب نے ختم کے اختتام پر کھڑے ہو کر جتنے بھی آدمی شامل تھے، سب کے فرداً فرداً دعا منگوائی تھی۔ دوبارہ اس ختم میں شمولیت تب ہوئی جب کہ ۱۹۸۷ء میں بندہ دینا پیر راجپوری گیا ہوا تھا۔ چوہدری گلزار صاحب کی دعوت پر حاضر ہوا۔ حسن اتفاق سے یہ سال بڑی گیارہویں کا موقع تھا۔ چوہدری گلزار صاحب نے کہا کہ والد ماجد چوہدری دیوان علی ہر ماہ بڑے اہتمام اور پاکیزگی کے ساتھ ختم پڑھانے لگے۔ ہم بھی ہر ماہ حسب دستور ایسا ہی کرتے ہیں۔

ختم شریف یہ ہے۔

ختم غوثیہ شریف

- ۱۔ درود شریف ۱۱۱ بار
- ۲۔ سورہ فاتحہ ۱۱۱ بار
- ۳۔ سورہ اخلاص ۱۱۱ بار
- ۴۔ سورہ الم نشرح ۱۱۱ بار
- ۵۔ کلمہ تمجید (بیسرا کلمہ) ۱۱۱ بار
- ۶۔ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۱۱۱ بار
- نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ
- ۷۔ يَا بَاقِيَ يَا بَاقِيَ ۱۱۱ بار
- ۸۔ يَا هَادِيَ يَا هَادِيَ ۱۱۱ بار

- ۹۔ یَا شَافِیْ أَنْتَ الشَّافِیْ
۱۱۱ بار
- ۱۰۔ یَا کَافِیْ أَنْتَ الْکَافِیْ
۱۱۱ بار
- ۱۱۔ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلَّهِ
۱۱۱ بار
- ۱۲۔ یَا جَبِلًا فِی شَیْئًا لِلَّهِ
۱۱۱ بار
- ۱۳۔ رَس بِرِیَاوِ یَا شَہِ بَعْدَادِ وَتِ اِمْدَادِ یَا شَہِ بَعْدَادِ
۱۱۱ بار
- ۱۴۔ اِمْدَادِ کُن اِمْدَادِ کُن، اَزْہَرِ لِمَا اَزَادِ کُن
۱۱۱ بار
- در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادر
۱۵۔ یا شیخ سید عبد القادر شہداء رشتہ
۱۱۱ بار
- ۱۶۔ سورہ یٰسین
۳ بار
- ۱۷۔ یا حضرت سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی شہادتہ
۱۱۱ بار
- یا حضرت غوث۔
- ۱۸۔ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ
۱۱۱ بار
- ۱۹۔ لطف فرما از کم و ستم بگیر
۱۱۱ بار
- خُذْ بَیْدِیْ یَا شَہِ جِلَالِ دَسْتِکِیْ
- ۲۰۔ بے کساں را کس توئی اے شاہ جیلان المدد
۱۱۱ بار
- عاجز ال راس توئی اے غوث اعظم المدد
- ۲۱۔ قرۃ العین علی سبط حسن، آل حسین
۱۱۱ بار
- دستگیر در جہاں مدد با غوث الثقلین

۲۲۔ یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ بار

۲۳۔ مشکلاتے بے عدد وایم ما ۱۱۱ بار

شَبَابًا لَمْ يَخُوشِ عَظِيمُ بَرًا

۲۴۔ سَهْلٌ فَسَهْلٌ يَا إِلَهِي ۱۱۱ بار

كُلَّ صَغْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَرَارِ

۲۵۔ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا اللَّهُ يَا هَادِي يَا نُورُ ۱۱۱ بار

۲۶۔ کلمہ طیبہ ۱۱۱ بار

۲۷۔ درود قادری ۱۱۱ بار

۲۸۔ درود مشہور ۱۱۱ بار

نوٹ

درود قادری یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی وَلَدِهِ الشَّيْخِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ۔

✽

منتر برائے بدھی و صر بیماری جانورال، باجارت میاں غلام
جیلانی۔ ان کو اپنے واسے میاں سید احمد سے اجازت حاصل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بکریاں دیئے دیکھے بیمارئے زحمتے رنجورئے دایا پھوڑیا۔

لُٹے بُرے چرٹنگے کو تھرا موکھرا ٹھنڈے باگڑے کالجیے سرے
 گلوٹواں دُسیے پھر کئے گھبرن سجنے ملبا سر بیٹھبا رتنے
 داگنے کارٹے رت موتیے سوکڑیا تھن پاکیا۔ بڈھے دھائی خدا کی
 خدا کے رسول کی دھائی، حضرت شاہ حسین پر بھاکھری بادشاہ کے۔
 يَا حَافِظُ يَا حَفِظُ، يَا قَاصِدُ يَا وَكِيلُ يَا قَبِيْبُ يَا مُعِيْنُ
 يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ اَبْرَسَنْ سَبْرَسَنْ سَهْرَسَنْ
 اِعْصَارُ مِنْ كُلِّ اَفَاتٍ عَرْقِيَّةٌ بَقِيَّةٌ تَرْقِيَّةٌ زُمْرَاتُ
 اَسْتَرْخَا۔

طاق بار پڑھ کر دم کریں۔ اور مال کے کھانے کے لئے بھی دینا چاہئے۔
بڈھی کی مرض دوائے مال کو ٹمک لگانے کا طریقہ

ٹمک لگانے کے لئے بڈھی کی بیماری سے مریض بکری کا پھیل پھڑا
 نکال کر صاف کر کے پہلے ثابت دم کریں۔ پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے
 جانور کے بائیں کان کے پیچھے اوپر کی طرف سے چاقو یا چھری سے
 کاٹ کر ایک لکڑی پنسل کی طرح بنا کر اس کے ساتھ اوپر کی
 طرف سے سوراخ کریں۔ پھر پھیل پھڑے کا ٹکڑا اس میں داخل کر
 دیں۔ بیماری شدید ہو تو سورہ الم نشرح ہزار بار پڑھیں۔ اور
 سورہ تغابن، دود تاج، درود نجات، چهل کاف اور مندرجہ ذیل
 طاق بار پڑھ کر دم کریں۔

لِيْ خُمْسَهُ أَطْفَى بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ
الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ

❖
دیگر برائے تصرف جنات و غیرہ بچوں کے رونے کیلئے

درج ذیل منتر حاجی مہاں غلام جیلانی صاحب سے منقول ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ بِسْمِ جِلْدِ دُرُنْدِ گَانِ بِحَقِّ حَضْرَتِ سَلِیْمَانِ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْهِ
السَّلَامُ وَبِحَقِّ شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِلْدَانِی شَیْئًا لِّلّٰهِ اَغْنِیْ بِحَقِّ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
طاق بار پڑھ کر مریض کو دم کریں۔

❖

ختم شریف ارواحی

ختم ارواحی برائے ایصالِ ثواب میت باجائزت پیر صاحب
گنڈی والے ضلع پونچھ، برائیت سید محمد شاہ صاحب ابن حضرت
قبلہ بڑے پیر صاحب۔

۱۰۰۰ بار

ہزار بار

ہزار بار

۱۔ اوّل درود شریف

۲۔ سورہ فاتحہ شریف

۳۔ سورہ اخلاص

- | | |
|-------------|--|
| هزار بار | ۳- سوره لا ینکاف |
| هزار بار | ۵- سوره کوثر |
| پانچ صد بار | ۶- آیت الکرسی |
| هزار بار | ۷- سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ |
| هزار بار | ۸- اَللّهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ |
| هزار بار | ۹- کلمہ شریف |
| ۳۰ بار | ۱۰- سوره البین |
| پانچ صد بار | ۱۱- درود هزاره |
| ۳۰ بار | ۱۲- سوره ملک |
| ۳۰ بار | ۱۳- درود تاج |
| تین بار | ۱۴- ہفت میل |
| ایک بار | ۱۵- درود شریف مستغاث |
| نزار بار | ۱۶- درود شریف |

❖

ختم شریف درود نجات (اباجائز قبلہ ربہ پیر حیات بروایت ہر اورم محمد شاہ)

- | | |
|--------------------|-------------------------------|
| ۱۱۱ بار | ۱- اوّل درود شریف (درود نجات) |
| ۱۰۱ بار | ۲- سوره فاتحہ |
| سات بار یا تین بار | ۳- سوره البین |

۴۔ آخر درود نجات ۱۱۱ بار

دوسرا طریقہ

۱۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

۲۔ درود نجات ۱۱۰۰ بار

۳۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

✱

طریقہ ختم آیت کریمہ

والد صاحب قبلہ، برائے دروزہ پانی باگڑ دم کر کے دیتے تھے۔

۱۔ اول درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

۲۔ آیت کریمہ ۱۱۰۰ بار

۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✱

طریقہ دائرہ

آسیب زدہ کے لئے طریقہ از صوفی محمد حسین ولد فقیر محمد ساکن

جہڑی شریف ضلع ہزارہ حال نور پور شاہاں، بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۶۳ء

خود مسجد میں آکر بندہ کو لکھوایا۔ جزاء اللہ احسن الجزاء

طریقہ دائرہ حسب ذیل ہے۔

اول سورہ فاتحہ شریف با تسبیہ ایک بار، ساتھ ہی منضلع بنیم

اللَّهُ جَبْرُهَا وَهُرُسُهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ بَهِر
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَاجِبْرَائِيلُ اللَّهُ الصَّمَدُ يَأْمُرُكَ بِئِل
 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ يَا إِسْرَافِيلُ وَلَوْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
 أَحَدٌ يَأْعِزُّنَا بِئِلْ وَهُنَكَرُ وَنَكْبُرُ أَوْ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝
 تین بار طریقہ مذکورہ کے ساتھ پڑھ کر پھونک دیں مریض کے ارد گرد
 خواہ خیال کے ساتھ ہی دم کرے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 بَعْدَ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ مَرَّةٍ صَلَوةً تُنْجِينَا بِهَا مِنْ
 جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ
 الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ
 تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
 أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ
 الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ یہ تین بار پڑھ کر
 پہلے اپنے بدن پر دم کرے پھر مریض کو، تو محفوظ رہے گا۔

طریقہ زکوٰۃ

منتر مذکورہ گیارہ بار، گیارہ روز سوتے وقت (آخری روز جمعرات

ہونا چاہئے۔) پڑھ کر دائیں طرف پھونک کر سوجائے۔ پھر کسی سے بات نہ کرے۔ داسنی طرف ہی سوجائے۔

*

طریقہ شناخت آسیب زدہ

موصوف نے بیان کیا ہے کہ آسیب زدہ مریض کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس کی نبض دیکھی جائے۔ اگر نبض بدستور چلتی ہے تو آسیب نہ ہوگا۔ اور اگر نبض آہستہ نویںے والے کی طرح چلتی ہے، تو پھر آسیب کی شکایت ہوگی۔

*

ختات حضرت بابا جی صاحبؒ لاری حمۃ اللہ علیہ

درج ذیل ختمات محفوظات نظامیہ مؤلفہ حضرت بابا جی صاحب لاری کے ص ۳۲۲ سے منقول ہیں۔ کتاب مذکورہ میں ان ختمات کی اجازت بھی درج ہے۔

ختم شریف آنحضرت سر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ بار

۱۔ سورہ فاتحہ شریف

۳۰۰ بار

۲۔ درود شریف مشہور

۳۰۰ بار

۳۔ یا ہادی یا منور

- ۴۔ یا هَادِي يَا نُورُ ۳۰۰ بار
- ۵۔ شَيْئًا لِلَّهِ يَا حَضْرَتِ سَيِّدِ الْعَرَبِ الْأَعْجَمِ ۳۰۰ بار
- ۶۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۳۰۰ بار
- ۷۔ درود شریف مشہور ۳۰۰ بار
- ۸۔ سورۃ فاتحہ شریف ۱۲ بار

ختم شریف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ درود شریف ۱۰۰ بار
- ۲۔ کلمہ طیبہ ۱۰۰ بار
- ۳۔ اسم اعظم ۱۰۰ بار
- ۴۔ کلمہ تمجید ۱۰۰ بار
- ۵۔ سورۃ اخلاص ۱۰۰ بار
- ۶۔ سورۃ نصر ۱۰۰ بار
- ۷۔ درود شریف ۱۰۰ بار



اے اسم اعظم سے مراد ہے آیت کریمہ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي وَكُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

ختم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار
- ۲۔ سورہ الم نشرح ۱۰۰ بار
- ۳۔ سورہ فاتحہ شریف ۱۰۰ بار
- ۴۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار
- ۲۔ سورہ الضحیٰ ۱۰۰ بار
- ۳۔ کلمہ تمجید ۱۰۰ بار
- ۴۔ سورہ اخلاص ۱۰۰ بار
- ۵۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ

- ۱۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار
- ۲۔ اسم اعظم (یعنی آیت کریمہ) ۱۰۰ بار
- ۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۰۰ بار
- ۴۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ درود شریف مشہور ۱۱۵ بار
- ۲۔ سورہ فاتحہ شریف ۱۱ بار
- ۳۔ کلمہ طیبہ ۱۱ بار
- ۴۔ سورہ الم نشرح ۱۱۵ بار
- ۵۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار
- ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳۰۰ بار
- ۳۔ سورہ فاتحہ شریف ۳۰۰ بار
- ۴۔ سورہ اخلاص ۳۰۰ بار
- ۵۔ سورہ الم نشرح ۳۰۰ بار
- ۶۔ درود شریف مشہور ۱۰۰ بار

ختم شریف حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۱۔ درود شریف ۱۱۱ بار
- ۲۔ کلمہ تجید ۱۱۱ بار

- ۳- یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لله ۱۱۱ بار
 ۴- سورة الم نشرح ۱۴۱ بار
 ۵- سورة یسین ایک بار
 ۶- یا باقی اَنْتَ الباقی ۱۱۱ بار
 ۷- یا حضرت شاہ ولی الدین مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ بار
 ۸- یا حضرت غوث اعظم ایدن اللہ ۱۱۱ بار



نختم غوثیہ آسان طریقہ

- ۱- اوّل درود شریف مشہور ۱۰۰ بار
 ۲- حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۵۰۰ بار
 ۳- آخر درود شریف مشہور ۱۰۰ بار



نختم خواجگان نقشبندیہ

- ۱- استغفار ۳ بار
 ۲- سورة فاتحہ بالتسمیہ ۷ بار
 ۳- درود شریف مشہور ۱۰ بار
 ۴- سورة الم نشرح بالتسمیہ ۷۹ بار
 ۵- سورة اخلاص بالتسمیہ ہزار بار

۷ بار

۶۔ سورہ فاتحہ بالتسمیہ

۱۰۰ بار

۷۔ درود شریف مشہور

۱۰۰ بار

۸۔ شیخ الاسلام چون گدائے مستمند

السد و خواہم ز شاہ نقشبند

نوٹ

اگر کسی کو ضرورت اور مشکل درپیش ہو تو ختم شریف مذکورہ کے بعد تین ہزار بار آیت کریمہ پڑھے۔ انشاء اللہ مشکل حل ہوگی۔

✽

ختم شریف لاحول

۱۰۰ بار

۱۔ اول درود شریف مشہور

۲۔ پھر سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

شرع کر کے لاحول و لا قوۃ الا باللہ یکصد (۱۰۰) مرتبہ

پڑھیں۔ ایک صد کے آخر میں الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ بھی پڑھیں۔ اس

طریقہ سے کلمہ مذکورہ پانچ صد بار پڑھیں۔

۱۰۰ بار

۳۔ آخر درود شریف مشہور

ختم شریف شاہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ

۱۰۰ بار

۱۔ اول درود شریف

۲۔ یا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَذْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ ۵۰۰ بار

۳۔ آخر درود شریف ۱۰۰ بار

✱

نوٹ

ختم غوثیہ آسان طریقہ، ختم خواجگانِ نقشبندیہ، ختم شریف
لاحول، ختم شاہِ نقشبند، ہر چہار مندرجہ بالا کی اجازت حضرت
بابا جی صاحب لاروی نے روزانہ درودِ ولیفہ کے لئے بھی دی ہوئی ہے۔
اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر ہے کہ اگر مل کر پڑھیں تو نشہ والا آدمی
نہ بٹھایا جائے۔

✱

ختم شریف سورہ یسین

۱۰۰ بار

۱۔ اوّل درود شریف مشہور

۲۵ بار

۲۔ سورہ یسین شریف

۱۰۰ بار

۳۔ آخر درود شریف

✱

ختم شریف درودِ نجات

۱۰۰ بار

۱۔ اوّل سورہ فاتحہ شریف

۱۱ بار

۲۔ درود شریف نجات

۳۔ آخر سورہ فاتحہ شریف

۱۰۰ بار

نوٹ

ملفوظات شریف سے منقول نعمات یہاں ختم ہیں۔

درود تاج

درود تاج بطریقہ حاجی عبد الرحمن صاحب خلیفہ شہر بانی میاں
صاحب شرقپوری بروایت حاجی محمد بن صاحب، خلیفہ مجاز حضرت
حاجی عبد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ
الْمَعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعُلَمَاءِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَيْلِ وَالْفُحْطِ
وَالْمَرَضِ وَالْقَرَضِ وَالْأَكْوَطِ إِسْمُهُ مَكْتُوبٌ قَرَفُوعٌ
مَشْفُوعٌ مَحْفُوظٌ مَنَقُوشٌ فِي النَّوْجِ وَالْقَلَمِ سَيِّدُ
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ طَحْسُهُ مُقَدَّسٌ مَعْطَرٌ مُطَهَّرٌ
مُنُورٌ مُعْتَبَرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسُ الضُّحَى
بَدْرُ الدُّجَى نَوْرُ الْهُدَى أَصْفَى الْأَصْفِيَاءِ كَهْفُ الْوَرَى
مُصْبَاحُ الظُّلَمِ جَمِيلُ الشَّيَمِ شَفِيعُ الْأُمَمِ صَاحِبُ

الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللَّهُ عَاصِمُهُ وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَ
 الْبَرَقُ مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهَى
 مَقَامُ غَلَامِهِ وَقَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ
 مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمُ
 النَّبِيِّينَ شَفِيعُ الْمَذْنُبِينَ أَرْبَابُ الْغُرَبَاءِ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ
 رَاحَةُ الْعَاشِقِينَ صِرَاطُ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسُ الْعَارِفِينَ سِرَاجُ
 السَّالِكِينَ مِصْبَاحُ الْمُقَرَّبِينَ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَ
 الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ نَبِيُّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامُ
 الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدُنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبُ قَابِ قَوْسَيْنِ مُجُوبُ
 رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدُّ الطَّيِّبِينَ الْحَسَنِ
 وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي بِتَجَلِّيَتَيْنِ
 الَّتِي قَالَ لَهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ يَا نُورُ نُورِي وَيَا سِرَّ سِرِّي
 وَخَزَائِنَ مَعْرِفَتِي أَفْتَدَيْتُ مُلْكِي عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ إِلَى تَحْتِ الْأَرْضَيْنِ
 كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ إِلَى الْقَاسِمِ
 مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِنْ نُورِ اللَّهِ نُورٍ مِنْ نُورِ اللَّهِ
 نُورٍ مِنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ بَلَغْ

اَلْعَلٰی بِكَمَالِهِ، كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ، حُسْنَتْ جَمِيعُ
 خِصَالِهِ. صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْبِرُوْا سَلَامًا وَسَلَامًا
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
 الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

*
 ختم شد

تصنیفات پیرسید محمد قاسم شاہ صاحب مخدومی الجوردی

- | | |
|----------------------|--------------------------------|
| ۱- شجرہ قادریہ | ۸- حیات بری امام |
| ۲- فضل و رحمت | ۹- خزینہ فضل و کرم |
| ۳- منظر جلال و جمال | ۱۰- سوانح حیات سید رجب علی شاہ |
| ۴- بری امام کا لاڈلا | ۱۱- مدح مخدومیت |
| ۵- فیض مخدوم | ۱۲- ذکر مخدوم |
| ۶- گلزار لطیف | ۱۳- شجرہ نسب |
| ۷- شجرہ مخدومیت | |